پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

فروری 2022ء / جمادی الآخر، رجب المرجب 1443ھ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت

بچوں، بوڑھوں اور مریضوں کو پیار دیجئے۔

آنکھ سرخ ہو اور درد کرے

جس کی آنکھ سرخ ہو اور دَرد کرے، 10 بار "یَا مُقِیْتُ" پڑھ کر دَم کرلے۔ (مدنی پنج سورہ، ص252)

ہیضہ اور وبائی امراض

ہر کھانے پینے کی چیز پر سورۂ قدر پڑھ کر دم کرلیا کریں اِن شَآءَ اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو (ہیضہ یا وبائی امراض میں سے کوئی) مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلائیں پلائیں اِن شَآءَ اللہ شفا حاصل ہوگی۔

(مدنی پنج سورہ، ص242، جنتی زیور، ص609)

ڈراؤنے خوابوں سے نجات

"یَا مُتَکَبِّرُ" 21 بار، اوّل آخر ایک بار درود شریف سوتے وقت پڑھ لیں گے تو اِن شَآءَ اللہ ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے۔ (فیضانِ سنت، 1/242)

زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دُعا

نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ہر روز تین بار یہ دُعا پڑھے اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھ لے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ترجمہ: میں اللہ کے پورے اور کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔

یہ دُعا سفر و حضر میں ہمیشہ ہی صبح شام پڑھا کیجئے، زہریلی چیزوں سے محفوظ رہیں گے، بہت مجرّب (تجربہ شدہ) ہے۔

(مدنی پنج سورہ، ص220، مراٰۃ المناجیح، 4/35)

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

فروری 2022ء | جلد: 6 | شمارہ: 02

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:

سادہ: 1200 رنگین: 1800

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ،

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

حمد

ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا
کچھ دَخْل عقل کا ہے نہ کام اِمتیاز کا

لب بند اور دل میں ہیں جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا

غش آ گیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اُس بے نیاز کا

افلاک و اَرض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بے کسی میں دِل کو مرے ٹیک لگ گئی
شُہرہ سنا جو رحمتِ بے کس نواز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

از: شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
ذوقِ نعت، ص17

نعت

آج کی رات ضیاؤں کی ہے بارات کی رات
فضلِ نوشاہِ دوعالَم کے بیانات کی رات

شبِ معراج وہ اَوْحٰی کے اشارات کی رات
کون سمجھائے وہ کیسی تھی مُناجات کی رات

چھائی رہتی ہیں خیالوں میں تمہاری زُلفیں
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رُخِ تابانِ نبی زُلفِ مُعَنْبَر پہ فِدا
روز تابندہ یہ مستی بھری برسات کی رات

دل کا ہر داغ چمکتا ہے قمر کی صورت
کتنی روشن ہے رخِ شہ کے خیالات کی رات

ہر شبِ ہجر لگی رہتی ہے اشکوں کی جھڑی
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

بلبلِ باغِ مدینہ کو سنا دے اخترؔ
آج کی شب ہے فرشتوں سے مُباہات کی رات

از: تاجُ الشریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
سفینۂ بخشش، ص21

مشکل الفاظ کے معانی: کلیم: مراد حضرت سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔ افلاک و اَرض: آسمان اور زمین۔ فرماں پذیر: حکم پر عمل کرنے والے۔ فضلِ نوشاہِ دوعالَم: دونوں عالَم کے دولہا کا فضل و کرم۔ اَوْحٰی: اللہ پاک کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: ﴿فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (پ27، النجم:10)۔ رُخِ تابانِ نبی: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا روشن چہرہ۔ زُلفِ مُعَنْبَر: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خوشبودار بال مبارک۔ قمر: چاند۔ مُباہات: فخر کرنا۔

(قسط:01)

ریاضت و مجاہدہ کیا ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠ (۶۹)﴾ ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی، ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔ (پ21، العنکبوت:69)

تفسیر: اس آیت کے معنیٰ بہت وسیع ہیں، یہ شریعت و طریقت کی جامع ہے اور اس میں **ریاضت و مجاہدہ کی عظمت پر روشن دلیل** ہے کہ مجاہدہ کرنے والوں کے لئے راہیں کشادہ کر دی جاتی ہیں، جیسے یہ کہ جو لوگ توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی، جو طلبِ علم میں کوشش کریں گے انہیں عمل کی اور جو اتباعِ سنت میں کوشش کریں گے انہیں جنت کی راہ دکھادیں گے۔ (مدارک، العنکبوت، تحت الآیۃ: 69، ص899، خازن، العنکبوت، تحت الآیۃ: 69، 3/457، ملتقطاً) اسی میں یہ بھی شامل ہے کہ عبادت و ریاضت، قلبی طہارت اور تزکیۂ نفس کی خاطر مجاہدہ کرنے والوں کے لئے معرفتِ الٰہی، انوار و تجلیات اور اسرارِ الٰہیہ کی راہیں کشادہ کر دی جاتی ہیں، چنانچہ امام ابو القاسم قشیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے استاد ابو علی الدقاق رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے ظاہر کو مجاہدے سے مزین کیا اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو مشاہدے کے ساتھ خوبصورت بنادے گا۔ (اس کی دلیل یہ آیت ہے) "اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔" اور مزید صوفیاء کا یہ خوبصورت قول ذکر فرمایا "حرکت میں برکت ہے" یعنی ظاہر کی حرکات (عبادت و ریاضت) ہی باطن کی برکات کا سبب بنتی ہیں۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص306، 307)

مجاہدہ کا معنیٰ: امام قشیری علیہ الرحمہ مجاہدہ کا مفہوم یوں بیان فرماتے ہیں: جان لو کہ مجاہدے کی بنیاد اور اس کی مضبوطی کا ذریعہ یہ ہے کہ اکثر اوقات میں نفس کو اس کی من پسند چیزوں سے روک دیا جائے اور اسے اس کی خواہش کی مخالفت پر مجبور کیا جائے۔ مزید فرمایا: نفس کی دو صفتیں ہیں: خواہشات میں پڑے رہنا اور نیکیوں سے دور رہنا، لہٰذا جب نفس، خواہشات کے زور کے وقت بے قابو ہو جائے تو اس کو تقویٰ کی لگام ڈال کر روکنا ضروری ہے اور جب نیکیوں پر عمل کے وقت اَڑنے کی کوشش کرے تو اسے اس کی خواہش کے خلاف (ریاضت کی مار سے) ہانکنا ضروری ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، ص308)

راہِ باطن میں مجاہدہ ضروری ہے، عبادت و ریاضت کے بغیر اس راہ میں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ شیخِ وقت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جان لو کہ جو اپنی ابتداء میں مجاہدہ نہیں کرتا تو وہ اس طریقے میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا۔" اور حضرت ابو عثمان المغربی فرماتے ہیں کہ جو یہ گمان کرے کہ مجاہدے کو لازم پکڑے بغیر، راہِ سلوک میں سے کچھ اس پر کھول دیا جائے گا یا اس راہ میں سے کوئی چیز اس کے لیے منکشف کر دی جائے گی تو وہ غلطی پر ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، ص306)

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

مجاہدہ و ریاضت کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم، ظاہری عبادات ادا کرنا اور ظاہری گناہوں سے بچنا اور دوسری قسم، باطنی عبادات بجالانا اور باطنی اخلاق و احوال پاکیزہ بنانا۔ اور ان میں دوسری قسم پہلی قسم سے زیادہ مشکل لیکن زیادہ مفید ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق امام قشیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: (مجاہدے کے معاملہ میں) عوام

٭ نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کی کوشش ظاہری اعمال پورا کرنے میں ہوتی ہے اور خواص کا قصد قلبی احوال کی صفائی کی طرف ہوتا ہے، کیونکہ بھوک اور شب بیداری برداشت کرنا تو (نسبتاً) آسان ہے لیکن اَخلاق درست کرنا اور نفس کو گھٹیا چیزوں سے پاک صاف کرنا بہت مشکل ہے۔

(الرسالۃ القشیریہ، ص309)

مجاہدہ کی پہلی قسم بھی بہت عظیم ہے کہ ظاہری و جسمانی و مالی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنت اور سلف صالحین کا طریقہ ہے نیز قرآن مجید میں اس کی بہت تاکید ہے۔ چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

صدقہ و خیرات اور قیام واستغفار کے متعلق فرمایا: ﴿اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ۝﴾ ترجمہ: صبر کرنے والے اور سچے اور فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے اور رات کے آخری حصے میں مغفرت مانگنے والے (ہیں)۔

(پ3، اٰل عمرٰن:17)

شب بیداری و تلاوت وسجدہ کے متعلق فرمایا: ﴿لَیْسُوْا سَوَآءًؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ هُمْ یَسْجُدُوْنَ۝﴾

ترجمہ: یہ سب ایک جیسے نہیں، اہلِ کتاب میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو حق پر قائم ہیں، وہ رات کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ (پ4، اٰل عمرٰن:113)

نیند قربان کرکے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری اور التجاء و الحاح کے متعلق فرمایا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝﴾ ترجمہ: ان کی کروٹیں ان کی خواب گاہوں سے جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں۔ (پ21، السجدۃ:16)

راتیں حالتِ عبادت اور سجدہ و قیام میں گزارنے کے باوجود فخر وغرور کا شکار نہیں ہوتے بلکہ خدا کی بارگاہ میں جہنم سے نجات کی عاجزانہ دعائیں اور بخشش کی التجائیں کرتے ہیں، چنانچہ فرمایا: ﴿كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ۝ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۝﴾ ترجمہ: وہ رات میں کم سویا کرتے تھے اور رات کے آخری پہروں میں بخشش مانگتے تھے۔ (پ26، الذٰریٰت:17، 18) اور فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا۝ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ﳓ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۝﴾ ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب گلے کا پھندا ہے۔ (پ19، الفرقان:64، 65)

رضائے الٰہی کی طلب اور محبتِ الٰہی میں وارفتہ ہو کر صبح وشام محبوبِ حقیقی کی یاد اور اس سے مناجات میں رہنے والوں کے متعلق فرمایا: ﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ﴾ ترجمہ: اور ان لوگوں کو دور نہ کرو جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔ (پ7، الانعام:52)

نمازوں کی تاکید اور فجر کی نماز و تلاوت کے متعلق فرمایا: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۝﴾ ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (پ15، بنیٓ اسرآءیل:78)

قیام اللیل اور صلوٰۃ اللیل کے متعلق فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًاۙ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًاۙ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاؕ۝ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًاؕ۝﴾ ترجمہ: اے چادر اوڑھنے والے۔ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔ آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کرلو۔ یا اس پر کچھ اضافہ کرلو اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ (پ29، المزمل:1تا6)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے قیام اللیل کی اتباع میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے شب و روز بھی ایسے ہی عبادت وریاضت میں گزرتے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ﴾ ترجمہ: تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ (پ26، الفتح:29)

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

بات ماننے کا شرعی معیار

حدیث شریف اور اس کی شرح

مولانا سید نعمان عطاری مدنی٭

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْف یعنی اطاعت صرف نیکی کے کاموں میں ہی ہے۔"[1]

یعنی جن کاموں کو شارع نے پسند فرمایا اور اچھا قرار دیا ہے صرف انہی باتوں میں اطاعت کی جائے۔[2]

بے شک اللہ پاک ہمارا ربّ اور تمام کائنات (Whole Universe) کا خالق ہے کہ اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے کائنات کی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے۔ نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی توفیق بھی اسی کی عطا سے ہے اور کسی کام کا حکم دینا یا اس سے منع کرنا اسی کے اختیار میں ہے اور وہی اپنے بندوں کو اپنی اور پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔[3] اس آیت میں اللہ پاک نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔

بات ماننے کا اصول: چونکہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی امت پر بے حد مہربان اور شفقت فرمانے والے ہیں اور اپنی امت کو ہر ہر موقع پر ہدایت فرمانے والے بھی ہیں تو اسی مناسبت سے آپ نے امت کی تعلیم اور ان کی راہنمائی کے لئے ایک اصول یہ بھی مقرر فرمایا کہ "اَلطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْف" یعنی کسی کی بات ماننی ہو تو صرف نیکی کے کاموں میں ہی مانی جائے برائی کے کاموں میں ہرگز کسی کی بات نہ مانی جائے کہ "لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِق یعنی مخلوق کی اطاعت میں خالق یعنی اللہ پاک کی نافرمانی کرنا جائز نہیں ہے۔"[4]

ہم کس کی بات پر عمل کریں؟ عموماً زندگی میں لوگوں کے آپس میں کچھ ایسے روابط بھی ہوتے ہیں جن میں وہ ایک دوسرے کی باتوں کو مانتے بھی ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں، مثلاً

(1) اولاد، والدین کی ہر بات ماننے کی پابند ہے اور مانتی بھی ہے مگر والدین جھوٹ بولنے، کسی کا دل دکھانے، حرام کمانے، چوری کرنے، ڈاکہ ڈالنے، رشوت لینے، چغلی لگانے، داڑھی منڈوانے، شرعی پردہ نہ کرنے وغیرہ جیسے غیر شرعی کاموں کا حکم دیں تو اُن کی بات نہیں مانی جائے گی۔

(2) انتظامی طور پر طلبہ ٹیچرز کی بات ماننے کے پابند ہیں مگر کوئی بھی ٹیچر طلبہ کو کسی کا مذاق اُڑانے، چیٹنگ کرنے یا کروانے، کسی پر جھوٹا الزام لگانے اور اُسے بدنام کرنے، بے حیائی پر مشتمل کوئی کام کرنے وغیرہ جیسے گناہوں بھرے کاموں کا حکم دے تو اس کی بات ہرگز ہرگز نہیں مانی جائے گی۔

(3) ملازمین اور ورکرز اپنے سپروائزرز اور مالکوں کی بات ماننے کے پابند ہیں مگر سیٹھ یا سپروائزر فرض نماز اور رمضان کا روزہ چھوڑنے، کسی کو تکلیف دینے کیلئے کوئی شرارت کرنے،

٭ فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
شعبہ فیضانِ حدیث،
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

کسی کو نوکری سے نکلوانے کے لئے سازش کرنے وغیرہ جیسے غیر شرعی آرڈرز دیں تو یہ نہیں مانے جائیں گے۔

4 چھوٹے (یعنی چھوٹے بھائی بہن، بھتیجا بھتیجی، بھانجا بھانجی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی وغیرہ) کو بڑوں (بڑے بھائی بہن، دادا دادی، نانا نانی، چچا ماموں، خالہ وغیرہ) کی بات نہ ماننا بے ادبی ہے مگر کسی سے تعلق توڑنے، کسی کی چیز اجازت کے بغیر اٹھالانے وغیرہ جیسی باتوں کا کہیں تو ان کی بات ماننا چھوٹوں پر لازم نہیں۔

5 گھر کا امن وامان برقرار رکھنے کے لئے شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کی بات ماننی چاہئے مگر شوہر بے پردگی یا اور کسی غیر شرعی بات کا حکم دے یوں ہی بیوی شوہر کو ساس سسر کی نافرمانی کرنے، دل دُکھانے یا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرنے وغیرہ کاموں کا کہے تو یہ باتیں نہیں مانی جائیں گی بلکہ شوہر و بیوی پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کی وہی بات مانیں جو جائز ہو اور شرعاً دُرست بھی ہو۔

6 دنیا میں اکثر لوگ کسی نہ کسی لیڈر کو فالو کرتے ہیں اور اگر لیڈر کسی بات کا حکم دے تو اس کے کارکنان اس کے حکم پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی لیڈر اپنے کارکنان کو ایسی بات کا حکم دے جس سے ملک و قوم کا نقصان اور لوگوں کی جان و مال کا ضیاع ہو تو اپنے لیڈر کی ایسی کوئی بھی بات ہرگز ہرگز نہیں مانی جائے گی۔

7 یونہی قوم بھی اپنے حکمرانوں کی بات مانتی ہے لیکن اگر حکمران قوم کو اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنے اور اسلامی تعلیمات کو ختم کرنے، دینِ اسلام سے دور ہونے، مسجدیں بند رکھنے، سود و رشوت وغیرہ کا لین دین کرنے، حرام و حلال کے درمیان فرق ختم کرنے، عدل و انصاف ختم کرنے، گناہوں والے کام عام کرنے اور نیکیوں والے کاموں سے دور رہنے کا حکم دیں تو شریعت کی خلاف ورزی والے ان کے کسی بھی حکم پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

8 بعض اوقات دوستی یاری میں بہت سے لوگ اپنے دوستوں کی باتیں مان کر بہت سے گناہوں میں پڑ جاتے ہیں اور دوست جو بات کہے فوراً آنکھیں بند کرکے مان لی جاتی ہے۔ اور چونکہ انسان کے اچھے یا بُرے بننے کا انحصار زیادہ تر دوستوں پر ہوتا ہے کہ اگر دوست اچھے ہوں تو وہ بھی اچھا بنتا ہے اور اگر دوست بُرے ہوں تو انسان بُرا بن جاتا ہے۔ جیسا کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کررہا ہے۔[5] لہٰذا دوستی یاری میں یہ دیکھا جائے کہ میرا دوست مجھے کن باتوں اور کن کاموں کے کرنے کا کہہ رہا ہے؟ اگر دوست بُرے کام کرنے، بیہودہ باتیں کرنے، نشہ آور اشیاء پلانے یا پینے، فضول کاموں میں وقت ضائع کرنے، کسی کو تنگ کرنے یا مذاق اُڑانے، دل آزاری کرنے، دوسرے دوستوں سے قطع تعلقی کرنے، کسی سے لڑائی جھگڑا کرنے یا تکلیف پہنچانے، گانے باجے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے کے لئے سینما جانے، لوگوں سے چھیڑ خانی کرنے، نماز نہ پڑھنے، نیک کام کرنے سے رکنے وغیرہ دیگر گناہوں بھرے کاموں کا کہیں تو ان کی ہرگز ہرگز ایسی کوئی بات نہ مانی جائے بلکہ وہی بات مانی جائے جس میں دونوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

نیز ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جن میں ہر کوئی کسی نہ کسی کی بات ماننے کا پابند ہے، الغرض کوئی کسی کی بات ماننے کا خواہ کیسا ہی پابند کیوں نہ ہو لیکن وہ یہ یاد رکھے کہ کسی کی بات وہی مانی جائے گی جو "اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوف" کے تحت ہو یعنی کسی کی بات ماننی پڑے تو یہ دیکھا جائے کہ کیا یہ بات نیکی کے کاموں میں سے ہے یا نہیں؟ اور یہ بات قابلِ اطاعت ہے بھی یا نہیں؟ لہٰذا اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے تو امید ہے کہ دنیا سے بہت سے گناہوں کا خاتمہ ہوگا اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ اچھے روابط رکھ کر ایک خوشگوار زندگی گزاریں گے۔

اللہ پاک ہمیں پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرنے، ہر طرح کے بُرے کاموں سے بچنے اور ہمیشہ نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

---

(1) بخاری، 4/455، حدیث: 7145 (2) فیض القدیر، 6/560 (3) پ5، النسآء: 59 (4) شرح السنۃ للبغوی، 5/299، حدیث: 2449 (5) ترمذی، 4/167، حدیث: 2385۔

مرحومین کو فائدہ پہنچائیے (قسط:01)

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

یوں تو اللہ کریم کا فضل و احسان اور عطائیں ساری مخلوق پر ہیں لیکن اہلِ ایمان پر اس کا جود و کرم اور نوازشات و عنایات سب سے جدا ہیں۔ ربِّ کریم کی ان بے حساب عطاؤں میں سے ایک عطا یہ بھی ہے کہ ایمان والوں کو ایسے اعمال و معمولات بھی عطا فرمائے کہ جن کے کرنے والوں کو تو اجر و ثواب ملتا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ وہ اہلِ ایمان جو دنیا سے چلے گئے اور اب وہ خود کوئی نیکی نہیں کر سکتے ان کو بھی اس کا فائدہ و اجر پہنچتا ہے، سادہ لفظوں میں یوں کہئے کہ زندوں کا عمل فوت شدہ مسلمانوں کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ یہ بات احادیثِ مبارکہ سے ثابت اور عقائد و معمولاتِ اہلِ سنّت کا حصّہ ہے جیسا کہ

100 مسلمان جنازہ پڑھ دیں تو: اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُفِرَ لَهٗ یعنی جس میت پر سو مسلمان نمازِ جنازہ پڑھ دیں اسے بخش دیا جائے گا۔[1]

اس حدیثِ پاک سے صاف واضح ہے کہ زندوں نے عمل کیا اور مُردہ کو اس کا فائدہ پہنچا۔ یہ اللہ پاک کا فضل ہے۔ دو مزید روایات پڑھئے اور اللہ پاک کے فضل و احسان پر شکر ادا کیجئے۔

اگر 40 مسلمان جنازہ پڑھیں: حضرت کُریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے بیٹے کا انتقال ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے کُریب! ذرا دیکھو! کتنے لوگ جمع ہوئے؟ میں نے جاکر دیکھا تو کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میں نے بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ چالیس ہو جائیں گے؟ میں نے کہا: جی۔ تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (اب) جنازہ لے چلو کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کی میت پر چالیس مسلمان نماز پڑھیں تو اللہ پاک ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔[2]

جنّت واجب ہو جاتی ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نمازِ جنازہ پڑھیں تو اللہ پاک اس پر جنّت واجب فرما دیتا ہے۔[3]

اللہ کریم کی عطا کی بھی کیا بات ہے! کبھی سو افراد، کبھی چالیس افراد اور کبھی صرف تین صفوں کی وجہ سے فوت شدہ مسلمان کی بخشش فرما دیتا ہے۔

نمازِ جنازہ میں مقتدیوں کی تعداد میں روایات کے اختلاف کی کئی وجوہات ہیں ان میں تطبیق بیان کرتے ہوئے حضرت امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (1) سائل کی حالت اور اس کے سوال کے مطابق جواب دیا گیا۔ یعنی سائل نے سوال کیا اور اس وقت شرکائے جنازہ کی تعداد 100 تھی تو آپ نے 100 پر مغفرت کی بشارت سنائی، اور جب تعداد 100 سے کم تھی اور سائل چالیس کے بارے میں سوال کر رہا تھا تو آپ نے چالیس لوگوں پر بھی مغفرت کی خبر دی، اور جب جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد بہت کم تھی تو سائلین کی چاہت کے مطابق انہیں خوشخبری دی (2) جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک کی طرف سے 100 لوگوں کی سفارش قبول ہونے کی خبر دی گئی تو آپ نے وہی فرمایا اور جب 40 لوگوں کی بھی سفارش قبول ہونے کی خبر دی گئی تو آپ نے 40

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

لوگوں کا فرمایا، پھر جب تین صف پر مشتمل لوگوں کی سفارش کے بارے میں بتایا گیا اگرچہ تعداد کم ہو تو آپ نے تین صفوں کے بارے میں فرمایا ③ یہاں تعداد بیان کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ یہ بتایا جارہا ہے کہ شرکائے جنازہ تعداد میں 100 ہوں یا بہت تھوڑے، اللہ پاک ان سب کی سفارش قبول فرماتا ہے۔[4]

حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہو سکتا ہے کہ اولاً سو کی قید ہو پھر رب نے اپنی رحمت وسیع فرمادی ہو اور چالیس کی نماز پر بھی بخشش کا وعدہ فرمالیا ہو، بعض روایات تو اور بھی امید افزا ہیں۔[5]

زندوں کے جن اعمال کا مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے ان میں سے ایک **"قبروں اور مزارات پر سبز شاخیں یا پھول ڈالنا"** بھی ہے۔

شریعتِ مطہّرہ میں قبروں پر سبز شاخیں ڈالنا یا گاڑنا جائز و مستحب ہے اسی طرح پھول ڈالنا بھی مستحسن ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وَضْعُ الْوُرُوْدِ وَالرَّيَاحِيْنِ عَلَى الْقُبُوْرِ حَسَنٌ وَاِنْ تَصَدَّقَ بِقِيْمَةِ الْوَرْدِ كَانَ اَحْسَنَ یعنی گلاب کے پھول یا دوسری قسم کے پھول قبروں پر رکھنا اچھا ہے اور ان پھولوں کی قیمت صدقہ کردینا زیادہ اچھا ہے۔[6]

قبر پر سبز ٹہنی لگانا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عمل سے بھی ثابت ہے۔ صحابۂ کرام اس پر عمل کرتے، تابعینِ عظام اس کی وصیت فرماتے اور فُقہاء و محدّثین اس عمل کی تحسین بیان کرتے آئے ہیں جیسا کہ

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دیا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ نے یہ کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔[7]

مختلف شارحین نے یہاں مختلف احتمالات بیان کئے ہیں انہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان شاخوں کی تسبیح کی برکت سے قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی جیسا کہ شارحِ بخاری امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ الْمَعْنٰى فِيْهِ اَنَّهٗ يُسَبِّحُ مَا دَامَ رَطْبًا فَيَحْصُلُ التَّخْفِيْفُ بِبَرَكَةِ التَّسْبِيْحِ وَعَلٰى هٰذَا فَيَطَّرِدُ فِيْ كُلِّ مَا فِيْهِ رُطُوْبَةٌ مِنَ الْاَشْجَارِ وَغَيْرِهَا وَكَذٰلِكَ فِيْمَا فِيْهِ بَرَكَةٌ كَالذِّكْرِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ مِنْ بَابِ الْاَوْلٰى یعنی مطلب یہ ہے کہ جب تک ٹہنیاں سبز رہیں گی تسبیح کرتی رہیں گی تو ان کی تسبیح کی برکت سے عذاب میں کمی ہوگی۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے درختوں وغیرہ کی ہر وہ چیز قبر پر ڈالی جاسکتی ہے جو تر ہو۔ اسی طرح ہر برکت والی چیز سے عذاب میں کمی ہوتی ہے جیسے ذکر و اذکار اور قرآن پاک کی تلاوت سے بدرجہ اولیٰ (کمی ہوگی)۔[8]

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ مسلم شریف کی روایت کے تحت لکھتے ہیں: اَفْتٰى بَعْضُ الْاَئِمَّةِ مِنْ مُتَاَخِّرِيْ اَصْحَابِنَا بِاَنَّ مَا اعْتِيْدَ مِنْ وَضْعِ الرَّيْحَانِ وَالْجَرِيْدِ سُنَّةٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ یعنی ہمارے بعض متاخرین اماموں نے اس حدیث کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ پھول اور کھجور کی ٹہنی ڈالنے کی جو عادت ہے وہ سنّت ہے۔[9]

حضرت امام ابو عبدُ اللہ حسین بن ابراہیم جَورقانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 543ھ) اسی طرح کی ایک روایت مسلم شریف سے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى اسْتِحْبَابِ وَضْعِ الْجَرِيْدَةِ الرَّطْبَةِ عَلَى الْقَبْرِ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی اس حدیث پاک میں قبر پر تر شاخ رکھنے کے مستحب ہونے کی دلیل ہے اس کی وجہ سے جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا۔[10]

شارحِ بخاری امام سراجُ الدّین، ابو حفص عمر بن علی المعروف ابنِ مُلَقِّن شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس عبارت کو نقل فرمایا ہے۔[11]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) ابن ماجہ، 2/213، حدیث: 1488 (2) مسلم، ص368، حدیث: 2199 (3) ابوداؤد، 3/270، حدیث: 3166 (4) شرح النووی علی مسلم، 7/17 ملتقطاً (5) مرآۃ المناجیح، 2/465 (6) فتاویٰ عالمگیری، 5/351، فتاویٰ صدر الافاضل، ص303 ملخصاً (7) بخاری، 1/96، حدیث: 218 (8) فتح الباری، 2/288 (9) مرقاۃ المفاتیح، 2/59، تحت الحدیث: 338 (10) الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر، 1/361، تحت الحدیث: 247 (11) الاعلام بفوائد عمدۃ الاحکام، 1/544۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات سے متعلق سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 4 منتخب سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 معراج کی رات انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی امامت

سُوال: کیا سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی امامت فرمائی ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے معراج کی رات بَیْتُ الْمَقْدِس میں مسجدِ اقصیٰ کے اندر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی امامت فرمائی ہے۔

(نسائی، ص80، حدیث:448، مسند امام احمد، 4/666، حدیث:14)

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ، عیاں ہوں معنیِ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص232)

شعر کے اس حصّے "جو سلطنت آگے کر گئے تھے" میں انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنی اپنی اُمّت کے شہنشاہ تھے اور معراج کی رات پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے تھے۔

(مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاول 1441ھ)

2 گماں سے گزرے گزرنے والے

سُوال: ہم نے سنا ہے کہ اللہ پاک کو "اوپر والا" یا "اللہ پاک عرش پر ہے" یہ نہیں کہنا چاہئے جبکہ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ معراج کی رات سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عرش پر اللہ پاک سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور عرش اُوپر ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک سے ملاقات کے لئے عرش پر گئے یہ دُرُست ہے مگر اللہ پاک کا دیدار کہاں ہوا اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

خِرد سے کہہ دو کہ سر جُھکا لے، گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جِہت کو لالے، کسے بتائے کدھر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص235)

شرحِ کلامِ رضا: خِرَد کا معنیٰ ہے عقل اور سمجھ، گُمان یعنی خیال، جِہَت کا معنیٰ ہے سمت یا دائرہ کشش۔ شعر کا مطلب یہ ہوا کہ عقل سے کہہ دو کہ ہتھیار ڈال دے سوچے نہیں کیونکہ گزرنے والے خیال سے بھی وَراءُ الوَریٰ (یعنی دور سے دور) ہو گئے ہیں، بلکہ یہاں خود جِہت اور سمت کو بھی لالے پڑے ہیں نہ اوپر نہ نیچے نہ دائیں نہ بائیں۔ اس طرح پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم معراج کی رات میں اپنی مبارک آنکھوں سے اللہ پاک کی زیارت سے مُشرّف ہوئے ہیں (یعنی دیکھا ہے)۔ کس طرح دیکھا؟ یا کیسے دیکھا؟ یہ باتیں سوچنے کی نہیں بلکہ مان لینے کی ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاول 1440ھ)

معراج کیوں ہوئی؟

سُوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفرِ معراج پر کیوں گئے؟

جواب: معراج آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ ہے۔ آپ کے رب نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بلایا اور اپنا مہمان بنایا، اس لئے آپ سفرِ معراج پر تشریف لے گئے۔

تبارکَ اللہ! شان تیری، تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ، کہیں تقاضے وصال کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص234)

شرحِ کلامِ رضا: اللہ پاک کی شان بے نیازی بھی کیا خوب ہے اور اُسی کو زیب دیتا ہے کہ ایک طرف حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام کوہِ طور پر عرض کرتے تھے: رَبِّ اَرِنِیْ یعنی اے پروردگار! میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: لَنْ تَرٰىنِیْ یعنی اے موسیٰ! تم ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ (پ9، الاعراف:143) اور دوسری طرف اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آرام فرما رہے ہیں کہ جبریلِ امین علیہ السّلام اپنی کافوری آنکھیں محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک تلووں سے مَل کر انہیں جگاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ص92) یہ محبوب کی شان ہے۔ کلیم وحبیب میں فرق ہے۔

اُدھر سے پیہم تقاضے آنا، اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا، جمال و رحمت ابھارتے تھے

(حدائقِ بخشش، ص235-مدنی مذاکرہ، 26 رجب شریف 1441ھ)

واقعۂ معراج عظیم ترین معجزہ ہے

سُوال: ہم نے رَبِیْعُ النُّور شریف میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کئی معجزات سُنے، آپ سے عرض ہے کہ کیا واقعۂ معراج بھی آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا معجزہ ہے؟

جواب: جی ہاں! واقعۂ معراج بھی یقیناً پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عظیم ترین معجزہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ واقعۂ معراج کئی معجزات کا مجموعہ ہے کہ اس سفر کے دوران کئی معجزات پیش آئے۔ (مدنی مذاکرہ، 16 ربیع الاول 1440ھ)

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم معراج میں آسمان پر کس سواری پر تشریف لے گئے؟

سُوال: ہمارے نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آسمان پر کس سواری پر تشریف لے گئے تھے؟

جواب: مکی مدنی مصطفےٰ، شبِ اسریٰ کے دولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شبِ معراج بُراق پر سوار ہوکر مختلف منزلیں طے کرتے ہوئے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پہنچے۔ (بخاری، 2/380، حدیث: 3207) سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی حضرت سیّدُنا جبریل علیہ السّلام کی حد ہے لہٰذا وہاں جبریلِ امین علیہ السّلام رُک گئے۔ (روح البیان، پ27، النجم، تحت الآیۃ: 9، 9/224، مواہب لدنیہ، 2/143) اب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے رفرف نامی ایک سواری پیش کی گئی۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رفرف پر مزید آگے تشریف لے گئے لیکن پھر آگے چل کر رفرف بھی نہ رہا تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی رحمت سے مزید آگے بڑھے۔[1] معراج، سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک نے ایک معجزہ عطا فرمایا ہے۔ سواریاں تو سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعزاز کے لئے تھیں ورنہ آپ سواریوں کے محتاج نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 23 رجب شریف 1440ھ)

کیا ناخن ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

سُوال: کیا ناخن ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

جواب: ناخن ہلانا شیطان کا طریقہ ہے یہ میری نظر سے نہیں گزرا، ہوسکتا ہے یہ صرف عوام کا خیال ہو۔ بہرحال اس طرح کی کوئی بھی بات کرنے سے پہلے عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم السّلام سے تصدیق کروا لینی چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 محرم شریف 1440ھ)

(1) معراج میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پانچ قسم کی سواریوں پر سفر فرمایا: مکہ سے بیتُ المقدس تک بُراق پر، بیتُ المقدس سے آسمانِ اوّل تک نور کی سیڑھیوں پر، پہلے آسمان سے ساتویں آسمان تک فرشتوں کے بازوؤں پر، ساتویں آسمان سے سدرۃُ المنتہیٰ تک حضرت جبریل علیہ السّلام کے بازو پر اور سدرۃُ المنتہیٰ سے مقامِ قابَ قوسین تک رفرف پر۔

(تفسیر [illegible] پ15، [illegible] تحت الآیۃ: 1 [illegible])

دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

①

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص سگریٹ پی کر منہ سے بدبو ختم کئے بغیر فوراً مسجد میں چلا جاتا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکور شخص کا سگریٹ پینے کے فوراً بعد مسجد میں جانا جائز نہیں۔ کیونکہ سگریٹ پینے والے کے منہ سے سخت بدبو آتی ہے اور بدبو ختم کئے بغیر مسجد میں جانا حرام و گناہ ہے۔ البتہ اگر وہ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے کسی ذریعے سے بدبو ختم کر لیتا ہے تو جا سکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

②

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دو ٹیمیں کرکٹ کھیل رہی ہیں اور دونوں ٹیموں نے آدھے آدھے پیسے ملا کر ایک ٹرافی خریدی کہ جو ٹیم جیتے گی اسے دے دی جائے گی کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا کرنا شرعاً ناجائز و حرام ہے کہ اس میں جوا پایا جا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ جو ٹیم جیتے گی اس کو تو ٹرافی دے دی جائے گی لیکن جو ٹیم ہار جائے گی اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا اور ان کی ٹرافی میں ملائی ہوئی رقم ضائع ہو جائے گی، یہ بعینہٖ جوا ہے یعنی مال کو اس طرح داؤ پر لگانا کہ یا تو زائد مال مل جائے یا اپنا بھی چلا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

③

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایسا کتا جو گھر کے پالتو جانوروں (جیسے مرغی اور بطخ وغیرہ) کو ایذا دیتا ہو یا کھا جاتا ہو، اسے مارنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی طور پر کتے سمیت جو جانور تکلیف نہیں پہنچاتے انہیں مارنا جائز نہیں۔ لیکن اگر وہ نقصان کا باعث ہوں تو کسی

* مجیب: [illegible]
دارالافتاء اہل سنت [illegible]

تیز دھار چھری سے انہیں ذبح کرنا جائز ہے (اگر پکڑ کر ذبح کرنا مشکل ہو تو پہلے اسے کوئی نشہ آور چیز کھلا کر بے ہوش کر دیا جائے، اس کے بعد ذبح کر دیا جائے)۔ صورتِ مسئولہ میں بھی اگر واقعی وہ کتا گھر کے جانوروں کو کھا جاتا ہے تو اسے مذکورہ طریقے سے مار سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 سوشل میڈیا آئی ڈیز ہیک کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید فیس بک کی آئی ڈیز ہیک کرتا تھا اور ان آئی ڈیز کے ذریعے مختلف لوگوں کو کومنٹس کیا کرتا تھا۔ بعض آئی ڈیز پر گیم کھیلنے کے کوائنز بھی ہوتے تھے جو کہ گیم کھیلنے کے لیے خریدے جاتے ہیں (یہ کوائنز صرف فیگرز ہوتے ہیں جو کہ آئی ڈی پر ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں) اور گیم میں ہارنے پر وہ کوائنز جیتنے والے کے اکاؤنٹ میں چلے جاتے ہیں۔ زید وہ کوائنز اپنے دوستوں کو دے دیا کرتا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح آئی ڈیز ہیک کرنا کیسا؟ نیز کیا زید پر کوائنز واپس کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں آئی ڈیز ہیک کرنا اور ان کے ذریعے کومنٹس کرنا ناجائز و حرام و گناہ ہے کہ اس میں دوسرے مسلمان کو اذیت پہنچانا، کسی کی آئی ڈی سے کومنٹس کرکے دوسرے لوگوں کو دھوکا دینا اور جھوٹ بولنا، اور جس کی آئی ڈی ہے (غلط کومنٹ یا پوسٹ کرکے) اس کی بے عزتی و شرمندگی کا باعث بننا ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ زید پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرنا اور جن کو اس سے اذیت ہوئی ان تمام لوگوں سے معافی مانگنا بھی لازم و ضروری ہے۔ البتہ کوائنز واپس کرنا ضروری نہیں کیونکہ وہ مال نہیں اور ضمان کے لیے مال متقوم ہونا ضروری ہے۔ بالفرض اسے مال مان بھی لیا جائے تو یہ لہو و لعب کا ذریعہ ہے اور لہو و لعب کے آلات ضائع کرنے پر تاوان لازم نہیں ہوتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 سترہ کیسا ہونا چاہئے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایک گز لمبی اور انگلی سے زائد موٹی لکڑی نمازی کے سامنے کس انداز میں رکھی جائے کہ اس کے پیچھے سے نمازی کے سامنے سے گزرنا لوگوں کے لیے جائز ہو سکے یعنی اسے لٹا کر رکھا جائے یا نمازی کے آگے کھڑا کرکے رکھا جائے اور اس کو کھڑا کرکے رکھنا ممکن بھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں لکڑی سترہ بننے کے قابل ہے، جو کم از کم ایک ہاتھ کی مقدار لمبی اور ایک انگلی کی مقدار موٹی ہو۔ اسے سترہ بنانے کے لیے کہ اس کے پیچھے سے نمازی کے سامنے سے گزرا جا سکے، کھڑا کرکے یا گاڑ کے رکھا جائے گا، لٹانے کی صورت میں وہ سترہ کا کام نہیں دے گی کہ اس کے پیچھے سے نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آؤ! اپنے رب کی طرف

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری
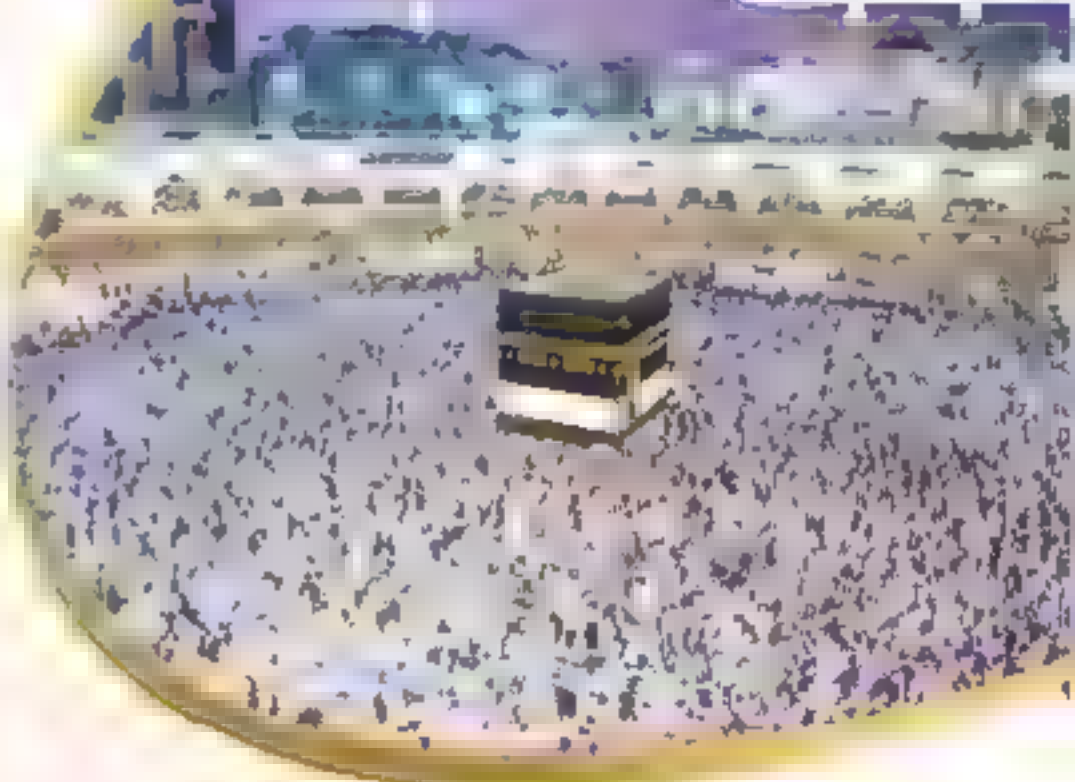
اے عاشقانِ رسول! گھریلو مسائل ہوں یا پھر کاروباری پریشانیاں، قرض کا بوجھ ہو یا پھر کورٹ کچہری اور اسپتالوں کے چکر، کمر توڑ مہنگائی کی آفت ہو یا پھر حلال روزگار میں رکاوٹیں، جان و مال وغیرہ کے متعلق ظالموں کا خوف ہو یا پھر بھتہ خوروں کی دھمکیاں۔ الغرض ہمیں خود کو ہر مصیبت و پریشانی سے نجات دلانے کیلئے دیگر حکمت عملیاں اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنے رب کی بارگاہ میں بھی رجوع کرنا چاہئے بلکہ ہر حکمتِ عملی اپنانے سے پہلے ہی اپنے رب کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہئے، کیونکہ ہمارا حقیقی کارساز وہی ہے، اس کے سوا کون ہے جو ہماری مشکلات کو دور کرے؟ ہمیں تکلیف سے راحت کی طرف لائے؟ یہ اسی کی شان ہے کہ جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے صرف یہ فرماتا ہے: "ہو جا" تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے، اس کے حکم سے بیمار شفایاب تو کیا مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں، دریا اور سمندر بھی اس کے حکم سے راستہ دے دیتے ہیں، آگ اس کا حکم پاتے ہی ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی ہے، مچھلی کا پیٹ اس کے حکم سے انسان کے لئے پناہ گاہ بن جاتا ہے، اسی نے چھوٹے چھوٹے ابابیل پرندوں کے ذریعے ہاتھیوں کے لشکر کو تہس نہس کر دیا، بڑے بڑے ظالم و جابر لوگوں کے ظلم اور تکبر کو اسی نے مٹی میں ملا دیا۔ ایسی شانوں والے رب کے بندے ہو کر بھی آج جو ہم پریشان ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں کا شکار ہیں تو اس کی وجہ ہم خود ہی ہیں، کیونکہ ہم اس کے دربار سے دور ہو گئے، ہمارا اس مالکِ حقیقی سے تعلق اور اس کریم رب پر بھروسا کمزور ہو چکا ہے، ہم اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں میں اس کی بارگاہ میں رجوع کرنے کے علاوہ ہر راستہ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں، آج بھی اگر ہم اس پاک پروردگار کی بارگاہ میں ایسا رجوع کریں کہ جیسا کرنا چاہئے تو ہمارے حالات بھی بدل سکتے ہیں، ہماری مشکلیں بھی آسانیوں کا روپ اختیار کر سکتی ہیں، ہماری قسمت کا ستارہ بھی چمک سکتا ہے، ہم پر بھی اللہ پاک کی رحمتیں جھم جھم برس سکتی ہیں اور ہماری بگڑی بھی بن سکتی ہے۔ اس سچے پروردگار نے اپنے پاکیزہ کلام میں ہمیں اپنی بارگاہ میں رجوع کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ اس کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو۔[1] یعنی اس کی جانب متوجہ ہو جاؤ، توبہ کرکے اس کے فرماں بردار بن جاؤ، اور اپنے دلوں، جانوں اور مالوں کو اس کی اطاعت اور عبادت میں لگا دو۔[2] اپنی بارگاہ میں رجوع کرنے والے کو خود اس رب کریم نے بہترین بندہ ہونے کی سند عطا فرمائی ہے، چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿نِعْمَ الْعَبْدُؕ-اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔[3]

اسی طرح کے تعریفی کلمات رجوع الی اللہ پر اسی سورت کی آیت نمبر 44 میں حضرت ایوب علیہ السّلام کے بارے میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ اور اپنی بارگاہ میں رجوع کرنے والوں کا اخروی انعام بیان کرتے ہوئے وہ رب کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْۙ-اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِۚ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

کیے اور اپنے رب کی طرف رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔[4]

لہٰذا ہمیں بھی اپنے ہر معاملے اور ہر حاجت میں اسی پاک پروردگار کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہئے، اس کریم کی رحمت کا دروازہ ہر وقت اپنے بندوں کے لئے کُھلا ہے، دوری اور کوتاہی بس ہماری طرف سے ہے، چنانچہ حدیثِ قدسی ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار اس سے قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میری رحمت دوڑ کر اس کی طرف جاتی ہے۔[5]

پریشانی کے وقت اپنے رب کی بارگاہ میں رجوع کرنے کا ایک دنیوی فائدہ ملاحظہ کیجئے: ایک مرتبہ صحابیِ رسول حضرت سیدنا ابو معلق انصاری رضی اللہ عنہ سامانِ تجارت لے کر سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں ایک مسلح ڈاکو نے ان کا راستہ روک لیا اور کہا: اپنا سارا سامان میرے حوالے کر کے قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا مقصد مال ہے، لہٰذا تم میرا سارا مال لے لو اور مجھے جانے دو، ڈاکو نے کہا: نہیں! میرا ارادہ صرف تمہارے قتل کا ہے، آپ نے کہا: جب تم میرے قتل کا ارادہ کر ہی چکے ہو تو مجھے تھوڑی مہلت دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں، اس نے آپ کو اجازت دے دی، آپ نے وُضو کیا، نماز پڑھی اور اپنے رب سے (تین بار) دعا کی، اچانک ایک شہسوار ہاتھ میں نیزہ لئے ظاہر ہوا اور اس ڈاکو کی طرف بڑھا، نیزے کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ آپ نے اس سے کہا: اس مصیبت کی گھڑی میں اللہ پاک نے آپ کے ذریعے میری مدد فرمائی، آپ کون ہیں؟ اس سوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب آپ نے پہلی بار دعا کی تو آسمان کے دروازوں کی آواز مجھے سنائی دی، جب دوسری مرتبہ دعا کی تو میں نے آسمان والوں کی چیخ و پکار سنی، پھر جب آپ نے تیسری مرتبہ دعا کی تو یہ آواز سنائی دی: یہ ایک پریشان حال کی دعا ہے۔ میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے اس ڈاکو کو قتل کرنے کی اجازت عطا فرما۔ لہٰذا میں اللہ پاک کی اجازت سے آپ کی مدد کرنے آیا ہوں۔[6]

لوگوں میں ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جب کسی کو دنیاوی اعتبار سے خوشحالی میسر ہو، کاروبار اچھا چل رہا ہو تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ پاک مجھ سے راضی ہے جبکہ اگر کوئی تکلیف و پریشانی آجائے تو یہ سمجھ جاتا ہے کہ اللہ ہم سے ناراض ہے، اگرچہ ایسا ممکن ہے مگر ضروری نہیں، اس کا اُلٹ بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس پر اس کی دنیا تنگ اور اس کے دنیوی مشاغل کم کر دیتا ہے اور فرماتا ہے: میری بارگاہ سے دور نہ ہونا۔ چنانچہ، بندہ اس کی عبادت کے لئے فارغ ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے سامنے دنیا پھیلا دیتا ہے اور فرماتا ہے: مجھ سے دور ہو جا، میں تجھے اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں۔ چنانچہ تم ایسے شخص کو دیکھو گے کہ اس کا دل کسی زمین اور کسی تجارت میں پھنسا ہو گا۔[7]

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! تنگیوں، پریشانیوں اور تکلیفوں کی صورت میں دل چھوٹا کرنے اور حوصلہ ہارنے کے بجائے سچے دل سے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں رجوع کیجئے پھر جو بن پڑے تدابیر اختیار کیجئے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ایک مکتوب میں فرمایا: ہم "مصلحتوں" کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، "بڑوں" کی خوشامدیں کرتے نہیں تھکتے مگر سب سے بڑے اور حقیقی کارساز، ربِّ بے نیاز کی بارگاہ میں دل کی تہہ گہرائیوں کے ساتھ رُجوع لانے میں کوتاہی کر جاتے ہیں حالانکہ دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ سخت حاجت کے وقت ذمہ داران مل کر "ختمِ غوثیہ" وغیرہ پڑھ لیں، "صلوٰۃُ الاسرار" شریف کا سلسلہ شروع ہو جائے، نمازِ حاجت کی ترکیب ہو۔[8]

اللہ پاک ہمیں اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو درست کرنے، ہر حال میں اس کا شکر بجالانے اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النّبیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1)پ 24، ... (2) 154 ... توبہ ... (3) ... 89 ... (4) پ 26 ... (5) بخاری، 4/541، حدیث: 7405 (6) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 7/313 (7) ... [illegible]

دورِ جدید کے چیلنجز کے لئے دینِ اسلام کے اصول و قواعد کافی ہیں یا نہیں؟ (قسط 01)

مفتی محمد قاسم عطاری*

قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ اللہ نے ہر انسان میں خیر و شر کا شعور پیدا کیا ہے۔(پ30، الشمس:7، 8) اسی خیر و شر میں مقابلہ کرتے ہوئے انسان نے خیر اختیار کرنی اور شر چھوڑنا ہوتا ہے اور یہی مقابلہ انسان کی آخرت کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ کرے گا لیکن جدید سائنس کی وجہ سے ایک سوال یہ کھڑا ہو گیا ہے کہ اگر انسان میں خیر کا شعور ہی ختم ہو جائے اور صرف شر کی سوچ اور صلاحیت باقی رہ جائے تو اس سے خدائی بارگاہ میں باز پرس کیسے ہو گی جبکہ خیر اس کے اختیار ہی میں نہیں تھا۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ 1970ء کی دہائی سے جینز کی انجینئرنگ (Genetic Engineering) کا دور شروع ہوا، جو موجودہ زمانے میں ایک عملی حقیقت میں ڈھل چکا، جیسے اسی ٹیکنالوجی سے ایک بھیڑ "ڈولی" تیار کی گئی اور اب بات کہیں آگے جا چکی ہے۔ اس کا نیا باب کرسپر (CRISPR) ٹیکنالوجی ہے۔ ہمارا رنگ، قد اور امراض سمیت بہت سے امور جینز کی صورت میں لکھے ہوئے ہیں لیکن آج انسان ڈی این اے میں کئی طرح کی تبدیلیوں پر قادر ہو چکا ہے۔ ڈی این اے کی تبدیلی کا مطلب شخصیت کی تبدیلی ہے۔ "کرسپر" ٹیکنالوجی کے تحت یہ ممکن ہے کہ انسانی جنین (embryo) کو تبدیل کر دیا جائے، جیسے دل کی بیماری کا سبب بننے والی جین کو ایک صحت مند جین سے تبدیل کر دیا جائے۔

انسانی احساسات و جذبات کا تعلق بھی، سائنس کی رُو سے جینز ہی سے ہے اور اسے بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے، چنانچہ ایک تجربے میں مادہ چوہوں سے "ممتا" کا جذبہ پیدا کرنے والا جین نکال دیا گیا جس کے بعد ان ماداؤں نے اپنے بچوں کے بارے میں کسی ایسے جذبے کا اظہار نہیں کیا جو ماں کے ساتھ خاص ہے۔ یہ تجربہ ابھی انسانوں پر نہیں ہوا لیکن کسی وقت ہو سکتا ہے اور اس سے مرضی کے انسان اور مرضی کے خواص تیار کئے جا سکتے ہیں، مثلاً ان سے رحم دلی کا جذبہ چھین کر نکال دیا جائے اور وہ صرف جنگجو رہ جائیں جنہیں انسانی جان لینے میں کوئی عار نہ ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ مستقبل میں اگر خیر و شر کے اس شعور سے خالی انسان پیدا ہوئے تو ان انسانوں کو دینی احکام کا پابند کس بنیاد پر کیا جائے گا اور ایسوں سے قیامت کی جواب دہی کیسے ہو گی؟ جبکہ ان میں وہ شعور ہی تبدیل ہو گیا ہو، جس پر جواب دہی کی بنیاد ہے؟ لگتا ہے کہ مسلمانوں کا پرانا علم الکلام اس کا جواب دینے پر قادر نہیں اور اب مسلمانوں کو عقائد کے باب میں نیا علم ایجاد کرنا پڑے گا۔

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari

سوال اور پوری صورتِ حال کا جواب: اس سوال اور پوری صورتِ حال کا جواب یہ ہے کہ پرانا علمُ الکلام اس صورت کا جواب دینے کی سو فیصد صلاحیت رکھتا ہے اور یہ کوئی ایسی مشکل صورتِ حال نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ذہن میں رکھیں کہ شرعی اعتبار سے ایسی غلط تبدیلیاں حرام ہیں جو ظلم و شر کو فروغ دینے کیلئے ہوں، لیکن قطعِ نظر اس حکم کے، اگر ایسی صورتحال پیش آجائے تو کیا ہوگا؟ تو جواب یہ ہے کہ دینِ اسلام کے اصول اس طرح کے تمام معاملات کے متعلق بہت واضح ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی تخلیق کا مقصد انسان کی آزمائش و امتحان بیان فرمایا کہ کون اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوتا اور اچھے اعمال کرتا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے: ﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ترجمہ: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔ (پ29، الملک: 2)

اس امتحان میں کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے ہدایت کی راہیں کشادہ فرمادیں، یعنی اسے خیر و شر اور سعادت و شقاوت کے راستے بتادیئے اور اسے یہ طاقت بھی عطا فرمادی کہ وہ خیر و شر میں اپنی مرضی سے جو چاہے، اختیار کرلے، لیکن ساتھ میں یہ حکم بھی دے دیا کہ نیکی کا راستہ اپنانا اور برائی سے بچنا ہے۔

قرآن پاک میں فرمایا: ﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا(۲) اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا(۳)﴾ ترجمہ: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔ (پ29، الدھر: 2، 3) ایک اور مقام پر خیر و شر کے راستے بتادینے کے متعلق یوں فرمایا: ﴿وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا(۷) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا(۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا(۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا(۱۰)﴾ ترجمہ: اور جان کی (قسم) اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔ جس نے نفس کو پاک کرلیا، وہ یقیناً کامیاب ہوگیا اور جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا، بے شک وہ ناکام ہوگیا۔ (پ30، الشمس: 7تا10)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے: "قال ابن عباس: بین لها الخیر والشر، وعنه علمها الطاعة والمعصیة، وعنه عرفها ما تاتی وما تتقی" ترجمہ: ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے خیر اور شر واضح فرمادیئے ہیں اور اسے نیکی اور بدی کا علم دے دیا ہے اور انسان کو پہچان کروادی کہ اس نے کیا کرنا ہے اور کس چیز سے بچنا ہے۔ (تفسیر خازن، الشمس، تحت الآیۃ: 8، 4/ 43)

نبیوں کی تشریف آوری اور آسمانی کتابوں کا نزول لوگوں کی ہدایت ہی کے لئے تھی اور ہدایت کو کماحقہ اپنانے اور خدا کی پوری پوری بندگی و اطاعت کیلئے اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام نازل فرمائے لیکن جتنے بھی احکام نازل فرمائے گئے، ان میں سے کسی بھی جگہ کسی شخص کو ایسا حکم نہیں دیا جو اس کی استطاعت و طاقت سے باہر ہو بلکہ سنتِ الٰہیہ یہی جاری رہی ہے کہ اگر کوئی حکم کسی مخصوص فرد یا طبقے کی دسترس میں نہ ہو تو اس کیلئے وہ حکم ہوتا ہی نہیں بلکہ وہ اس شرعی حکم سے مستثنیٰ ہوتا ہے، جیسے غریب شخص پر زکوٰۃ نہیں ہے، حج کی استطاعت نہ رکھنے والے پر حج فرض نہیں ہے، ایسا بیمار شخص جو کھڑا ہونے پر قادر نہیں اس پر نماز میں قیام فرض نہیں ہے، اندھے پر جماعت فرض نہیں ہے اور اگر کوئی معذور ہو تو اس پر جہاد فرض نہیں ہے الغرض جتنے بھی احکام ہیں وہ سب ان افراد کے لئے ہیں جو اس حکم کی طاقت رکھتے ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور قرآن پاک میں اسی اصول کو بہت وضاحت سے یوں بیان کیا گیا ہے کہ ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی

بوجھ ڈالتا ہے۔(پ3، البقرۃ:286)

مزید یہ کہ شرعی احکام کے لئے کچھ خاص اسباب و محل ہیں اگر وہ اسباب و محل نہ پائے جائیں، تو اس حکم پر عمل بھی لازم نہیں ہوتا۔ جیسے مخصوص اعضاء کو دھونے کا نام وضو ہے، لیکن اگر کسی کا وہ عضو مثلاً پاؤں ہی موجود نہ ہو تو اس پر وہ حصہ دھونا بھی فرض نہیں رہے گا کہ اس کا محل ہی موجود نہیں ہے یا عضو تو موجود ہے مگر وہ اس قابل نہیں کہ اسے دھویا جاسکے کہ اس پر زخم وغیرہ ہے تو بھی اس جگہ کو دھونا لازم نہیں ہوگا کہ اب دھونے کا حکم دینے میں ضرر و مشقت ہے۔

اسی طرح نماز کے لئے وقت شرط ہے اگر وقت شروع نہ ہو تو اس وقت تک نماز بھی لازم نہیں ہوتی، کیونکہ اس کا سبب ہی نہیں پایا گیا۔ اسی طرح نماز کیلئے طہارت (پاکی) شرط ہے، لیکن وہ ناپاکی جو عورت کے اختیار میں نہیں ہوتی، اگر ناپاکی کے وہ مخصوص دن آجائیں تو اس پر بھی نماز لازم نہیں ہوتی۔ بلکہ جو افراد مکلف ہوں ان میں بھی اگر دینی احکام پر عمل کرنے میں کوئی وقتی مجبوری کی صورت ہو تو اس کی رخصت بھی شریعت میں موجود ہوتی ہے، جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، سفر میں نماز میں کچھ مشکل ہوتی ہے، اس لئے چار رکعت والی نماز میں مسافر کو کچھ تخفیف دی گئی ہے، اسی طرح اگر مسافر ابھی روزہ نہیں رکھ سکتا تو فی الحال چھوڑ دے اور مقیم ہو کر اس کی قضا کرلے، اسی طرح شدید بیمار کو بھی رخصت ہے کہ وہ بعد میں روزہ رکھ لے، حتی کہ جو بوڑھا کمزور روزے کی طاقت نہیں رکھتا، اسے فدیہ دینے کی بھی اجازت ہے غرض دین میں کوئی ناقابلِ برداشت تنگی نہیں ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍؕ﴾ ترجمہ: اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔ (پ17، الحج:78)

اس آیت کے تحت امام ابو بکر احمد بن علی رازی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ "احکام القرآن للجصاص" میں فرماتے ہیں: "قال ابن عباس من ضیق وکذلک قال مجاھد ویحتج بہ فی کل ما اختلف فیہ من الحوادث ان ما ادی الی الضیق فھو منفی وما اوجب التوسعة فھو اولی وقد قیل وما جعل علیکم فی الدین من حرج انه من ضیق لا مخرج منه" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حرج کا مطلب ہے تنگی اور اسی طرح حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس آیت کریمہ سے مختلف صورتوں میں یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جو حکم تنگی پیدا کرے، اس کا وجود نہیں اور جو گنجائش اور آسانی پیدا کرے تو وہی بہتر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت کریمہ کا مطلب ہے کہ دین میں کوئی ایسی تنگی نہیں، جس سے چھٹکارے کا راستہ نہ ہو۔ (احکام القرآن للجصاص، الحج، تحت الآیۃ:78، 5/90)

قرآن و حدیث کی ان ہی تعلیمات کے پیشِ نظر فقہاء نے ایک قاعدہ ذکر کیا ہے کہ "المشقة تجلب التیسیر" مشقت (حکم میں) آسانی پیدا کر دیتی ہے۔ یہ قاعدہ فقہائے کرام نے بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے مثلاً یہ کہ اگر افعال سر انجام دینے میں قابلِ اعتبار رکاوٹیں پیدا ہو جائیں جیسے بیماری، بھول جانا، بے ہوشی، حیض، سخت مجبوری (یعنی اضطرار)، نشہ اور پاگل پن، تو از روئے شرع ایسے افراد بہت سے احکام و عبادات میں مجبوری کی وجہ سے مستثنیٰ شمار کئے جائیں گے اور ان پر وہ شرعی احکام نافذ نہیں ہوں گے جو ایک صحیح آدمی پر لاگو ہوتے ہیں۔

فقہاء نے اس قسم کے اسباب کو "عوارضِ سماویہ" کا نام دیا ہے، اسلامی فقہ کا ضابطہ عدمِ تکلیف اسی بنیاد پر قائم ہے کہ عدمِ تکلیف مالا یطاق یعنی جہاں طاقت نہ ہو تو وہاں ذمہ داری اور اس کے متعلق سوال نہیں ہوگا اور اسی کے ساتھ یہ قاعدہ بھی ہے: "اذا ضاق الامر اتسع" یعنی جہاں حکم (کی ادائیگی) میں تنگی ہو وہاں وسعت پیدا ہو جائے گی۔

اور ان قواعد کی اصل قرآنِ پاک میں ہے: ﴿یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘﴾ ترجمہ: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (پ2، البقرۃ:185)

عطائیں میرے حضور کی

مولانا ابو محسن عطاری مدنی*

گزشتہ ماہ کے مضمون میں آپ نے پڑھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قاسمِ نعمت اور صاحبِ جود و سخاوت ہونے کے موضوع کو چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن میں سے دو حصے "① حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خزائنِ الٰہیہ کے مالک اور مختارِ کل ہیں ② سائل کو منع نہ فرمانا" مختصر طور پر پیش کئے گئے۔ بقیہ دو حصے "③ بے حساب عطائیں فرمانا ④ اپنے پاس جمع نہ رکھنا" کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

③ بے حساب عطائیں فرمانا

حضور نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ جود و سخاوت کا بیان اتنا وسیع و کثیر ہے کہ اس پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ذاتِ باری تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ اور بے لوث بے حد عطا فرمانے والی ذات صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کی شانِ سخاوت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا جب رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جبریل امین علیہ السّلام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، جبریل امین علیہ السّلام (رمضان المبارک کی) ہر رات میں حاضر ہوتے اور رسولِ کریم، رءوف رحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے ساتھ قراٰنِ عظیم کا دور فرماتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔[1]

آپ کی بے حساب عطاؤں کا ظہور کبھی یوں بھی ہوتا کہ غیر مسلم کو بھی سوال پر بے حساب نواز دیتے چنانچہ

حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے (اسلام لانے سے پہلے غزوہ حنین کے موقع پر) بکریوں کا سوال کیا، جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بھرا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہ سب ان کو دے دیں۔ انہوں نے اپنی قوم میں جا کر کہا: اے میری قوم! تم اسلام لے آؤ! اللہ پاک کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ایسی سخاوت فرماتے ہیں کہ فقر (محتاجی) کا خوف نہیں رہتا۔[2]

مزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حنین کے دن مجھے مال عطا فرمانے لگے، حالانکہ آپ میری نظر میں مبغوض ترین تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے عطا فرماتے رہے، یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین ہو گئے۔[3]

غزوۂ حنین میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس قدر کثرت سے سخاوت فرمائی جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بہت سوں کو 100، 100 اونٹ عطا فرمائے۔[4]

حضور سیدی اعلیٰ حضرت یومِ حنین کی سخاوت کے بارے میں فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یک اس دن کی عطا تھی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بادشاہوں کی عمر بھر کی داد و دہش (یعنی سخاوت و بخشش) سے زائد تھی، جنگل غنائم (یعنی بکریوں وغیرہ) سے بھرے ہوئے ہیں اور حضور عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حضور پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب سب اَموال تقسیم ہو لئے ایک اعرابی (یعنی عرب کے دیہات میں رہنے والے) نے ردائے مبارک (یعنی چادر مبارک) بدن اقدس پر سے کھینچ لی کہ شانہ و پشت مبارک پر اس کا نشان بن گیا، اس پر اتنا فرمایا: اے لوگو! جلدی نہ کرو، واللہ کہ تم مجھ کو کسی وقت بخیل نہ پاؤ گے۔[5]

کبھی تو ایسا بھی ہوا کہ اپنے بدن مبارک پر پہنا ہوا کپڑا بھی عطا فرما دیا جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی، اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے، میں آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ضرورت تھی، اس لئے آپ نے وہ چادر لے لی، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری طرف نکلے اور اسی چادر کو بطور تہبند باندھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر عرض کی: کیا اچھی چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! کچھ دیر کے بعد آپ مجلس سے اٹھ گئے، پھر واپس تشریف لائے اور وہ چادر لپیٹ کر اس صحابی کے پاس بھیج دی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے صرف اس لئے سوال کیا کہ جس دن میں مر جاؤں یہ چادر (بطورِ تبرک) میرا کفن بنے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چادر اس کا کفن بنی۔[6]

عطائے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعض نظارے ایسے بھی تھے کہ کسی سے اس کی چیز خرید کر اسی کو یا اس کے گھرانے کے کسی دوسرے فرد کو عطا فرما دیتے جیسا کہ غزوۂ "ذات الرقاع" سے واپسی کا سفر جاری تھا، حضرت جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کا اونٹ کافی لاغر اور کمزور تھا، بار بار لشکر سے پیچھے رہ جاتا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اونٹ کی یہ حالت دیکھی تو اسے ایک لکڑی ماری، وہ اونٹ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ اب دوسرے صحابۂ کرام کی اچھی اچھی سانڈنیوں سے بھی آگے نکل جاتا تھا، حضرت جابر اونٹ کی رفتار کم کرتے ہوئے حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے برابر میں حاضر ہوئے اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے باتیں کرتے کرتے چلنے لگے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے جابر! تم یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بلامعاوضہ تحفۃً پیش کرنا چاہا لیکن سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قیمتاً خریدا اور ایک اوقیہ سونا قیمت ٹھہری۔ مدینہ شریف پہنچنے کے بعد اگلے دن حضرت جابر اونٹ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے لائے اور مسجد نبوی شریف کے باہر باندھ دیا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ حضرت جابر کا ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو بلایا اور فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے اونٹ کو لے جاؤ یہ تیرا ہی ہے اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جابر کو لیجا کر اسے ایک اوقیہ دے دو، حضرت بلال نے انہیں اونٹ کی قیمت میں ایک اوقیہ اور کچھ زیادہ مال دے دیا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! وہ جب تک میرے پاس رہا میرا مال بڑھتا ہی رہا۔[7]

اسی طرح ایک موقع پر امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا اور انہیں کے لختِ جگر حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ہبہ فرما دیا۔[8]

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

[illegible]

(1) بخاری، 1/9، حدیث: 6 (2) مسلم، ص973، حدیث: 6021، شرح النووی [illegible] 257 (3) [illegible] 2/147، حدیث: [illegible] (4) بخاری، 3/118، حدیث: 4336 (5) ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 22[illegible] 260، حدیث: 2821 ملتقطاً (6) بخاری، 4/54، حدیث: 5810 [illegible] 394 ملتقطاً (8) [illegible] 2/23، حدیث: 2115

(دوسری اور آخری قسط)

فرشتوں کے سردار کو اصل شکل میں دیکھا

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ربّ سے ملنے والی خصوصی شانوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرشتوں کے سردار حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو 2 مرتبہ ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمایا۔[1]

اس شانِ مصطفےٰ کے تحت کچھ باتیں گزشتہ قسط میں عرض کی گئی تھیں، کچھ مزید ملاحظہ فرمائیے:

فرشتوں کو اصلی صورت میں دیکھنا: شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے پیارے نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم سمیت کوئی انسان فرشتوں کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھ سکتا، اگر دیکھ لے تو اسی وقت مر جاتا ہے۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ان کی اصلی صورت میں 2 مرتبہ ملاحظہ فرمایا: ایک بار پہلی وحی نازل ہونے کے بعد مکۂ مکرمہ کے ایک قریبی پہاڑ پر جبکہ دوسری مرتبہ شبِ معراج سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے قریب۔ البتہ فرشتے جب انسان وغیرہ کی صورت اختیار کرکے آئیں تو اس وقت انسانوں میں سے خاص حضرات جیسے انبیا، صحابہ، اولیا اور صالحین انہیں دیکھ سکتے ہیں۔[2]

بارگاہِ رسالت میں حاضری کی تعداد: حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس 12 مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السّلام کے پاس 4 مرتبہ، حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس 50 مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس 42 مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس 400 مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس 10 مرتبہ حاضر ہوئے جبکہ سردارِ انبیا، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں 24 ہزار مرتبہ حاضری دی۔[3]

حاضری کی کثرت کا سبب: اے عاشقانِ رسول! حضرت جبرائیل علیہ السّلام سمیت تمام فرشتے اللہ پاک کے حکم سے ہی نازل ہوتے ہیں، جیسا کہ ایک موقع پر جبریلِ امین نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا تھا جسے قرآنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ﴾ (پ16، مریم: 64) ترجمۂ کنزالعرفان: اور ہم فرشتے صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔[4]

حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام کی بارگاہِ رسالت میں 24 ہزار مرتبہ حاضری یقیناً اپنے پاک پروردگار کے حکم سے ہی تھی لیکن بعض عاشقانِ رسول نے حاضری کی اس کثرت کا نہایت ایمان افروز اور عشق و محبت سے بھرپور مقصد بیان فرمایا ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مداحُ الحبیب مولانا جمیلُ الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نہ تھا بس سدرہ پہ جبریل کا بس
گوارا تھی ان کو فرقت نبی کی[5]

جبریلِ امین کی تلاش: جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: میں نے مشرق و مغرب ساری زمین میں تلاش کر لیا لیکن نہ تو محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے افضل کوئی انسان پایا اور نہ ہی مجھے بنو ہاشم سے بہتر کوئی خاندان نظر آیا۔[6]

بُرے خاتمے کا خوف دور ہو گیا: رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جبرائیل علیہ السّلام سے پوچھا: هَلْ اَصَابَكَ مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَةِ شَیْءٌ یعنی ہماری رحمت سے تمہیں بھی کچھ حصہ ملا ہے؟ جبریلِ امین نے عرض کیا: جی ہاں، پہلے مجھے برے خاتمے کا خوف رہتا تھا، پھر

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

جب (آپ پر نازل ہونے والے قرآنِ کریم میں) اللہ پاک نے ان الفاظ سے میری تعریف فرمائی: ﴿ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ﴾ (ترجمۂ کنز العرفان: جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔)[7] تو مجھے امان حاصل ہو گئی۔[8]

حاجتِ جبرائیل علیہ السّلام: معراج کی رات جب حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی پر رُک گئے اور مزید آگے جانے سے معذرت کی تو معراج کے دولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جِبْرِیْلُ! هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ؟ یعنی اے جبریل! کیا تمہاری کوئی حاجت ہے (جسے میں اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کروں)؟ جبریلِ امین عرض گزار ہوئے: سَلِ اللهَ لِیْ اَنْ اَبْسُطَ جَنَاحِیْ عَلَی الصِّرَاطِ لِاُمَّتِكَ حَتّٰی یَجُوْزُوْا عَلَیْهِ یعنی اللہ پاک سے میرے لئے سوال کیجئے کہ میں آپ کی امت کے لئے پُل صراط پر اپنا پَر بچھادوں تاکہ وہ اس پر سے گزر کر پُل صراط پار کریں۔[9]

سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری عین شریعت کے مطابق اور قرآن و حدیث کی ترجمانی پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس روایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

اہلِ صراط رُوحِ امیں کو خبر کریں

جاتی ہے اُمّتِ نبوی فرش پر کریں[10]

ایک اور مقام پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

پُل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو

جبریل پر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو[11]

حاجتِ جبرائیل کہاں ہے؟ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب اللہ پاک کا خاص قرب اور نزدیکی حاصل ہوئی تو اللہ کریم نے اپنی بارگاہ کی عظمت و ہیبت اور اپنے خطاب کی لذت کے ذریعے آپ کو حاجتِ جبریل بھلا دی اور پھر آپ پر فضل و کرم فرماتے ہوئے فرمایا: وَاَیْنَ حَاجَةُ جِبْرِیْلَ یعنی جبریلِ امین کی حاجت کہاں ہے؟ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عرض گزار ہوئے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ یعنی اے اللہ! تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے محمد! میں نے جبریلِ امین کی درخواست کو قبول کر لیا ہے لیکن یہ اس کے حق میں قبول ہے جو آپ سے محبت کرے اور آپ کی صحبت اختیار کرے۔[12]

عاملِ سنّت کی خوش نصیبی: سیرتِ حلبیہ کے مصنف حضرت علامہ نورُ الدّین علی بن ابراہیم شافعی حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ پاک کے فرمان مَنْ صَحِبَكَ یعنی جو تمہاری صحبت اختیار کرے، اس سے مراد غالباً یہ ہے کہ جو آپ کے دین کی اتباع کرے اور آپ کی سنّتوں کا عامل ہو۔ جبریلِ امین علیہ السّلام کی یہ خواہش کہ میں آپ کی اُمّت کے لئے پُل صراط پر اپنا پَر بچھانا چاہتا ہوں، اس میں اُمّت سے مراد ایسے ہی خوش نصیب مسلمان ہیں جو سنّتوں کے عامل ہوں۔[13]

دشمنِ صحابہ کی محرومی: اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے حضرت جبریل علیہ السّلام کی حاجت کو پورا کرتے ہوئے انہیں اُمّتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں سے خاص افراد یعنی تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے والوں کے لئے پُل صراط پر اپنا پَر بچھانے کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ اعزاز اس شخص کو حاصل نہیں ہو گا جو اپنے ایمان کو اللہ پاک کی اطاعت میں کوتاہی یا اس کی نافرمانی سے آلودہ کرے، مثلاً وہ شخص جو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میں سے کسی کے ساتھ بغض اور دشمنی رکھے۔[14]

اللہ کریم ہمیں تمام صحابۂ کرام و اہلِ بیتِ اطہار علیہمُ الرّضوان کی سچی محبت اور ادب نصیب فرمائے اور روزِ قیامت مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے خیر و عافیت کے ساتھ پُل صراط سے گزرنے میں کامیاب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رضاؔ پُل سے اب وجد کرتے گزریے

کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد[15]

---

(1) زرقانی علی المواہب، 1/108 (2) شعب الایمان، 2/54 ... ص9 (3) ارشاد الساری، 1/101، تحت الحدیث: 2 (4) پ16، مریم: 64 (5) اقبال بخشش، ص315 (6) کنز العمال، 6/184، جز: 11، حدیث: 31910 (7) پ30، التکویر: 20 (8) الشفا، 1/17، نسیم الریاض، 1/178 (9) سیرت حلبیہ، 1/565، زرقانی علی المواہب، 8/195 (10) حدائق بخشش، ص98 (11) حدائق بخشش، ص130 (12) مواہب لدنیہ، 2/382، زرقانی علی المواہب، 8/198 (13) سیرت حلبیہ، 1/567 (14) زرقانی علی المواہب، 8/198 (15) حدائق بخشش، ص66۔

دِلوں پر حکمرانی کا نسخہ

مولانا سید سمر الہدیٰ یمنی*

ایک سید زادے نے علمِ دین کے حصول کے لئے ملکِ یمن کے سفر کا ارادہ کیا۔ مقصدِ سفر میں کامیابی کے لئے اساتذہ اور بزرگوں سے دعاؤں اور نصیحتوں کے لئے عرض گزاری بھی کی، اس موقع پر انہوں نے شفقتوں اور دعاؤں سے نوازا اور طلبِ علم میں اخلاصِ نیت، محنت کے ساتھ باادب اور باعمل بنے رہنے کی نصیحت فرمائی، ایک استاد صاحب نے بڑی منفرد نصیحت فرمائی جو سید صاحب کے دل پر نقش ہوگئی، وہ اگرچہ بہت مختصر الفاظ تھے لیکن جامعیت ایسی کہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا اکسیر، وہ الفاظ تھے "زبانِ شیریں ملک گیری"۔

سید صاحب نے جب اس نصیحت پر عمل کیا تو واقعی اسے دلوں پر حکمرانی کا گُر پایا، یہ شیریں گفتاری اور اچھے اخلاق کی تاثیر تھی کہ وہاں مشائخِ عظام اور طلبۂ کرام نے انہیں محبتوں سے نوازا اور دو سال کے بعد جب وطن واپسی کا ارادہ کیا تو ان کے کئی پاکستانی، ہندی، یمنی، صومالی، انڈونیشی، تنزانی دوستوں نے اشکبار آنکھوں سے رخصت کیا۔ وطن پہنچنے کے بعد یہاں بھی اپنے دوست احباب اور بالخصوص گھر والوں میں اس کے فوائد سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اسلام نے حُسنِ اخلاق اور میٹھی زبان کے استعمال کو بہت اہمیت دی ہے، یوں کہہ لیجئے کہ زبان کی اصلاح و درستی اسلام کی روشن تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندۂ مؤمن کے میزانِ عمل میں حسنِ اخلاق سے وزنی کوئی عمل نہ ہوگا۔[1] ایک اور موقع پر فرمایا: بہترین مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔[2]

یاد رکھئے! حُسنِ اخلاق کا مفہوم بہت وسیع ہے اس میں شرم و حیا، صدق و سچائی، عفو و درگزر، تحمّل و برداشت، عاجزی و انکساری، عدل و انصاف، امانت داری وغیرہ شامل ہیں لیکن ان تمام اوصاف میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل مہذب، میٹھی اور نرم گفتگو ہے کیوں کہ حسنِ اخلاق کے اکثر اجزا کا ظہور زبان سے ہی ہوتا ہے یعنی زبان درست ہوگی تو سچ بولے گا، عفو و درگزر کرے گا، معاملات میں عدل و انصاف کرے گا اور رازوں کی پاسداری بھی کرے گا، غرض کہ زبان درست ہو جائے تو انسان اخلاقی بلندیوں کو چھو جاتا ہے اور اگر اعتدال سے ہٹ جائے تو اخلاقی پستی انسان کا مقدر بن جاتی ہے۔ اصلاحِ زبان کی اہمیت کا اندازہ اللہ پاک کے اسلوبِ کلام سے بھی

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب ایمان والوں کو ڈرنے کا حکم دیا تو ساتھ ہی زبان کی اصلاح کا حکم بھی صادر فرمایا، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔[3] اللہ پاک نے اس آیتِ مبارکہ میں گویا اس سوال کا جواب عطا فرمایا کہ "کہنا کیا ہے؟" جب کہ ایک آیت میں یہ بھی بیان فرمادیا کہ "کہنا کیسے ہے؟" چنانچہ اللہ ربُّ العزت کا فرمان ہے: ﴿ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔[4] یہ دونوں آیات ہمیں سکھا رہی ہیں کہ زبان سے ادا ہونے والے الفاظ جھوٹ اور نفاق وغیرہ کی وجہ سے ڈگمگاتے رہے ہوں اور سیدھی بات کو پیش کرنے میں "حُسن اور خوب صورتی" کا خیال بھی لازمی رکھا جائے۔

اچھی گفتگو کے اثرات

اچھی گفتگو کے فوائد و مثبت اثرات بہت زیادہ ہیں، یہ ظاہری شخصیت اور جسمانی اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جیسا کہ حضرت یونُس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کی زبان درستی پر قائم رہتی ہے تم اس کا اثر اس کے ہر عمل میں دیکھو گے۔[5]

اچھی گفتگو کے چند اثرات ملاحظہ کیجئے:

● اچھی گفتگو کا ایمان سے بڑا گہرا تعلق ہے کیوں کہ بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل ٹھیک نہ ہو جائے اور اس کا دل اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی زبان دُرست نہ ہو جائے۔[6]

● اچھے کلمات ایمان کا تقاضا بھی ہیں، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔[7]

● اچھی گفتگو دلوں کو جوڑنے، لوگوں کی اصلاح کرنے، غم و غصہ کو دور کرنے اور سعادت مندی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

● پاکیزہ گفتگو شیطان کے خلاف بہترین مددگار ہے، اگر اہلِ ایمان دورانِ گفتگو شائستہ کلام کا اہتمام نہ کریں تو شیطان ان کے درمیان دشمنی اور بغض و حسد پیدا کردے گا۔

جیسے اچھی گفتگو کے فوائد ہیں ایسے ہی فضول و بری گفتگو کے منفی اثرات و آفات بھی ہیں، اسی حقیقت کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یوں بیان فرمایا: آدمی جب صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہنا کیوں کہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔[8]

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے دل میں سختی، بدن میں کمزوری اور رزق میں تنگی دیکھو تو جان لو کہ تم نے ضرور کوئی فضول بات منہ سے نکالی ہے۔[9]

لہٰذا جو لوگ جھوٹ، غیبت، چغلی، فحش گوئی اور چاپلوسی سے اپنی زبانیں آلودہ نہیں کرتے اور ہمیشہ حق و سچ بات مہذب اور میٹھے انداز میں کرتے ہیں تو ان کی شخصیت نکھر جاتی ہے، دل کی سختی اور رزق کی تنگی جیسی آفات سے بچ لیے جاتے ہیں پھر مزید اللہ پاک کا یہ انعام بھی ہوتا ہے: ﴿ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ-وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔[10]

اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ بامقصد و شائستہ گفتگو کرنے والا بنائے اور ہمیں زبانِ شیریں ملک گیری کا عملی نمونہ بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1) الادب المفرد، ص91، حدیث: 273 (2) الترغیب والترہیب، 3/275، حدیث: 27 (3) پ22، الاحزاب: 70 (4) پ1، البقرۃ: 83 (5) احیاء العلوم، 3/137 (6) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 7/31، رقم: 9 (7) بخاری، 4/105، حدیث: 6019 (8) ترمذی، 4/183، حدیث: 2415 (9) منہاج العابدین، ص64، 65 (10) پ22، الاحزاب: 71۔

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

نفع کی شرح طے کئے بغیر انویسٹمنٹ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے کسی کو دو لاکھ روپے دیئے ہوئے ہیں وہ مجھے کبھی چالیس ہزار روپے اور کبھی پچاس ہزار روپے نفع دیتا ہے کیا یہ سود ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر اس ڈیل کی حقیقت یہ ہو کہ جو دو لاکھ روپے آپ نے دیئے ہیں وہ اس پر بطورِ قرض برقرار رہیں گے اور اس پر یہ نفع آپ کو ملتا رہے گا اور جب رقم لینا ہو تو مکمل رقم واپس مل جائے گی تو یہ سود کی صورت بنے گی۔ اگرچہ یہ رقم انویسٹمنٹ کے نام پر دی جائے، اگرچہ فکس نفع سے بچنے کے لئے ماہانہ نفع کبھی کبھی کم زیادہ کرلیا جائے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "العبرة فی العقود للمعانی لا للالفاظ" ترجمہ: عقود میں معانی کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ کا نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، 3/2)

کاروبار کیسے انویسٹمنٹ ہو تو شراکت کے بنیادی اصولوں کے تحت رقم لے کر لگائی جاتی ہے، فریقین اپنے اپنے راس المال (Capital) کا تعین کرتے ہیں، کام شروع ہونے پر حساب کتاب رکھتے ہیں، نفع و نقصان کے تحت شراکت چلتی ہے، نقصان ہو تو شریک نقصان میں حصہ دار ہوتا ہے، مزید بھی کئی شرائط ہیں جو پوری کی جاتی ہیں لیکن جب ان چیزوں سے غرض نہیں ہے تو ہم یہی کہیں گے کہ یہ شراکت اور کاروبار کا معاہدہ نہیں بلکہ قرض لے کر نفع دینے کا معاہدہ ہے اور ناجائز ہے۔

فتح القدیر میں ہے: "فساد لا یخرج العقد المسمٰی فیکون اشتراط جمیع الربح لاحدھما علی ذلک التقدیر اشتراطہ لاحدھما یخرج العقد من الشرکة الی قرض او بضاعة" ترجمہ: ہو سکتا ہے کہ جتنا نفع ایک کے لئے مقرر کیا ہے کل نفع اتنا ہی ہو، اس صورت میں یہ سارا نفع ایک شریک کے لئے مقرر کرنا ہوگا اور یہ عقد شرکت سے نکل کر قرض یا بضاعت میں چلا جائے گا۔ (فتح القدیر، 5/402)

پوچھی گئی صورت میں جائز طریقے سے معاہدہ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ جس چیز کی دکان ہے اس میں اس سے کہیں کہ ایک آئٹم میں ہم کام کرتے ہیں میرے پیسے اور آپ کی محنت ہوگی اور نفع ہو تو ہر ایک اتنے اتنے فیصد نفع کا مالک ہوگا، فریقین باہمی رضامندی سے نفع میں جو چاہیں فیصد اپنے لئے مقرر کریں کوئی قید نہیں۔ ایک کی محنت اور دوسرے کے پیسے پر ہونے والا کام مضاربت کہلاتا ہے جس کے پیسے ہیں اس کو رب المال اور جس نے صرف کام کرنا ہے اسے مضارب کہتے ہیں۔ لہٰذا جب یہ عقد مضاربت کا ہو تو یہاں مضاربت کے اصول فالو کرنا ہوں گے۔ ایک آئٹم میں کیسے کام ہو سکتا ہے اس کی مثال یوں بنے گی کہ مثلاً اس کی کریانہ کی دکان ہے آپ اس کو رقم دے دیں اور کہیں کہ اس

* محققِ اہلِ سنت، دارالافتاء اہلِ سنت نور العرفان، کھارادر کراچی

رقم سے آنے کا کام کرو، اس کا الگ سے حساب کتاب رکھو کہ اتنا آیا، اتنے کا فروخت ہوا، اتنے اخراجات ہوئے اور اتنا نفع ہوا وغیر ذٰلک۔

واضح رہے کہ اگر اس میں نقصان ہوتا ہے تو وہ نقصان اولاً تو نفع سے پورا ہوگا اور اگر نفع سے بھی پورا نہ ہو تو پھر وہ نقصان آپ (رب المال) کو برداشت کرنا ہوگا۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "مال مضاربت سے جو کچھ ہلاک اور ضائع ہوگا وہ نفع کی طرف شمار ہوگا، راس المال میں نقصان کو نہیں شمار کیا جا سکتا۔ مثلاً سو روپے تھے تجارت میں بیس روپے کا نفع ہوا اور دس روپے ضائع ہوگئے تو یہ نفع میں سے منہا کئے جائیں گے یعنی اب دس ہی روپے نفع کے باقی ہیں، اگر نقصان اتنا ہوا کہ نفع اس کو پورا نہیں کر سکتا مثلاً بیس روپے نفع کے ہیں اور پچیس کا نقصان ہوا تو نقصان راس المال میں ہوگا۔ مضارب سے کل یا نصف نہیں لے سکتا کیونکہ وہ امین ہے اور امین پر ضمان نہیں اگرچہ وہ نقصان مضارب کے ہی فعل سے ہو۔ ہاں اگر جان بوجھ کر قصداً اس نے نقصان پہنچایا مثلاً شیشہ کی چیز قصداً پٹک دی اس صورت میں تاوان دینا ہوگا کہ اس کی اسے اجازت نہ تھی۔" (بہار شریعت، 3/19)

اسی طرح اگر ایک سے زیادہ آئٹمز میں یا پورے کام میں شراکت یا مضاربت کرنا چاہیں تو اس کا بھی طریقہ کار موجود ہے۔ لیکن اس کیلئے تمام تر شرعی تقاضے پورے کرتے ہوئے معاہدہ کرنا ضروری ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

غیر مسلم سے لاٹری خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خالص غیر مسلم کا بینک ہے جس میں کسی مسلمان کا حصہ نہیں ہے۔ اس بینک کی طرف سے ایک لاٹری ٹکٹ ہے، جو کاغذ کی صورت میں ہوتا ہے اس ٹکٹ پر ایک سیریل نمبر لکھا ہوتا ہے اور ایک مخصوص عرصے کے بعد کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی ہوتی ہے، جس کا سیریل نمبر نکل آیا اس کو بہت بڑی انعامی رقم ملتی ہے اور جن افراد کا سیریل نمبر نہیں نکلا، ان کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس بینک سے کسی مسلمان کا لاٹری خریدنا کیسا ہے؟ نیز اگر لاٹری خرید لی، تو اس رقم کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟ حلال ہے یا حرام؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: مذکورہ لاٹری خالص جوا ہے اور شرعی قوانین کے اعتبار سے جوا، ناجائز و حرام ہے۔ جس مسلمان نے اس میں حصہ لیا اس پر توبہ واجب ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ غیر مسلم کے ساتھ مسلمان کا اس طرح جوا کھیلنا، جس میں مسلمان کی رقم ضائع ہونے کا امکان ہے یا مسلمان کی رقم میں نقصان واقع ہوگا، جائز نہیں ہے، البتہ غیر مسلم کی طرف سے لاٹری میں جو رقم ملتی ہے وہ بغیر کسی دھوکے و فراڈ کے ہوتی ہے اور وہ اپنی رضامندی کے ساتھ دے رہا ہوتا ہے، لہٰذا وہ رقم حلال ہوگی، البتہ ایسی رقم کو بغیر جوئے کی رقم سمجھتے ہوئے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ لہٰذا بیان کردہ صورت میں خالص غیر مسلم بینک سے لاٹری خریدنا، جائز نہیں ہے اور خریدنے والے پر توبہ و استغفار لازم و ضروری ہوگا اور آئندہ اس طرح کی لاٹری خریدنے سے بچے، لیکن اس لاٹری سے ملنے والی رقم میں چونکہ دھوکا اور فراڈ شامل نہیں ہے اور اس میں غیر مسلم بینک اپنی رضامندی سے اضافی رقم دے رہا ہوتا ہے، لہٰذا یہ رقم حلال ہوگی۔

خالص کفار سے لاٹری خریدنے کے متعلق اور لاٹری سے حاصل شدہ رقم کے متعلق فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: "لاٹری ایک قسم کا جوا ہے اور جوا حرام ہے۔ جو شخص لاٹری کا ٹکٹ خریدے اس پر توبہ و استغفار لازم ہے، لیکن اگر کسی کو اس طرح کا روپیہ مل گیا ہو، تو حلال ہے" (فتاویٰ فیض الرسول، 2/399)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دستِ مبارک سے تحریر فرماتے جاتے، پھر رحمتِ عالم نے اپنے سر کا حلق کروایا تو میں نے حضرت سہیل کو موئے مبارک اٹھاتے اور انہیں اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔[13] **آبِ زم زم روانہ کیا:** ایک مرتبہ نبیِّ کریم نے آپ کو خط لکھا: میری تحریر تمہارے پاس صبح پہنچے تو رات سے پہلے یا رات کو پہنچے تو صبح سے پہلے آبِ زم زم میرے پاس بھیج دینا، تحریرِ مبارک ملتے ہی آپ دو مشکیزے نکالے پھر انہیں آبِ زم زم سے بھرا اور اونٹ پر رکھوا کر غلام کے ہاتھ روانہ کردیئے۔[14] **جوہرِ خطابت:** آپ کا شمار قریش کے معزز لوگوں اور بہترین خطیبوں میں ہوتا ہے[15] یہاں تک کہ جب بدری قیدیوں میں شامل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کے آگے کے دانت توڑ دیتا ہوں، یہ آپ کے خلاف کبھی خطیب بن کر کھڑا نہیں ہوگا، لیکن فرمانِ رسول ہوا: اسے یونہی رہنے دو، یہ عنقریب ایسے مقام پر کھڑا ہوگا کہ تم اس کی تعریف کروگے۔[16] **مقامِ تعریف:** جب 11 ہجری میں وفاتِ رسول کی خبر مکہ پہنچی تو وہاں کہرام مچ گیا، عرب کے بعض قبائل مرتد ہونے لگے تو آپ کھڑے ہوگئے اور ایک خطبہ دیا جس کے کچھ کلمات یہ ہیں: اے گروہِ قریش! تم آخر میں اسلام لانے والے اور سب سے پہلے مرتد مت ہونا، اللہ نے تم میں سب سے بہتر یعنی حضرت ابوبکر پر تم سب کو جمع کردیا ہے، میں نے جس کو مرتد ہوتے دیکھا اس کی گردن اڑادوں گا۔ اس خطبہ نے مکہ میں لوگوں کو دینِ اسلام پر ثابت قدم رکھا۔[17] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب آپ کا کلام پہنچا تو فرمانے لگے: یہی وہ مقامِ تعریف ہے جو رسول اللہ نے بتایا تھا۔[18] **اپنے اوپر غصہ کرو:** ایک مرتبہ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کچھ بدری صحابہ کے ساتھ قریش کے بعض سردار بھی موجود تھے، بدری صحابہ کو اندر بلوالیا گیا جبکہ قریش کے سردار باہر کھڑے رہ گئے، اس پر ایک سردار نے کہا: آج جو کچھ یہ ہوا ہے وہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ہماری طرف توجہ بھی نہ کی جائے دربار چھوڑ دیا جائے اور غلاموں کو اندر بلوالیا جائے۔ باہر کھڑے ہونے والے سرداروں میں حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، اس نازک موقع پر آپ فرمانے لگے: اے لوگو! میں تمہارے چہروں پر غصہ دیکھ رہا ہوں، اگر تمہیں غصہ کرنا ہے تو اپنے اوپر غصہ کرو، انہیں اور ہمیں دین کی دعوت دی گئی لیکن انہوں نے قبولِ اسلام میں جلدی کی اور تم نے سستی کی۔ اب تم جہاد کی طرف دیکھو اور اسے مضبوطی سے تھام لو شاید اللہ پاک تمہیں مرتبۂ شہادت عطا فرمادے۔[19] **شفاعت کی امید:** سن 12 ہجری جنگِ یمامہ میں آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ شہید ہوئے، حضرت ابوبکر صدیق نے تعزیت کی تو آپ نے عرض کی: فرمانِ مصطفےٰ ہے: "شہید اپنے گھر والوں میں سے 70 کی شفاعت کرے گا" میں امید کرتا ہوں کہ میرا بیٹا مجھ سے ہی ابتدا کرے گا۔[20] **راہِ خدا میں:** خلافتِ صدیقی میں غزوۂ روم کے لئے مسلمانوں کو حکم ملا تو آپ کئی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور لشکرِ اسلام میں شامل ہوکر شام کی جانب روانہ ہوگئے[21] ایک روایت میں ہے کہ آپ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں تشریف لائے تھے چند مہینے یہاں قیام کیا پھر شام تشریف لے گئے اور مسلسل جہاد میں مصروف رہے۔[22] آپ اپنی ایک بیٹی کے علاوہ سب گھر والوں کو شام لے گئے تھے وہیں پر سب کا انتقال ہوا آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیٹی اور پوتی کو چھوڑا تھا۔[23] **شہادت:** ایک قول کے مطابق سن 15 ہجری ماہِ رجب جنگِ یرموک میں آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی۔[24]

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) نسب قریش، 1/ 8(2) المنتظم، 4/ 258(3) الاستیعاب، 2/ 230 (4) سیرت حلبیہ، 3/ 79(5) مستدرک، 4/ 324(6) تاریخ ابن عساکر، 73/ 58 (7) [illegible]، 3/ 23 (8) نسب قریش، 11/ 8(9) الاصابہ، 3/ 178 (10) [illegible]، 5/ 133 (11) اسد الغابہ، 2/ 558 (12) المنتظم، 4/ 259، اسد الغابہ، 2/ 558 ملتقطاً (13) تاریخ ابن عساکر، 73/ 55 (14) سیرت حلبیہ، 2/ 69 (15) تاریخ اسلام للذہبی، 2/ 88 (16) الاستیعاب، 2/ 230 (17) اسد الغابہ، 2/ 557، سیرت حلبیہ، 2/ 267، 268 ملتقطاً (18) تاریخ ابن عساکر، 73/ 57 (19) الزہد للامام احمد، ص142، اسد الغابہ، 2/ 557 (20) طبقات ابن سعد، 3/ 310 (21) طبقات ابن سعد، 7/ 283 (22) تاریخ ابن عساکر، [illegible]/ 300 (23) الاستیعاب، 2/ 232 (24) العبر، 1/ 14، تہذیب التہذیب، 3/ 229۔

حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلِ بیتِ اطہار سے محبت

مولانا بلال حسین عطاری مدنی٭

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: ہم اہلِ بیت کی محبت کو خود پر لازم کر لو! جو اللہ پاک سے اس حال میں ملے کہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں چلا جائے گا۔[1]

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! دورِ رسالت سے لے کر آج تک اُمّتِ مسلمہ اپنے نبی، پیغمبرِ خدا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھرانے سے بےپناہ محبت کرتی آئی ہے، ان عشاق میں ایک نمایاں نام کاتبِ وحی، ہادی و مہدی (یعنی ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ)، صاحبِ علم و حلم (یعنی بردبار)، محبوبِ خدا و رسول، رازدارِ مصطفےٰ، صحابی ابنِ صحابی، خالُ المؤمنین، ماہرِ اُمورِ سیاست، پہلے سلطانِ اسلام، عرب کے کسریٰ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، کتبِ سیرت میں آپ کی اہلِ بیت سے محبت، تعظیم اور ان کی طرف رجوع لانے کے جابجا واقعات نظر آتے ہیں:

امیرُالمؤمنین حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت

ایک موقع پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاویہ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بےپناہ محبت کرتا ہوں۔[2]

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امیرُ المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

- آپ خود بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف و کمالات سناتے اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیتے۔
- حاضرینِ محفل سے مولا علی کے شایانِ شان اشعار سنانے کا کہتے اور اس کے بدلے خوب انعام و اکرام فرماتے۔
- ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے۔ بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت علی؟

٭فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قدم بھی آلِ ابوسفیان سے بہتر ہیں۔[3]

* بعض اوقات کوئی پیچیدہ مقدمہ درپیش ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں رجوع کیا کرتے۔[4]

* جب آپ رضی اللہ عنہ کو امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو نہایت افسردہ ہوئے، رونے لگے اور فرمایا: لوگوں نے کس قدر فضل، فقہ اور علم کھو دیا ہے![5]

* حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ نے حضرت ضِرار رضی اللہ عنہ سے حضرت علی کے اوصاف و کمالات بیان کرنے کا ارشاد فرمایا، جب حضرت ضرار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کئے تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی، آپ آستین سے آنسو پونچھنے لگے، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے۔[6]

اصلاحِ نفس کے لئے اہلِ بیت کی بارگاہ میں رجوع

سالہا سال تک مملکتِ اسلامیہ کے حاکم رہنے اور بحسن و خوبی اپنے فرائضِ منصبی ادا کرنے کے باوجود بھی یادِ الٰہی اور امورِ آخرت سے غافل نہ رہے، اور اپنی شخصیت کو بہتر سے بہترین بنانے کے سفر میں بھی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھرانے کی طرف رجوع کیا، چنانچہ ایک مرتبہ امُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو مکتوب روانہ کیا کہ مجھے وہ باتیں لکھ دیں جن میں میرے لئے نصیحت ہو۔[7]

حسنینِ کریمین سے محبت کی چند جھلکیاں

* حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ جب بھی حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما میں سے کسی سے ملاقات کرتے تو مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی "خوش آمدید اے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیٹے" کہتے ہوئے ان کا استقبال کرتے اور ان حضرات کی بارگاہ میں نذرانے بھی پیش کرتے۔[8]

* جب امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آتے تو آپ رضی اللہ عنہ انہیں اپنی جگہ بٹھاتے، خود سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے، کسی نے پوچھا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا کہ امام حسن ہم شکلِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، اس مشابہت کا احترام کرتا ہوں۔[9]

* آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی علمی مجلس کی خوبیاں بیان کرتے چنانچہ ایک مرتبہ ایک قریشی شخص سے فرمایا: جب تم مسجدِ نبوی میں جاؤ گے تو وہاں ایک ایسی مجلس دیکھو گے جس میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر یوں باادب بیٹھے ہوں گے کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جان لینا یہی حضرت سیدنا ابوعبداللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی مجلس ہے۔ نیز اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔[10]

* حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بیش قیمت نذرانے پیش کرنے کے باوجود آپ ان سے معذرت کرتے اور کہتے: فی الحال آپ کی صحیح خدمت نہیں کرسکا آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔[11]

وفات:

آپ رضی اللہ عنہ کی وفات 60 ہجری میں ایک قول کے مطابق 22 رجب المرجب کو ملکِ شام کے مشہور شہر "دمشق" میں ہوئی۔ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت ضحّاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جبکہ تدفین بابُ الصّغیر دمشق شام میں ہوئی۔[12]

اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام و اہلِ بیتِ اطہار علیہمُ الرّضوان کی محبت میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) معجم اوسط، 1/606، حدیث: 2230 (2) تاریخ ابن عساکر، 59/139 (3) الناھیہ، ص59 (4) موطا امام مالک، 2/259، حدیث: 1481 (5) البدایہ والنہایہ، 5/634 ملخصاً (6) حلیۃ الاولیاء، 1/126 (7) ترمذی، 4/186، حدیث: 2422 ملخصاً (8) طبقات [illegible] (9) [illegible] 5/376 (10) مرآۃ المناجیح، 8/461 (10) تاریخ ابن عساکر، 14/179 (11) کشف المحجوب، ص77 ماخوذاً (12) [illegible] 1/232، 436۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 69 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے، مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان:

(1) حضرت علی بن ابو العاص رضی اللہ عنہ حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے نواسے، حضرت زینب بنت رسولُ اللہ کے صاحبزادے تھے، بنی غاضرہ کے قبیلے میں آپ نے دودھ پیا تھا، ان کی ایک بہن تھیں جن کا نام حضرت اُمامہ تھا، ان دونوں نے بارگاہِ نبوی میں پرورش پائی، حضرت علی فتحِ مکہ کے دن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے، ایک قول کے مطابق آپ نے جنگِ یرموک (15ھ) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1]

(2) **شہدائے جنگِ یرموک:** یرموک کے مقام پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی کمانڈ میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان رجب 15ھ کو جنگِ یرموک ہوئی جس میں رومیوں کی تعداد 6 سے 7 لاکھ جبکہ مسلمان صرف 41 ہزار تھے، اس میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، دشمن کے ایک لاکھ 5 ہزار فوجی مارے گئے اور 4 ہزار مسلمان شہید ہوئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام:

(3) نبیرۂ غوثُ الاعظم حضرت شیخ رکنُ الدّین عبدُالسّلام جیلانی بن شیخ عبدُالوہاب جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 548ھ کو ہوئی اور وصال 3 رجب 611ھ کو بغداد میں فرمایا، مقبرہ حلبہ میں دفن کئے گئے، فقہِ حنابلہ کے مفتی، مدرسۂ غوثُ الاعظم کے مدرّس اور خاندانِ غوثیہ کی املاک کے متولّی تھے۔[3] (4) شاہ ولایت، حضرت شرفُ الدّین سید حسین نقوی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 653ھ کو مشہور و ملتان میں ہوئی اور وصال 21 رجب 783ھ کو امروہہ (یوپی) ہند میں فرمایا، درگاہ حضرت شاہ ولایت امروہہ، ماؤں کی عقیدت کا مقام ہے۔ اس درگاہ میں موجود بچھو آپ کی دعا سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے۔ آپ خاندانِ سادات نقوی امروہہ کے جدِّ امجد، سلسلہ سہروردیہ کے شیخِ طریقت، ولیِ کامل اور صاحبِ کرامات ہیں۔[4]

مقام جنگِ یرموک

مزار حضرت قاری سید شمسُ الدّین قادری رحمۃُ اللہ علیہ

(5) شمسِ آفاق حضرت قاری سید شمسُ الدّین قادری بدخشی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت بدخشاں (مضافات بدخشاں) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور لاہور میں 11 رجب المرجب 1021ھ کو وفات پائی۔ مزار حجرہ آرائیاں گلف روڈ لاہور میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، خوش الحان قاری، علومِ دینیہ کے ماہر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، غریب پرور، خدا ترس اور غیور طبیعت کے مالک تھے۔[5]

(6) قادری بزرگ حضرت پیر سید عبدُالحکیم قادری اُلعیسری رحمۃُ اللہ علیہ خاندانِ غوثُ الاعظم کے فرزند، ولیِ کامل، مؤثر شخصیت، صاحبِ کرامات تھے، سینکڑوں غیر مسلم آپ کے دستِ اقدس پر اسلام لائے، آپ کا وصال یکم رجب 1005ھ کو ہوا، مزار قصبہ

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

کلیسہ گجرات ہند میں ہے۔(5) ⑥ بانی خانقاہ معلیٰ شریف شریف حضرت خواجہ سیّد غلام رسول شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سعادت پور (نزد شریف، ضلع گجرات) میں 1250ھ کو ہوئی اور 13 رجب 1336ھ کو وصال فرمایا، مزار نہر اپر جہلم کے کنارے شریف شریف (تحصیل عالمگیر ضلع گجرات) میں ہے، آپ علوم اسلامیہ سے بہرہ ور، حسنِ ظاہری و باطنی سے متصف، قوتِ جسمانی و روحانی کے جامع، مرید و خلیفہ خواجہ شمس العارفین اور کثیر الفیض بزرگ ہیں۔(6)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:

⑦ استاذ العلماء حضرت مولانا حسن دین اخلاصی چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1169ھ کو موضع اخلاص (نزد پنڈی گھیب، ضلع اٹک) میں پیدا ہوئے اور 18 رجب 1236ھ کو وفات ہوئی، مزار قبرستان اخلاص میں ہے۔ آپ علوم و فنون کے جامع، صاحبِ طریقت، عظیم مدرس اور کئی جید علما کے استاذ ہیں۔(7) ⑧ اعلیٰ شیریں بیان حضرت مولانا محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1300ھ کو گڑھی اختیار خان (نزد خانپور ضلع رحیم یار خان) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 14 رجب 1367ھ کو وصال فرمایا، آپ فارغ التحصیل عالمِ دین، حضرت خواجہ غلام فرید کے مرید و تربیت یافتہ، مجازِ طریقت سلسلہ چشتیہ فریدیہ، صاحبِ دیوان صوفی شاعر، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف اور سحر بیان خطیب تھے، آپ نے عربی، اردو، فارسی اور سرائیکی میں اشعار لکھے، آپ کا "دیوانِ محمدی" مطبوع ہے۔(9) ⑨ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد حسن فیضی رحمۃ اللہ علیہ چکوال (پنجاب) کے مشہور عالم دین، فاضل علوم اسلامیہ، عربی ادیب و شاعر، مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور، کئی کُتب کے مصنف اور فتنہ قادیانیت کی بھرپور انداز میں سرکوبی کرنے والے علمائے اہلِ سنّت میں شامل تھے۔ آپ کی پیدائش 1276ھ اور وصال 5 رجب 1319ھ کو ہوا، مزار مبارک بھی ضلع چکوال میں ہے۔(10) ⑩ مجاز طریقت حضرت شیخ محمد ابراہیم بیکانیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1284ھ کو حسین پور (ضلع میرٹھ) ہند میں ہوئی اور 18 رجب 1366ھ کو بیکانیر ہند میں وصال فرمایا۔ آپ دینی و دنیوی علم سے آراستہ، بیکانیر کے جج و چیف جج، اردو و فارسی زبان کے صاحبِ دیوان (شمعِ محبوب عاشق) شاعر اور خلیفۂ امیر ملت

مزار حضرت سید غلام رسول شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ

تھے۔(11) ⑪ استاذ الوقت حضرت مولانا سیّد عین القضاۃ حسینی حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1274ھ میں حیدرآباد دکن کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 2 رجب 1343ھ میں لکھنؤ (یوپی) ہند میں وصال فرمایا، تدفین مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں ہوئی، آپ علامہ عبدالحی فرنگی محلی کے اہم شاگرد، علوم معقول و منقول کے ماہر عالم دین، تجوید و قراءت قرآن میں مدرسہ فرقانیہ کو عروج تک لے جانے والے، نقشبندیہ سلسلے کے صوفی بزرگ، زہد و تقویٰ کے پیکر اور ہر سال عید میلاد النبی پر کھانے کا وسیع اہتمام کرنے والے تھے۔(12)

---

(1) تاریخ مدینہ دمشق، 43/8 (2) اسد الغابہ، 1/60، فتوح الشام، 1/150، 201-217 (3) ...، ص367 (4) ...، ص370، ... فروری 2015، ص... (5) ...، ص50، 152 (6) ...، ص110 (7) ...، ص177، 194 (8) ...، ص104 (9) ...، ص357، دیوان محمدی، ص14، 21 (10) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص96، 108 ... (11) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص144 (12) ... علمائے فرنگی محل لکھنؤ، ص331، تذکرہ علمائے ...، ص221۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video / Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا حاجی امام الدین جما حق نقشبندی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

تکلیف دور کرنے کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ پاک اس سے قیامت کے دن کی تکلیف دور فرمائے گا، جو تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا ربِّ کریم دنیا و آخرت میں اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(مسلم، ص1110، حدیث:6853)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ فرید احمد جما حق نقشبندی اور عبد القدیر جما حق نقشبندی کے ابو جان حضرت مولانا حاجی امام الدین جما حق نقشبندی صاحب بیمار رہنے کے بعد 8 ربیع الآخر شریف 1443 سن ہجری مطابق 14 دسمبر 2021 کو حیدرآباد میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفٰے جلَّ جلالہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت مولانا حاجی امام الدین جما حق نقشبندی صاحب کو خوب خوب رحمت فرما، اے اللہ پاک! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، یااللہ پاک! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، حدِّ نظر تک وسیع ہو۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر کی گھبراہٹ، وحشت، تنگی اور اندھیرا دور فرما، یااللہ پاک! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر روشن ہو اور جگمگاتی رہے، مولائے کریم! مرحوم کو بے حساب بخش کر جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عطا فرما، یا اللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، ربِّ کریم! شروع میں جو روایت بیان کی گئی اس کا اور میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں ان کا اپنے کرم کے شایانِ شان اجر عطا فرما، یااللہ پاک! یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، مولائے کریم! بوسیلۂ خاتم النّبیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب حضرت مولانا حاجی امام الدین جما حق نقشبندی صاحب سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں۔ اللہ پاک کی رضا پر راضی

رہیں، وسوسے نہ پالیں، جس کا وقت پورا ہو جاتا ہے وہ ایک سیکنڈ بھی رُک نہیں سکتا، کوئی نہ کوئی دنیا سے رخصتی کا بہانہ ہو ہی جاتا ہے، سب نے دنیا سے جانا ہے، ہماری بھی باری لگی ہوئی ہے، آج نہیں تو کل رخصت کا ڈنکا بج ہی جائے گا، جانے والے کے پیچھے بے شک بے حساب مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں، صدقۂ جاریہ کے کام کریں، خوب ایصالِ ثواب کریں مگر بے صبری نہیں کرنی، بے صبری سے جانے والا کب پلٹ کر آتا ہے بلکہ صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا جنّت کا خزانہ ہاتھوں سے نکل جاتا ہے، اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص412)

جانے والا تو ایک طرح سے خاموش مبلغ ہوتا ہے اور گویا ہمارے لئے یہ پیغام چھوڑتا جاتا ہے۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار ۔۔۔ تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! ۔۔۔ جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے ۔۔۔ قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا ۔۔۔ پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
وقت آخر یا خدا! عطّار کو ۔۔۔ تجھ سے سرکار کا دیدار ہو

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص711)

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے نومبر 2021ء میں بھی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 2 ہزار 169 پیغامات جاری فرمائے جن میں 429 تعزیت کے، 1 ہزار 526 عیادت کے جبکہ 286 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (1) حضرت علّامہ مفتی غلام دستگیر افغانی صاحب[1] (2) حضرت علّامہ مولانا حافظ پیر سیّد محمد اقبال بخاری نقشبندی صاحب[2] (3) صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا ابرار الحق صاحب (حمزہ، ضلع ننکانہ صاحب پنجاب پاکستان)[3] سمیت 429 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

حضرتِ علامہ مفتی محمد بشیر مصطفوی صاحب کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد بشیر مصطفوی جلالی صاحب (میرپور، کشمیر) کی خدمتِ بابرکت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ جناب کی علالت کی اطلاع ملی، اللہ پاک رحمت کی نظر فرمائے، یا اللہ پاک! حضرت کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، مولائے کریم! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما۔ اٰمِیْن ان کی بیماری، تکلیف، درد، دُکھ اور پریشانی دور فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! حضرت کے درجات بلند ہوں، دینی خدمات قبول ہوں، مزید دینی خدمات کے لئے اے اللہ پاک انہیں چُن لے، اپنی رضا والے کام ان سے لے، اے اللہ پاک! اپنی رضا کے سائے میں حضرت کو عافیت والی طویل عمر عنایت فرما، محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں پر خوب عمل بھی کریں، خوب ان کو عام بھی کریں، سنّتوں کی دھوم دھام کریں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ گھبرائیے نہیں یہ بیماری اِن شآءَ اللہ الکریم گناہوں سے پاک کر دے گی۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ● حضرت علامہ مولانا مفتی ابوبکر قادری صاحب ● استاذُ الحدیث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب ● شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی عباس رضوی صاحب سمیت 1 ہزار 526 بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دعائے صحت و عافیت بھی فرمائی۔

(1) تاریخِ وفات: 29 ربیع الاول شریف 1443ھ مطابق 5 نومبر 2021ء۔
(2) تاریخِ وفات: 9 ربیع الآخر شریف 1443ھ مطابق 15 نومبر 2021ء۔
(3) تاریخِ وفات: 14 ربیع الآخر شریف 1443ھ مطابق 20 نومبر 2021ء۔

جامعۃ المدینہ اور تربیت برائے مقالہ نگاری (قسط 01)

مولانا ابو راشد علی عطاری مدنی*

الحمدللہ میری 2012ء کے اواخر سے دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و تصنیفی ادارے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) سے وابستگی ہے جبکہ جنوری 2017ء میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے آغاز ہی سے اس کی نظامت کی ذمہ داریاں بھی ہیں، اس ذمہ داری کے بعد سے مدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے نگرانِ مجلس اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابو حامد محمد شاہد عطاری مدنی کے پاس حاضر ہونے، مدنی مشوروں میں شرکت، انفرادی طور پر تربیت پانے اور کئی امور پر راہنمائی لینے کا موقع ملتا رہا ہے، دیگر بیسیوں خوبیوں کے علاوہ موصوف میں جو ایک اہم وصف دیکھا وہ جامعۃ المدینہ کے طلبہ و علما کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور تحریر و تصنیف سے وابستہ کرنے کی کڑھن اور جذبہ ہے۔

اسی سلسلے میں رکنِ شوریٰ کے حکم و ترغیب پر ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں نئے لکھاری طلبہ و علما کے تحریری مقابلہ کا آغاز ہوا جو کہ 2018ء سے اب تک الحمدللہ جاری و ساری ہے۔ الحمدللہ میرا بھی بہت دلی جذبہ تھا کہ طلبۂ کرام تحریر و تصنیف کی جانب راغب ہوں۔

طلبہ کی تحریری میدان میں تربیت اور ترغیب و تحریص کے لئے جاری کوششوں کے سلسلے کی ایک کڑی "تربیتی سیشن برائے مقالہ نگاری" بھی ہے۔ مقالہ نگاری کے یہ تربیتی سیشن کب ہوئے اور مقاصد و اہداف کیا تھے یہ آپ ہمارے اس احوالِ سفر میں ملاحظہ کریں گے۔

جامعۃ المدینہ کے تعلیمی بورڈ "کنزالمدارس" کے قیام کے بعد یہ پہلا سال ہے کہ کنزالمدارس بورڈ کی جانب سے عالیہ سالِ دوم کے طلبہ کے لئے مقالات کی فہرست جاری کی گئی ہے۔ اس موقع پر مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی کے مشورے پر مجلس جامعۃ المدینہ نے طلبۂ کرام کی مقالہ نگاری کی تربیت کا فیصلہ کیا چنانچہ کنزالمدارس بورڈ کی جانب سے رکنِ شوریٰ مولانا جنید رضا عطاری مدنی نے جامعۃ المدینہ کے دورۂ حدیث شریف کے طلبۂ کرام کی "مقالہ نگاری کی تربیت" کیلئے حاضر ہونے کا حکم فرمایا یوں الحمدللہ "کنزالمدارس بورڈ"، مجلس "جامعۃ المدینہ" اور مجلس "المدینۃ العلمیہ" کے مشترکہ جدول کے لئے 29 اکتوبر کو کراچی سے روانگی ہوئی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

یہ جدول جامعۃ المدینہ مجلس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ سے بھی مربوط تھا، اور اس سفر میں مجلس رابطہ بالعلماء کے پاکستان سطح کے نگران مولانا محمد افضل عطاری مدنی بھی شریک تھے جن کے ذریعے الحمدُ للہ ہر شہر میں علمائے اہلِ سنّت سے ملاقات کا شرف پانے اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا تعارف کروانے کا موقع ملا۔

سفر کی تفصیلی روئیداد سے قبل اجمالاً عرض کردوں کہ اس سفر کے دوران ملتان، فیصل آباد، اوکاڑہ، لاہور، گوجرانوالہ، اسلام آباد، ننکانہ اور منڈی وار برٹن جبکہ واپسی پر کراچی اور حیدرآباد کے جامعاتُ المدینہ میں حاضری ہوئی، سمندری، ننکانہ اور منڈی وار برٹن میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مطالعہ اور تحریری مقابلہ میں شرکت کا ذہن دیا گیا جبکہ دیگر جامعاتُ المدینہ میں تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت اور مقالہ نگاری کے حوالے سے اہم نکات پر تفصیلی گفتگو ہوئی جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت (2) تحریر و تصنیف میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال (3) موضوع کا انتخاب (4) انتخابِ موضوع سے قبل چند ضروری باتیں (5) مقالہ کیسے لکھیں؟ (6) مقالہ کی خاکہ سازی (7) جمعِ مواد کے طریقے (8) اچھا مصنف و محرر بننے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تحریری مقابلے میں مضامین لکھنے کی ترغیب وغیرہ۔

مقالہ نگاری کی پہلی تربیتی نشست ملتان کے جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ میں تھی چنانچہ پاکستان ریلوے کی ٹرین "کراچی ایکسپریس" میں 29 اکتوبر بروز جمعہ کی سیٹ بُک کروائی۔

سفر میں نمازوں کا بہت مسئلہ ہوتا ہے، اس لئے حتَّی الامکان سفری اوقات ایسے ہونے چاہئیں کہ یا تو نماز کا وقت نہ آئے یا پھر راستے میں نماز پڑھنے کا وقت و سہولت مل جائے۔ الحمدُ للہ ہم 29 اکتوبر کو نمازِ عصر کراچی ریلوے، سٹیشن پر ادا کی اور ساڑھے چار بجے کراچی ایکسپریس ٹرین میں ملتان کا سفر شروع ہوا۔ اللہ کریم کا فضل رہا کہ راستے میں بھی نمازوں کی ادائیگی کی صورت بآسانی بنتی رہی۔

اگلے دن 30 اکتوبر صبح تقریباً 8 بجے ٹرین ملتان کینٹ اسٹیشن پر جا رکی۔ مولانا افضل مدنی صاحب نے ایک اسلامی بھائی کو پہلے ہی ریلوے اسٹیشن بھیج دیا تھا جنہوں نے ہمیں جی آیانوں کہا اور شہر اولیا کی گلیوں اور بازاروں سے گھماتے ہوئے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچا دیا۔

فیضانِ مدینہ کے ناظمِ اعلیٰ اور دیگر اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور ناشتے کے بعد جامعۃ المدینہ کے آفس میں حاضر ہوئے جہاں ناظم جامعۃ المدینہ مولانا ناصر عطاری مدنی نے مسکراتے چہرے سے استقبال کیا۔ اساتذۂ کرام میں سے خزائن التعریفات کے مصنف، ایم فل اسکالر مولانا انس عطاری مدنی اور مولانا نعمان گوہر عطاری مدنی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مولانا نعمان گوہر صاحب سے الحمدُ للہ مجھے شرفِ تلمذ بھی حاصل ہے استاذ صاحب نے بہت شفقت، دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے نوازا۔

تقریباً 10 بجے تربیتی سیشن کا آغاز ہوا جس میں درجہ خامسہ سے دورۂ حدیث شریف تک کے 200 سے زائد طلبۂ کرام نے شرکت کی۔ مقالہ نگاری کے ضروری اصول و ضوابط، خاکہ نگاری کی تربیت اور دیگر اہم نکات کے بیان کے ساتھ ساتھ طلبۂ کرام کو تحریری میدان میں ماہر بننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے پلیٹ فارم سے بھی آگاہ کیا اور طلبہ کو ترغیب دلائی کہ کس طرح وہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں جاری تحریری مقابلہ کے ذریعے ہر ماہ مضامین لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت کو دن بہ دن بڑھا سکتے ہیں۔

جامعۃ المدینہ میں یوں باقاعدہ اور پروفیشنل انداز میں مقالہ نگاری کی تربیت پر مبنی یہ پہلی نشست تھی تو طلبہ کا ذوق و شوق بھی قابلِ تعریف تھا۔

تربیتی سیشن کے بعد استاذ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام

شبیر سعیدی صاحب سے ملاقات کا شرف ملا۔

دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ کے قیام کو اَلحمدُ لِلّٰہ 25 سال سے زائد ہوگئے ہیں، سلور جوبلی کے اس موقع پر 7 نومبر 2021ء کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا خصوصی شمارہ جامعۃُ المدینہ نمبر شائع کیا گیا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اسے "فیضانِ علم و عمل" سے موسوم فرمایا۔

اس خصوصی شمارہ میں چونکہ جامعۃُ المدینہ کے آغاز، ابتدائی ایام اور سال بہ سال سفر کا ذکر کرنا تھا تو اس سلسلے میں استاذُ الحدیث علامہ غلام شبیر سعیدی صاحب سے بھی رابطہ ہوا تھا، استاذ صاحب نے ابتدائی ایام کی نئی یادیں ذکر فرمائیں جن کی روشنی میں مضامین مرتب کئے گئے، اس رابطے کے سبب استاذ صاحب فوراً پہچان بھی گئے اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔

نشست کے بعد ملتان کے سلیم بلالی عطّاری صاحب کی راہنمائی میں مولانا محمد افضل عطّاری مدنی اور محمد صفدر عطّاری کے ہمراہ جامعہ عربیہ انوارُ العلوم میں شیخُ الحدیث حضرت علامہ سید ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب اور جامعہ ہدایۃُ القرآن میں شیخُ الحدیث حضرت علامہ عثمان پسروری صاحب اور جامعۃُ المدینہ اشاعۃ الاسلام میں کنزُ المدارس بورڈ کے رُکن، پی ایچ ڈی اسکالر مولانا احمد سعید صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور ان علمائے کرام کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور اس میں جاری طلبہ کے تحریری مقابلے کے حوالے سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ طلبہ کو شریک مقابلہ کرنے کی عرض کی گئی۔

دل تو بہت چاہتا تھا کہ بہاءُ الدین زکریا ملتانی، حضرت شاہ رکنِ عالم اور حضرت شاہ شمس رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات مبارکہ پر حاضری دوں لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر نہ جا سکا اور ملتان سے فیصل آباد کا سفر شروع ہوا۔

(بقیہ ان شاء اللہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2021ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد ریحان (جھلوال پنجاب) (2) بنتِ عزیز (اسلام آباد) (3) بنتِ محمد جاوید (سندھ ری)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ درست جوابات: (1) 13 ہجری (2) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام: بنتِ زبیر (کراچی) محمد حسن (جہلم) بنتِ آصف (شیخوپورہ) مبشر عطّاری (اٹک) بنتِ الیاس عطّاری (حیدر آباد) ارسلان (اوکاڑہ) اکرم شاہ عطّاری (کراچی) بنتِ عبد الستار (خیرپور) محمد سالم (شکار پور) غلام یٰسین عطّاری (پاکپتن) راجہ فرحان (لاہور) بنتِ صابر (حیدرآباد) محمد حارث (گوجرانوالہ)۔

مجھے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2021ء کے سلسلہ "مجھے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد طیب حسن (گوجرانوالہ) (2) بنتِ ثناءُ اللہ (لاہور) (3) محمد دانیال (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ درست جوابات: (1) بچے اور علمِ دین، ص53 (2) پتنگ اڑانے کے نقصانات، ص53 (3) کدھے ہو گیا؟ ص59 (4) گاؤں کی سیر، ص56 (5) حروفِ مدینے، ص59۔ درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام: محمد حذیفہ جمیل (جہلم) بنتِ فضل (ملتان) محمد یوسف (اٹک) بنتِ اشفاق (شیخوپورہ) بنتِ محمد اختر (گوجرانوالہ) بنتِ منظور (اسلام آباد) بنتِ علیم (کراچی) بنتِ سعید (فیصل آباد) بنتِ ساجد (کراچی) مجتبیٰ (لاہور) محمد گل محمد (ڈسکہ) بنتِ کامران (حیدر آباد) حسن رضا (کشمیر)۔

رکنِ شوریٰ (دوسری اور آخری قسط)

حاجی محمد بلال عطّاری

مہروز عطاری: سلسلۂ انٹرویو کی گزشتہ قسط میں آپ نے فرمایا تھا کہ دینی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے لئے سہولیات اور تربیت کے مواقع ماضی سے کہیں زیادہ ہیں۔ اس کی کچھ مزید وضاحت فرمائیں تو نوازش ہوگی۔

حاجی بلال عطاری: دعوتِ اسلامی کے ماضی اور حال میں ایک نمایاں اور منفرد فرق یہ ہے کہ اب دینی کاموں سے متعلق ہماری اکثر چیزیں تحریری صورت میں (Documented) موجود ہیں۔ ہر دینی کاموں سے متعلق بلکہ ہر دینی کام سے متعلق الگ الگ رسالہ موجود ہے جس میں اس دینی کام کے فوائد، طریقہ اور احتیاطیں درج ہیں۔ اس وقت دعوتِ اسلامی کے تقریباً 80 شعبہ جات ہیں اور اکثر شعبہ جات کے مدنی پھول تحریری صورت میں موجود ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جب دعوتِ اسلامی کا کام شروع کیا تو اس وقت اس طرح کا ایک پرچہ بھی موجود نہیں تھا جبکہ آج الحمدُ للہ ہمارا طریقۂ کار تقریباً تحریری صورت میں موجود ہے۔ آپ اجتماعی صورت میں تربیت کے مواقع دیکھیں، مدنی چینل کے ذریعے ملنے والی تربیت کو دیکھیں یا تحریری صورت میں راہنمائی (Guideline) کو دیکھیں، دینی کاموں کی تربیت کے جو مواقع آج دستیاب ہیں وہ پہلے میسر نہیں تھے۔

مہروز عطاری: آپ کی شادی کب ہوئی؟

حاجی بلال عطاری: 2006ء میں جمعۃ المبارک کے دن غالباً 8 یا 9 ربیعُ الاوّل کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نکاح پڑھایا تھا۔

مہروز عطاری: آپ کے کتنے شہزادے اور شہزادیاں ہیں؟

حاجی بلال عطاری: دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

مہروز عطاری: آپ نے پہلا بیان کب کیا؟

حاجی بلال عطاری: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوتے ہی درس کا سلسلہ تو شروع کر دیا تھا لیکن ان دنوں بیان کرنے کے مواقع کم ہوتے تھے، ہفتہ وار اجتماع میں دو بیان ہوتے تھے۔ میری یادداشت کے مطابق 1992ء میں مجھے سرگودھا کے ہفتہ وار اجتماع میں پہلا بیان کرنے کا موقع ملا تھا۔

مہروز عطاری: امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے آپ کی پہلی ملاقات کب اور کہاں ہوئی؟

حاجی بلال عطاری: 1990ء یا 1991ء میں امیرِ اہلِ سنّت دامت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سرگودھا تشریف لائے اور سیّد حامد علی شاہ صاحب والی مسجد میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس موقع پر مجھے بیان میں شرکت اور پھر قطار میں لگ کر ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملاقات سے پہلے ذہن میں بہت کچھ تھا کہ اپنے لئے دعا کا عرض کروں گا اور یہ یہ بات کروں گا، لیکن جیسے جیسے قطار آگے بڑھتی رہی میرے ذہن سے سب کچھ نکل گیا اور ملاقات کے موقع پر سلام کے علاوہ کچھ اور عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آج بھی امیرِ اہلِ سنّت کی بارگاہ میں حاضری کے موقع پر یہی کیفیت ہوتی ہے، آپ کچھ دریافت فرمائیں تو مختصر الفاظ میں عرض کردیتا ہوں ورنہ خود سے کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

مہروز عطاری: امیرِ اہلِ سنّت سے بیعت کب ہوئے اور ان کی کون سی بات میں آپ کے لئے بہت کشش ہوتی ہے؟

حاجی بلال عطاری: بیعت تو پہلی بار ملاقات کے موقع پر کرلی تھی۔ اپنی طرف کھینچ لینے والی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عادات و صفات کو بیان کرنا مشکل ہے کیونکہ ایسی کثیر صفات ہیں اور ہر صفت ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔ میں ذاتی طور پر آپ کی جس عادت سے متأثر ہوا وہ اسلامی بھائیوں کی دل جوئی اور حوصلہ افزائی ہے۔ ابھی ستمبر 2021ء میں آپ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشورے میں تشریف لائے اور اپنے ملفوظات سے نوازا۔ اس کے اگلے دن آپ کا صوتی پیغام (Voice Message) تشریف لایا جس میں پہلے تو عاجزانہ معذرت فرمائی کہ اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو معذرت چاہتا ہوں، اس کے بعد اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ آپ حضرات نے مجھے موقع فراہم کیا، اس کے بعد یاد دہانی کروائی کہ گزشتہ روز یہ یہ باتیں ہوئی تھیں جن پر آپ نے عمل کرنا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا یہ دل جیتنے والا انداز خاص ہمارے ساتھ ہی نہیں تھا بلکہ یہ آپ کی عادات و صفات میں سے ایک ہے جس کا فیضان عوام و خواص سب کو ملتا ہے۔

مہروز عطاری: مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق اپنی کچھ یادداشتیں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کے ساتھ شیئر کردیں۔

حاجی بلال عطاری: نگرانِ شوریٰ بننے سے پہلے بھی پنجاب کے کئی شہروں میں حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا سلسلہ ہوتا تھا، ایسے کئی مواقع پر ان کی زیارت اور نعت و بیان سننے کا موقع ملا، ایک بار ان کے ساتھ سفر بھی کیا۔ کراچی حاضری کے موقع پر اگر فیضانِ مدینہ میں ان کی زیارت نہ ہوتی تو ہم گلزارِ حبیب مسجد جاکر ان سے ملتے تھے۔

مہروز عطاری: ان میں ایسی کیا کشش (Attraction) تھی کہ آپ ان سے ملاقات کے لئے کھنچے چلے جاتے تھے؟

حاجی بلال عطاری: ان کی زیادہ شہرت تو نعت خوانی کے حوالے سے تھی، اس کے علاوہ ان کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی، بہت ملنسار تھے اور کسی کو بلانے کا انداز بھی بہت پیارا تھا۔

مہروز عطاری: مرکزی مجلسِ شوریٰ میں آپ کے سب سے زیادہ قریب کون ہے؟

حاجی بلال عطاری: عام طور پر انسان جسمانی طور پر (Physically) جن سے قریب ہوتا ہے، ذہنی ہم آہنگی بھی ان سے ہی زیادہ ہوتی ہے۔ میں اور حاجی وقار المدینہ، ہم دونوں ایک ہی کلاس اور محلے میں ہوتے تھے، دینی کاموں کا آغاز بھی اکٹھے ہی کیا اور پھر کافی عرصے ایک ساتھ دینی کاموں کی سعادت ملتی رہی۔ آج کل تنظیمی اعتبار سے راولپنڈی، اسلام آباد وغیرہ ان کے پاس ہے اور میری رہائش بھی راولپنڈی میں ہے نیز وہ میرے بچوں کے ماموں بھی ہیں، اس اعتبار سے ان کے ساتھ زیادہ قربت ہے۔ تنظیمی تربیت کے اعتبار سے حاجی شاہد عطاری صاحب کے مجھ پر بہت احسانات ہیں اور آج میں جس مقام پر ہوں اس میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

مہروز عطاری: نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی شاہد عطاری صاحب کے ساتھ میں نے آپ کا عقیدت بھرا انداز دیکھا ہے، اس کی کچھ وضاحت فرمادیں۔

حاجی بلال عطاری: آج ہم بالخصوص پنجاب میں دینی کاموں کی جو بہاریں دیکھ رہے ہیں اور جو ذمہ داران بڑی بڑی ذمہ داریوں پر

خدمات انجام دے رہے ہیں، ان میں ایک بڑی تعداد وہ ہے جو حاجی شاہد صاحب کے تربیت یافتہ ہیں۔ حاجی وقار المدینہ، قاری سلیم، حاجی یعفور، حاجی اسلم سمیت کئی رکنِ شوریٰ بھی حاجی شاہد صاحب کے تیار کردہ ہیں۔ گزشتہ دنوں گفتگو کے دوران حاجی اسلم صاحب نے ذکر کیا کہ جب یہ پہلی مرتبہ سن 2001ء کے لگ بھگ ایک مدنی مشورے میں حاجی شاہد صاحب کے سامنے آئے تو انہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی، حاجی شاہد صاحب نے انہیں ذمہ داری دی اور بعد میں تربیت بھی فرماتے رہے، آج یہ رکنِ شوریٰ ہیں۔ حاجی شاہد عطاری صاحب پر امیرِ اہلِ سنّت کا خاص فیضان ہے اور انہوں نے دعوتِ اسلامی کے لئے بہت زیادہ وقت دیا ہے۔ ایک وقت میں ان کا فزیکل جدول ایسا ہوتا تھا جسے "جناتی جدول" کہا جاسکتا ہے، انسان کو یقین نہیں آتا کہ کوئی کسی کام کے لئے اتنا زیادہ وقت کیسے دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی طبیعت میں نرمی، صبر و تحمل، غلطیوں سے درگزر اور ماتحتوں کو آگے بڑھانے کے اوصاف نمایاں ہیں۔ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت سے جیسی تنظیمی تربیت حاجی شاہد فرماتے ہیں شاید ہی کوئی دوسرا ایسی تربیت کرتا ہو۔

مہروز عطاری: کس کس ممالک کا سفر فرما چکے ہیں؟

حاجی بلال عطاری: دینی کاموں کے سلسلے میں اب تک نیپال، تھائی لینڈ، ملائیشیا، سنگاپور، میانمار (برما)، خلیجی ممالک، برازیل، پانامہ (ویسٹ انڈیز)، کیوبا، کینیڈا، امریکہ اور ترکی وغیرہ تقریباً 30 ممالک کا سفر ہوچکا ہے۔

مہروز عطاری: اگر آپ کو اختیار دیا جائے تو کس ملک میں شفٹ ہونا چاہیں گے؟

حاجی بلال عطاری: اگر دینی کام کی ضرورت کو دیکھا جائے تو پھر کہیں بھی جانے کا ذہن بن سکتا ہے لیکن اگر اپنی سہولت دیکھیں، اپنی فیملی کو یا اپنے بچوں کے مستقبل کو دیکھیں تو پھر یہ ذہن بنتا ہے کہ پاکستان میں ہی رہنا چاہئے۔

مہروز عطاری: لوگ تو کہتے ہیں کہ پاکستان میں ترقی کے مواقع کم ہیں، آپ کی سوچ اس سے مختلف کیوں ہے؟

حاجی بلال عطاری: ہر ایک کی سوچ کا اپنا انداز ہوتا ہے۔ اگر ان ممالک میں جائیں جن کے بارے میں گمان ہے کہ یہاں ہم اپنے عقائد و اعمال کا تحفظ کرسکیں گے تو ان ملکوں کا لائف اسٹائل پاکستان سے بھی کم درجے کا ہے، مثلاً افریقی ممالک۔ اور اگر ترقی یافتہ یورپی ممالک میں جائیں تو وہاں اپنے اور بچوں کے ایمان کی حفاظت، شرم و حیا، آخرت کا تحفظ اور اخلاق و کردار کو سنوارنا بہت مشکل ہے۔

مہروز عطاری: نیپال میں آپ نے کافی وقت گزارا ہے، اس سے متعلق کچھ بتائیں۔

حاجی بلال عطاری: دینی کاموں کے سلسلے میں 12 ماہ کے لئے نیپال کا سفر ہوا تھا جس میں سے چند مہینے فیملی بھی ساتھ تھی۔ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے نیپال کوئی بڑا ملک نہیں ہے۔ پہلی مرتبہ ایک اجتماع کے انتظامات کے سلسلے میں نیپال جانا ہوا تھا جس میں نگرانِ شوریٰ کی تشریف آوری ہوئی تھی۔ اجتماع کے بعد جب پاکستان واپسی ہوئی تو مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشورے میں نگرانِ شوریٰ نے مجھے فرمایا کہ آپ پاکستان میں اپنی تمام ذمہ داریوں کو سمیٹیں، اب آپ نے بیرونِ ملک دینی کاموں پر توجہ دینی ہے۔

مہروز عطاری: آپ نے اتنے سارے ملکوں کا سفر کیا، ہر ملک کے لوگوں کا رہن سہن، سوچ اور رویے مختلف ہوتے ہیں، اس کے باوجود تنظیمی معاملات کو کیسے مینج کیا؟

حاجی بلال عطاری: یہ سب کچھ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے ہے، اس میں کوئی ذاتی کمال نہیں ہے۔ الحمد للہ دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کا انداز اور طریقۂ کار یکساں ہے، امیرِ اہلِ سنّت اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کی آواز پر تمام اسلامی بھائی لبیک کہتے ہیں۔ اس لئے کوئی بہت غیر معمولی معاملہ نہیں ہوتا جسے کنٹرول کرنا ہوتا ہے، مدنی مرکز جسے بھی بھیجتا ہے اسلامی بھائی اس کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اگرچہ مختلف ملکوں کے اسلامی بھائیوں کی زبان، انداز، رویہ مختلف ہوتا ہے لیکن دینِ اسلام اور دعوتِ اسلامی سے تعلق کی بدولت کسی ملک میں بہت زیادہ

اجنبیت محسوس نہیں ہوتی۔

مہروز عطاری: انڈیا میں بھی دینی کاموں سے متعلق آپ کی کافی خدمات رہی ہیں، اس بارے میں اپنی کچھ یادیں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین سے شیئر کردیں۔

حاجی بلال عطاری: انڈیا میں دعوتِ اسلامی کے دینی کام وہیں کے اسلامی بھائی کرتے ہیں۔ میرے سفرِ نیپال کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ انڈیا میں دعوتِ اسلامی کے تحت ویلفیئر کی خدمات کو عام کیا جائے اور دینی کاموں سے متعلق ذمہ داران کو اپ گریڈ کیا جائے۔ میں نے مجموعی طور پر انڈیا کے مسلمانوں بالخصوص دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران میں دین سے محبت اور دینی کاموں کا جذبہ دیگر قوموں سے زیادہ پایا ہے، وہاں تھوڑی کوشش سے رزلٹ زیادہ ملتا ہے۔ الحمدللہ میں نے انڈیا کے اسلامی بھائیوں سے بہت کچھ سیکھا ہے اور بالخصوص اطاعت سیکھی ہے۔

مہروز عطاری: مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے مدرسۃ المدینہ بالغان کی ذمہ داری آپ کے پاس ہے، اس شعبے میں آپ نے کیا تبدیلیاں کیں اور آگے کیا ارادے ہیں؟

حاجی بلال عطاری: اس وقت تحقیق ستمبر 2021ء میں 1 لاکھ 60 ہزار سے زیادہ اسلامی بھائی مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھ رہے ہیں۔ اب ہم مدرسۃ المدینہ بالغان کا باقاعدہ نصاب لانے کی تیاری کررہے ہیں جس کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بہت پیارا نام عطا فرمایا ہے: "قراٰن سیکھئے" اس نصاب کے 3 حصے ہیں جن میں سے پہلا حصہ ان شآءَ اللہ بہت جلد منظرِ عام پر آئے گا۔ اس نصاب کی مدد سے طلبہ کو درستِ قراٰن کے علاوہ دیگر فرض علوم سکھانے میں بھی مدد ملے گی۔

مہروز عطاری: آپ کی مینجمنٹ بہت مشہور ہے اور سنا ہے کہ آپ بہت اچھے مُنْتَظِم (Manager) ہیں۔ یہ سب آپ نے کہاں سے سیکھا ہے؟

حاجی بلال عطاری: یہ سوال ان کرم فرماؤں سے ہی کرنا چاہئے جو ایسا کہتے ہیں ورنہ میں اپنے اندر انتظامی حوالے سے غیر معمولی صلاحیتیں نہیں پاتا، نہ ہی میں نے MBA یا پھر مینجمنٹ سے متعلق کوئی کورس کیا ہے۔ اگر اس حوالے سے مجھ میں کوئی خوبی ہے تو اس میں فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت کے علاوہ والد صاحب کی تربیت اور گھر کے ماحول کا کافی عمل دخل ہے۔

مہروز عطاری: بعض لوگ دعوتِ اسلامی کے طریقۂ کار اور بعض فیصلوں پر کافی تنقید کرتے ہیں، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

حاجی بلال عطاری: تنقید کرنے والوں کی عموماً 3 قسمیں ہوتی ہیں: (1) وہ لوگ جو کسی فیصلے سے متأثر ہوئے ہیں۔ ہمارا فیصلہ غلط بھی ہوسکتا ہے اس لئے معلومات کرنے کی کوشش ہوتی ہے، اگر ہمارا فیصلہ غلط ہو تو ان سے معذرت کرلی جاتی ہے (2) جو ہم سے دور ہیں اور غلط فہمی کا شکار ہیں، ان سے ملنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی غلط فہمی دور ہوجائے (3) جو تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔ اس بارے میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے یہ مدنی پھول عنایت فرمایا ہے کہ: ہر مخالفت کا جواب، دینی کام۔

آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے، آئے روز طرح طرح کی باتیں آتی ہیں جن میں تنقید برائے تنقید کے علاوہ ذاتی حملے بھی شامل ہوتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس اتنا زیادہ کام ہے اور آگے مزید اتنا بڑا کام کرنا ہے کہ اس طرف دیکھنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔

مہروز عطاری: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

حاجی بلال عطاری: آج کے دور میں آپ چاہے پاکستان میں ہوں یا بیرونِ پاکستان، ایمان کے تحفظ، اخلاق و کردار سنوارنے اور شرم و حیا بچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ایک محفوظ پناہ گاہ (Shelter) ہے۔ تمام اسلامی بھائیوں اور بہنوں سے میری مدنی التجا ہے کہ خود بھی اور اپنے بال بچّوں کو بھی اس دینی ماحول سے وابستہ رکھیں۔ اللہ کریم ہمیں مرتے دم تک اس نیک ماحول سے وابستگی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ترکی میں جشنِ ولادت کا فیضان

(قسط: 01)

مولانا عبد الحبیب عطاری

15 اکتوبر 2021ء صبح 3 بجے کی فلائٹ سے ہم 7 اسلامی بھائی کراچی سے ایک بار پھر ترکی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اس سفر کا اہم ترین مقصد ترکی میں عاشقانِ رسول کے ساتھ شبِ میلاد کے اجتماع میں شرکت تھا، اس کے علاوہ استنبول میں زیرِ تعمیر مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ کرنے اور مختلف مزاراتِ مقدسہ پر حاضری کی نیت بھی تھی۔

مقامی وقت کے مطابق دوپہر تقریباً ڈھائی بجے ہم استنبول ایئرپورٹ پر پہنچے۔ یہاں بڑا سہانا موسم تھا اور بوندا باندی جاری تھی۔ ایئرپورٹ پر ہم نے نمازِ ظہر ادا کی اور پھر امیگریشن کے بعد باہر آئے تو اسلامی بھائی ہمیں لینے کے لئے موجود تھے۔

فیضانِ مدینہ کا روح پرور منظر: ایئرپورٹ سے ہم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب وہاں پہنچے تو فیضانِ مدینہ کی عمارت دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔ تقریباً 8 مہینے پہلے فروری 2021ء میں جب ہم یہاں آئے تو اس جگہ ایک خالی پلاٹ موجود تھا جبکہ آج ہماری نگاہوں کے سامنے ایک شاندار عمارت تکمیل کے مراحل میں تھی اور اب فنشنگ کا کام باقی تھا۔

ان شاء اللہ اس عمارت میں مسجد، جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ، مدنی چینل کے اسٹوڈیوز، مختلف تنظیمی کاموں کے لئے آفس، مدنی تربیت گاہ وغیرہ کا سلسلہ ہوگا۔ اسی سفر میں ہم نے طے کیا کہ ان شاء اللہ مارچ 2022ء میں اس مدنی مرکز کا عظیم الشان افتتاح کریں گے جس میں پاکستان کے علاوہ دیگر ملکوں کی شخصیات بھی شرکت کریں گی۔

مقامی زبان میں دینی کام: مدنی مرکز کا دورہ کرنے کے بعد ہم اسی علاقے ارناؤط کوئی (Arnavutkoy) میں واقع دعوتِ اسلامی کے سینٹر میں حاضر ہوئے جہاں ترکش مبلغینِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوئی۔ ہمیں یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ یہاں دعوتِ اسلامی کے تقریباً تمام دینی کام مثلاً مدنی قافلہ، درس، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ ترکش زبان میں ہو رہے ہیں۔ ان مبلغین سے بات کرکے دل باغ باغ ہوگیا کیونکہ امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا یہ خواب ہے کہ دنیا بھر میں ہر ملک کے مقامی اسلامی بھائی وہاں کی مقامی زبان میں دعوتِ اسلامی کا دینی کام کریں اور اب ترکی میں یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر آرہا ہے۔

گزشتہ تقریباً 36 گھنٹے سے ہم جاگ رہے تھے اس لئے یہاں

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبد الحبیب عطاری کے ویڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

سے فارغ ہو کر ہم اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

اگلی صبح ہم نے حسبِ معمول میزبانِ رسول حضرت سیّدُنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارِ اقدس سے متصل مسجد میں نمازِ فجر ادا کرکے مزار شریف پر حاضری دی، جب بھی یہاں حاضری دی جائے تو ایک الگ ہی کیفیت حاصل ہوتی ہے۔ یہاں حاضری کے بعد ایک قریبی ریسٹورنٹ میں ناشتہ کیا اور پھر اپنی قیام گاہ واپس پہنچے۔

استنبول سے برصہ: 16 اکتوبر بروز ہفتہ ہم استنبول سے ترکی کے ایک دوسرے شہر برصہ روانہ ہوئے۔ برصہ کا سفر کار وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے اور کشتی کے ذریعے بھی۔ استنبول کی بندرگاہ سے ہم ایک کشتی کے ذریعے تقریباً 2 گھنٹے میں برصہ پہنچے۔ برصہ میں ہم نے صاحبِ تفسیر روحُ البیان شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔

برصہ کی عظیم الشان تاریخی مسجد: برصہ میں ہی ہم ایک بہت بڑی جامع مسجد میں حاضر ہوئے جسے "مسجد کبیر (Grand Mosque of Bursa)" کہا جاتا ہے جو تقریباً 700 سال پرانی ہے۔ یہ مسجد فنِ تعمیر کا شاہکار ہے اور یہاں خطاطی (calligraphy) کے نادر نمونے نظر آتے ہیں۔ اس مسجد کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہاں تقریباً 400 سال پرانے غلافِ کعبہ کا کافی بڑا دروازۂ کعبہ والا ٹکڑا موجود ہے، ہم نے اس کا بھی دیدار کیا۔ اس مسجد میں ایک ایسی تختی کی زیارت بھی ہوئی جسے سامنے (Front Side) سے دیکھا جائے تو "اللہ محمد" لکھا نظر آتا ہے، دائیں طرف (Right Side) سے دیکھنے پر "ابوبکر عمر" جبکہ بائیں جانب (Left Side) سے دیکھا جائے تو "عثمان علی" لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ یہ سلطنتِ عثمانیہ یعنی قدیم ترکی کے عاشقانِ رسول کی اپنے دین سے محبت کا ثبوت ہے کہ انہوں نے اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں کو دین کیلئے استعمال کیا۔

چونکہ ایک عرصے تک خلافتِ عثمانیہ کو حرمین شریفین کی خدمت کا اعزاز حاصل رہا اس لئے آج بھی ترکی میں مختلف مقامات پر مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ سے وابستہ تبرکات کی ایک تعداد موجود ہے بالخصوص توپ قاپی میوزیم میں تبرکات کی بڑی تعداد اپنی برکتیں لٹا رہی ہے۔

برصہ کا علاقہ مرغوں، شہد اور دیگر دیسی چیزوں کے لئے بھی مشہور ہے۔ ہم نے اپنے گھر والوں کے لئے یہاں سے کچھ تحائف بھی خریدے۔ ہم نے برصہ میں ہی رات گزاری اور پھر اگلے دن واپس استنبول پہنچے۔

پابندیٔ وقت کی اہمیت: برصہ سے استنبول واپسی کے لئے ہماری کشتی کا وقت دوپہر 12 بجے کا تھا جبکہ ہم 12 بج کر 2 منٹ پر بندرگاہ پہنچے۔ 2 منٹ تاخیر کے سبب ہمیں سوار نہیں ہونے دیا گیا اور کشتی ہمارے سامنے ہی روانہ ہوگئی، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان ممالک میں وقت کی پابندی کا کتنا خیال رکھا جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بالخصوص سفر میں وقت کا مکمل حساب رکھیں اور ہوائی جہاز یا ٹرین وغیرہ کی روانگی سے کچھ وقت پہلے پہنچنے کا اہتمام کریں۔

ہم یہاں سے کچھ آگے جاکر ایک اور بڑی کشتی میں سوار ہوئے جس میں کاریں ٹرک وغیرہ بھی لاد کر لائے جاتے ہیں اور شام تقریباً ساڑھے 4 بجے استنبول پہنچے۔

شہری زندگی اور ٹریفک جام: استنبول ایک بہت بڑا شہر ہے جہاں خصوصاً شام کے وقت ٹریفک جام ہوجاتا ہے۔ دنیا کے تمام بڑے شہروں میں عموماً ٹریفک کے حوالے سے 2 اوقات رش والے ہوتے ہیں، صبح 7 سے 9 اور شام 4 یا 5 بجے سے 7 یا 8 بجے تک۔ ان اوقات میں اکثر لوگ اپنے کام پر جارہے یا واپس آرہے ہوتے ہیں۔ بڑے شہروں میں ان اوقات میں سفر سے پہلے ذہنی طور پر ٹریفک جام کے لئے تیار رہنا چاہئے، اگر ممکن ہو تو اپنے کاموں کو ان اوقات کے علاوہ نمٹائیں تاکہ ٹریفک جام کا شکار نہ ہونا پڑے۔

آج آنے والی رات بڑی رات یعنی ربیعُ الاوّل کی 12 ویں رات ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے استنبول میں حضرت سیّدُنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے نزدیک ایک ہال میں اجتماع کا اہتمام کیا تھا۔ اجتماعِ میلاد کا آغاز نمازِ عصر کے بعد ہونا تھا جبکہ میرا بیان نمازِ مغرب کے بعد تھا۔ اِنْ شَآءَ اللہ مدنی سفر نامہ کی اگلی قسط میں استنبول کی سرزمین پر دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد اور پھر صبحِ بہاراں کے استقبال کا ایمان افروز تذکرہ کیا جائے گا۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے اور لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچوں میں پیٹ کی بیماریاں

بچوں میں پیٹ کی مختلف بیماریاں نہ صرف روزمرہ کی زندگی کو متاثر کرسکتی ہیں بلکہ بچوں کی نشوونما(Growth)اور عمر کے حساب سے مناسب وزن نہ بڑھنا بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

کچھ عام بیماریوں کے بارے میں مختصر بیان کیا جاتا ہے:

1 پیٹ درد کے اسباب(Causes of Abdominal pain): بچوں میں تیزابیت(Acidity)کی وجہ سے پیٹ میں درد ہو تو بچہ بار بار پیٹ کے بل لیٹنے کی کوشش کرتا ہے، چھوٹے بچے اگر مسلسل پیٹ میں درد کی شکایت کریں تو والدین یہ دیکھیں کہ بچہ کب شکایت کرتا ہے، پیٹ کے کس حصے میں درد ہوتا ہے، بچہ مسلسل روتا ہے یا رات میں بھی روتا رہتا ہے تو یہ پیٹ کے درد کی خاص علامات ہیں، اس کے علاوہ الٹیاں، منہ بھر کے، خراٹے کے ساتھ سانس لینا اور مسلسل کھانسی ہونا بھی تیزابیت کی علامت ہے۔

تیزابیت والی غذائیں: سافٹ ڈرنکس، چاکلیٹ، کافی، چائے، سوڈا، مرچ مسالوں والی چپس اور مرغن غذائیں، ان میں زیادہ تیزابیت ہوتی ہے۔ چونکہ بچوں کا ہاضمہ کمزور ہوتا ہے تو بچے تیزابیت(Acidity)کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دودھ پلانے والی خواتین کو بھی ایسی چیزوں سے بچنا چاہئے۔ مائیں خود ایسی غذاؤں کا استعمال کریں جن سے دودھ میں مضر اجزا شامل نہ ہوں۔ جن بچوں میں پیٹ کا درد ہوتا ہے ایک تحقیق کے مطابق 25 فیصد بچوں میں بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے اور باقی بچوں میں خوف، ذہنی دباؤ اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے بھی پیٹ کا درد ہو سکتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ بچوں کو جن چیزوں سے یا جن مقامات پر جانے سے خوف پیدا ہوتا ہے یا جن اوقات میں باہر جانے سے خوف پیدا ہو سکتا ہے ان سے بچوں کو دور رکھیں۔ جہاں جائیں ساتھ لے جائیں، بچوں کو ذہنی سکون دیں کیونکہ جب بچہ مایوس یا فکر مند ہوتا ہے تو اعصاب میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ناف کے اردگرد اعصاب اور خون کی باریک نالیوں کا ایک نیٹ ورک ہوتا ہے جس میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ جب بچہ ذہنی دباؤ میں ہوتا ہے اس لئے بچے کو پیٹ میں درد ہوتا ہے۔

2 بچے میں قبض اور اس کے اسباب: قبض ایک حالت کا نام ہے جس میں فضلہ سخت ہو جاتا ہے اور خارج ہونے میں تکلیف ہوتی ہے، جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں ان میں بوتل کا دودھ پینے والے بچوں کے مقابلے میں قبض بہت کم ہوتی ہے۔ خاص طور پر پاؤڈر والا دودھ پینے والے بچوں میں یہ مسئلہ زیادہ ہے۔

علامات: 1 پیٹ میں درد ہونا 2 پیٹ کا پھول جانا 3 پاخانہ کرتے ہوئے سخت تکلیف اور درد ہونا 4 خون آنا۔

غذا سے متعلق معلومات: کھانے میں بچوں کو پھلوں کا جوس نہ دیں بلکہ پھل کھلائیں کہ موسمی پھلوں سے قبض کم ہوتی ہے۔ بچوں کو بازاری کھانوں سے دور رکھیں، چکی کے آٹے (براؤن آٹے) کی روٹی کھلائیں کیونکہ اس میں فائبر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ بچوں کو سبزیوں کی عادت ڈالیں، ایک سال سے بڑے بچے کو اگر دائمی قبض کی شکایت ہو تو اسے دودھ کم دیں اور روٹی، بریڈ، کھیر اور گڑ یا شکر کے ساتھ دیسی گھی کا پراٹھا بنا کر کھلائیں۔ صبح روغن بادام،

زیتون کا تیل اور سونف کا قہوہ بھی دودھ یا دہی میں ملا کر دیں۔

چھوٹے بچوں میں پیٹ کا مساج کریں، نہلانے سے پہلے یہ مساج صحت کے لئے بھی مفید ہے اور بچوں کو قبض اور گیس سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ مائیں جو چیز کھاتی ہیں اس کا اثر بھی بچے کی صحت پر آتا ہے اس لئے ماں کو چاہئے کہ عادتاً وہ چیزیں کھائے تاکہ خود بھی صحت مند رہے۔ انجیر، خشک خوبانی، سبزیاں، پھل اور پانی کا استعمال زیادہ کریں۔

اگر چھوٹے بچے کو پاخانہ کرنے میں دشواری ہو تو جس طرح عام افراد کے لئے ورزش فائدہ کرتی ہے اس طرح بچوں کو بھی قبض سے دور رکھتی ہے۔ بچے کی ٹانگوں کو سائیکل کی طرح گھمائیں اس طرح اسے پاخانہ میں آسانی ہوگی۔

والدین کے لئے: اگر بچوں کو بار بار پیٹ میں درد ہو، سوتے ہوئے ایک دم سے روتا ہوا اٹھ جائے، کھیلتے کودتے ہوئے بچہ ایک دم سے رونا شروع کر دے تو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔ اپنے بچوں پر خاص توجہ دیں۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہم سب کو پیٹ درد سمیت تمام بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
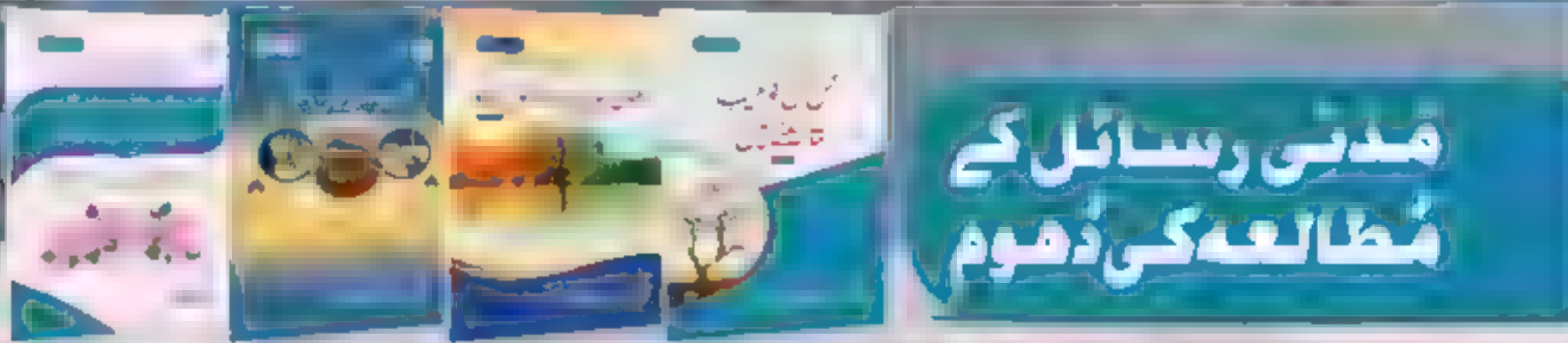
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ربیع الاوّل اور ربیع الآخر 1443ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دعاؤں سے نوازا: ❶ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "کس کس کو عیب تاسکتے ہیں" پڑھ یا سن لے اسے اپنی زبان کا درست استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمِیْن ❷ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں گناہ" پڑھ یا سن لے اُسے علم و تقویٰ کا پیکر بنا اور اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔ اٰمِیْن ❸ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امام ابوحنیفہ کا حُسنِ سلوک" پڑھ یا سن لے اُسے امامِ اعظم ابوحنیفہ کے صدقے ہمیشہ زبان کا درست استعمال کرنے اور غیبت و چغلی سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن ❹ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے عورتوں کے بارے میں سوالات" پڑھنے/سننے والوں کو یہ دعا دی: یااللہ کریم! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے عورتوں کے بارے میں سوالات" پڑھ یا سن لے اسے اپنے گھر کی خواتین کو شریعت کے دائرے میں [illegible] دینی احکام پر عمل کروانے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کس کس کو عیب بتاسکتے ہیں	22 لاکھ 22 ہزار 643	7 لاکھ 26 ہزار 673	29 لاکھ 49 ہزار 320
لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں گناہ	21 لاکھ 10 ہزار 206	8 لاکھ 1 ہزار 10	29 لاکھ 11 ہزار 216
امام ابوحنیفہ کا حُسنِ سلوک	18 لاکھ 72 ہزار 808	8 لاکھ 27 ہزار 614	27 لاکھ 4 سو 22
امیرِ اہلِ سنّت سے عورتوں کے بارے میں سوالات	23 لاکھ 40 ہزار 629	8 لاکھ 7 ہزار 823	31 لاکھ 48 ہزار 452

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ہمیشہ سے علمائے کرام اور مسلمانوں کا ایک اہم موضوع رہا ہے، قرآنِ پاک کو ابتدا سے پڑھنا شروع کریں تو کہیں پر اللہ پاک نے اپنا نام "اللہ" ذکر فرمایا ہے تو کہیں پر رَبُّ الْعٰلَمِیْن، مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن، اسی طرح کہیں پر "اَلرَّزَّاق" تو کہیں "اَلْمُتَّقِیْ" ذکر فرمایا۔

قرآنِ پاک میں جگہ جگہ اللہ پاک کے نام موجود ہیں، لیکن تین مقامات پر اللہ پاک نے خاص طور پر اپنے ناموں کے بارے میں اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ارشاد فرمایا، یعنی ان ناموں کو اللہ پاک نے حُسْنٰی قرار دیا۔ "حُسْنٰی" کا مطلب ہوتا ہے، اچھے، بہتر، خوبی والے، یعنی اللہ پاک کے جو نام ہیں، خود اللہ پاک نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ نام خوبی والے ہیں، بہتری والے ہیں۔

● پہلا مقام: پارہ 9، سورۂ اعراف کی آیت نمبر 180 میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور بہت اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو۔

● دوسرا مقام: پارہ 15، سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 110 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: [illegible] ترجمۂ کنز العرفان: تم فرماؤ: اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

● تیسرا مقام: اللہ پاک پارہ 16، سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 8 میں ارشاد فرماتا ہے: [illegible] ترجمۂ کنز العرفان: وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔

ان تینوں آیتوں میں اللہ پاک نے اپنے خوبصورت ناموں کا تذکرہ فرمایا ہے، اللہ پاک کی ذات تو ایک ہی ہے، لیکن اس کے مختلف نام ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک کے ننانوے نام ہیں، یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

([illegible] 279 [illegible])

10 اسمائے حسنیٰ: (1) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (2) عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ: ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے (3) اَلرَّحْمٰنُ: نہایت مہربان (4) اَلرَّحِیْمُ: بہت

رحمت والا (5) اَلْمَلِكُ: بادشاہ۔ ملک اور حکومت کا حقیقی مالک ہے، تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس بادشاہ کا مالک ہونا اور اس کی سلطنت دائمی ہے، جسے زوال نہیں (6) اَلْقُدُّوْسُ: نہایت پاک۔ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے نہایت پاک ہے (7) اَلسَّلٰمُ: سلامتی دینے والا۔ یعنی مخلوق کو آفتوں اور نقصانات سے سلامتی دینے والا ہے (8) اَلْمُؤْمِنُ: امن بخشنے والا۔ اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے عذاب سے امن بخشنے والا ہے (9) اَلْمُهَيْمِنُ: حفاظت فرمانے والا۔ ہر چیز پر نگہبان اور اس کی حفاظت فرمانے والا ہے (10) اَلْعَزِيْزُ: بہت عزت والا۔ ایسی عزت والا ہے، جس کی مثال نہیں مل سکتی اور ایسے غلبے والا ہے کہ اس پر کوئی بھی غالب نہیں آسکتا۔ (پ28، الحشر: 22، 23، 24، صراط الجنان، 10/ 104)

اللہ پاک ہمیں اسماءُ الحسنیٰ یاد کرنے کی سعادت بخشے اور اپنے خوبصورت ناموں کی برکت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز اللہ پاک کی ایک عظیم عبادت ہے کہ اس کے بارے میں سوال جواب ہونا ہے اور پانچ وقت کی نماز اللہ پاک کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تحفے میں ملی ہے اور یہ تحفہ بھی یہ کمال کا ہے کہ رہتی دنیا بلکہ تا قیامت کسی کو ملا ہے نہ ہی کسی کو ملے گا کیونکہ یہ خاص ہمارے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہی ملا ہے۔

یاد رکھئے! نماز ادا کرنا ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، 2/ 6 ملخصاً) اور جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز قضا کرے گا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/ 299، حدیث: 10590) لہٰذا نماز کی پابندی کریں۔

نماز کے بہت سے دینی فوائد ہیں جیسے شفاعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جنّت کا حصول اور دنیاوی بھی کافی فوائد ہیں جیسے ایکسر سائز ہوتی ہے، موٹاپا کم ہوتا ہے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ باقی چار نمازوں یعنی ظہر، عصر، مغرب اور عشا میں مسجد میں اچھی تعداد ہوتی ہے لیکن فجر میں ایک تعداد ہوتی ہے جو بستر پر ہوتے ہیں۔ الامان والحفیظ

آئیے نمازِ فجر پر ابھارنے کے متعلق پانچ فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھتے ہیں:

1 حضرت سیّدنا عمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جس نے سورج کے طلوع و غروب ہونے (یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نماز ادا کی (یعنی جس نے فجر و عصر کی نماز پڑھی) وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم، ص250، حدیث: 1436)

2 حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ پاک کے ذمے میں ہے۔ (معجم کبیر، 12/ 240، حدیث: 13210) ایک دوسری روایت میں ہے: تم اللہ پاک کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ پاک کا ذمہ توڑے گا اللہ پاک اسے اوندھا (یعنی اُلٹا) کرکے دوزخ میں ڈال دے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، 2/ 443، حدیث: 5905)

3 حضرت سیّدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن پڑھی جانے والی فجر کی نماز باجماعت سے افضل کوئی نماز نہیں ہے، میرا گمان (یعنی خیال) ہے تم میں سے جو اس میں شریک ہوگا اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (معجم کبیر، 1/ 156، حدیث: 366)

4 حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اس نے پوری رات قیام کیا۔ (مسلم، ص258، حدیث: 1491)

5 حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری ہے وہ چلے جاتے ہیں، اللہ پاک باخبر ہونے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری،1/203، حدیث:555)

اللہ پاک ہمیں استقامت کے ساتھ فجر کی نماز سمیت تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
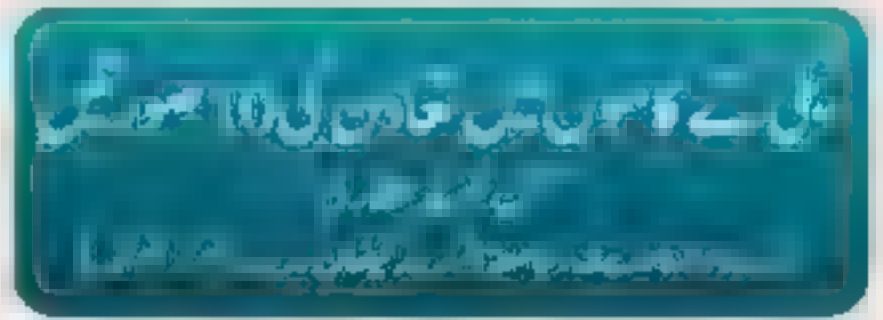
قراٰنِ مجید میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (پ6، المآئدۃ:2)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں تمام مخلوق کیلئے حکم ہے کہ بھلائی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون کریں یعنی ایک دوسرے کی مدد کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ (نیکی کے کاموں میں تعاون کرنے) کی کچھ صورتیں بھی بیان فرمائی ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں: عالم اپنے علم کے ذریعے لوگوں سے تعاون کرے اور انہیں سکھائے، غنی اپنے مال کے ذریعے اور بہادر راہِ خدا میں اپنی بہادری کے ذریعے۔

(تفسیر قرطبی، المآئدۃ، تحت الآیۃ:2، 3/1648)

یہ انتہائی جامع آیتِ مبارکہ ہے، نیکی اور تقویٰ میں ان کی تمام انواع و اقسام داخل ہیں۔ نیکی کے کاموں میں مدد کرنے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں سے 10 درج ذیل ہیں:

1 قول سے نیکی کے کام میں تعاون ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر حدیثِ پاک میں بیان فرمایا گیا: حضرت سیّدُنا عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی اس کے لئے نیکی کرنے والے کی طرح اجر ہے۔ (مسلم، ص809، حدیث:4899)

کسی کو مدرسہ، مسجد یا جامعہ یا کسی نیک مقام کا پتا بتا دینا بھی قول کے ذریعے تعاون ہے۔ اسی طرح کسی ایک بندے کو کسی ورد، وظیفے یا پھر کسی بات کے بارے میں علم ہے تو ورد، وظیفہ اپنے دوسرے بھائی کو بھی بتا دے تو یہ عام صورتیں قول کے ذریعے نیکی کے کام میں تعاون کے تحت داخل ہیں۔

2 فعل سے راہنمائی کے ذریعے نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔ اس کی مثال جیسے کسی کو نماز پڑھنی نہیں آتی تھی، قراٰن پاک پڑھنا نہیں آتا تھا، نیکی کی دعوت دینا نہیں آتی تھی، انفرادی کوشش کرنا نہیں آتی تھی یا پھر وضو کرنا نہیں آتا تھا۔ تو کسی نے اس کو یہ ساری چیزیں سکھا دیں تو یہ سب فعل کے ذریعے تعاون ہوا۔

3 اشارے سے نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔ اس کی مثال جیسے راستے میں کسی نے پوچھ لیا کہ مسجد، مدرسہ یا اجتماع گاہ کس طرف ہے؟ تو اس کو اشارے سے بتا دینا۔ جی اس طرف ہے۔ یہ اشارے سے نیکی کے کام میں تعاون کی صورت ہے۔

4 لکھ کر نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔ اس کی مثال جیسے کسی کو کسی جگہ جانا ہے لیکن اس کو مکمل پتا معلوم نہیں ہے کسی نے اس کو کاغذ پر پورا پتا لکھ کر دے دیا۔ یہ لکھ کر نیکی کے کام میں معاونت ہوئی۔ یا پھر کسی نے دوسرے بندے کو نیکیوں والے کوئی اعمال لکھ کر دیئے کہ تم بھی اس پر عمل کرو تو یہ بھی لکھائی کے ذریعے تعاون ہے۔

5 اپنے وقت کے ذریعے نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔

6 اپنے مال کے ذریعے نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔ کہ کسی

دینی ادارے میں اپنے مال کو خرچ کرنا تاکہ مال کے ذریعے یہ دینی ادارہ زیادہ مضبوط ہو کر اچھی طرح دین اسلام کی خدمت کر سکے یا پھر کسی دینی طالب علم کی مالی معاونت کرنا تاکہ اس کو اگر علم دین حاصل کرنے میں کوئی مشقت ہو تو دور ہو جائے اور وہ اچھی طرح علم دین حاصل کر سکے۔

7 دین اسلام کی دعوت اور اس کی تعلیمات دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔

8 اپنے اور دوسرے لوگوں کے عملی حالات سدھارنے کے لئے نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔

9 تدریس اور تفہیم کے ذریعے نیکی کے کام میں تعاون کرنا۔ کہ کسی کو اگر کوئی دینی مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہو رہی ہو تو اس کو سمجھا کر اس کی دشواری دور کرنا۔

10 سفر کے ذریعے نیکی کے کام میں تعاون کرنا جیسے مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا۔

اللہ پاک ہمیں نیکی کے کاموں میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

[illegible]

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: کراچی: سید زین العابدین، سید [illegible] حسنین عطاری، عبد [illegible]، احمد علی، [illegible] رضا، محی الدین رضا قادری، نعیم رضا، بلال حسن، محمد شاف عطاری، عبد اللہ ہاشم عطاری مدنی، محمد [illegible]، ابو بکر عطاری، محمد [illegible]، محمد مدثر، محمد وقار یونس، محمد وقار عطاری، محمد اسماعیل عطاری [illegible]، محمد اسماعیل [illegible]، اویس عطاری، احمد عارف عطاری، محمد جاوید۔ فیصل آباد: [illegible] حسنین عطاری، رحمت علی عطاری رضوی، [illegible] عطاری۔ [illegible] احمد عطاری مدنی، محمد فیض، [illegible] الحسن عطاری۔ راولپنڈی: شاکر حسین، حمد رضا، طلحہ خان عطاری۔ گجرات: منور عطاری، عبد السبحان عطاری، محمد کاشف عطاری۔ [illegible] محمد [illegible] حامد علی، [illegible] حسین۔ متفرق شہر: محمد حمزہ عطاری [illegible]، محمد منعم [illegible]، حمزہ حمید [illegible]، محمد شوال ([illegible])، احمد رضا [illegible]، [illegible] اللہ [illegible]، شعیب حسن عطاری [illegible]، غلام محی الدین [illegible]، [illegible] علی عطاری [illegible]، حسن شہزاد [illegible] احمد فرید [illegible]، کامران [illegible] عطاری [illegible]

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: [illegible]: بنت صغیر عطاریہ، بنت صادق عطاریہ، بنت محمد اکرم عطاریہ، [illegible] غزالی، بنت ناصر، بنت رضوان حمد، بنت سمیع اللہ صدیقی، ام [illegible] عطاریہ، بنت فاروق۔ حیدر آباد: بنت عبد المجید عطاریہ، بنت محمد عمران یمنی، بنت اختر عطاریہ، بنت محمد اسلم عطاریہ۔ سیالکوٹ: بنت محمود رضا، بنت شبیر احمد، بنت شبیر حسین، بنت محمد اقبال، بنت ارشد صدیقی، بنت محمد ثاقب، بنت مشتاق احمد، بنت محمد نواز۔ داؤد خیل: بنت محمد سلیم عطاریہ، بنت [illegible]، بنت عبد الغفور، بنت محمد علی۔ متفرق: بنت ذو الفقار علی [illegible]، بنت اشرف عطاریہ مدنیہ [illegible]، بنت مدثر [illegible]، بنت شبیر احمد [illegible]، بنت اللہ بخش عطاریہ [illegible]، بنت منور حسین، بنت عمران (اٹک)۔

[illegible]

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 فروری 2022ء

1 فلاح و کامیابی والے 10 اعمال قرآن کی روشنی میں 2 نماز مغرب کی اہمیت و فضیلت پر 5 فرامین مصطفےٰ 3 علما کے فضائل پر 5 فرامین مصطفےٰ

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تاثرات

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 بنتِ غلام نبی مدنیہ (جامعۃ المدینہ گرلز، ناظم آباد، کراچی): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" امت کی خیر خواہی کے لئے دعوتِ اسلامی کی ایک اور بہترین کاوش ہے، اس میں اعلیٰ مواد کا ذخیرہ مستند حوالہ جات کے ساتھ موجود ہوتا ہے، اس کی تحریروں میں ہر ایک کیلئے دلچسپی کا سامان ہے، بچوں، عورتوں اور نوجوانوں کے خاص مضامین سے یہ شمارہ ہر ایک کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے، اس کے مطالعے کے ذریعے علمی مواد، شرعی احکام، معاشرتی مسائل کی معلومات حاصل ہوتی ہیں، ہر ماہ کے فضائل اور واقعات بھی توجہ کے حامل ہوتے ہیں۔

2 قاری محمد علی عطاری (ناظم مدرسۃ المدینہ مہاجر کیمپ نمبر 7 بلدیہ ٹاؤن، [illegible]): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا پیپر، اس کی پرنٹنگ اور مستند مواد اپنی مثال آپ ہے، اس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں دلچسپ معلومات شامل کی جاتی ہیں، اس میں بچوں اور اسلامی بہنوں کیلئے بھی الگ سے مضامین شائع کئے جاتے ہیں جو ایک بہت اچھی کاوش ہے۔ اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی پوری ٹیم کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے جنہوں نے اس دور میں اس قدر بہترین میگزین شائع کرکے ایک بہت زبردست کارنامہ انجام دیا ہے، سچ کہا ہے کسی نے: کام کو سلام!

متفرق تاثرات

3 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے زندگی کے بہت سے مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد ملی ہے، میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو مشورہ نہیں بلکہ دعا دوں گا کہ اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین (ابو [illegible] مدینہ، ضلع شیخوپورہ) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا یہ انداز بہت اچھا ہے کہ اس میں ہر مہینے کی مناسبت سے بزرگوں کی ولادت یا وصال کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (محمد [illegible]، بہاولنگر) 5 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں [illegible] کہانی بہت اچھی لگی۔ ([illegible]، تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان، پنجاب) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سندھی میں کب آئے گا؟ تاکہ وہ لوگ جنہیں اردو پڑھنا نہیں آتی سندھی میں ماہنامہ پڑھ سکیں جیسے اندرونِ سندھ میں بہت سے لوگوں کو اردو نہیں آتی۔ (محمد [illegible]، ضلع [illegible]، تحصیل [illegible]) 7 دعوتِ اسلامی کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اُمّتِ مسلمہ پر احسان ہے کہ اس میں فضولیات وغیرہ سے بچ کر اخلاقی تربیت کا سامان ہے، اس میں بچے سے لے کر بڑے تک کیلئے دلچسپ مضامین ہیں، دل چاہتا ہے کہ پڑھتے جاؤ۔ (بنتِ نصرت عطاریہ، [illegible]) 8 اللہ پاک کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی دھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی کے جہاں دیگر شعبوں سے علمِ دین کے موتی چننے کو مل رہے ہیں وہیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی اپنی برکتیں لٹا رہا ہے، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کا خزانہ ہے اس کے پڑھنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور اس سے [illegible] کے حوالے سے زبردست اور دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ ([illegible]، سیالکوٹ) 9 الحمدللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت سے متعلق واقعات پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی برکتوں سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ اٰمین ([illegible])

feedback

ماہنامے میں آپ کو کیا پسند آیا؟ مزید اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟ اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیجئے۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے اندرونِ سندھ سفر کی جھلکیاں

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی 19 تا 21 نومبر 2021ء تین دن کے لئے اندرونِ سندھ دورے پر تشریف لے گئے جہاں سات شہروں میں بیانات، ذمہ داران کے مدنی مشوروں میں شرکت اور مختلف دینی و دنیوی شخصیات سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ تفصیلات کے مطابق 19 نومبر کو ٹنڈو الہ یار اور میرپورخاص میں نماز و توبہ کے موضوع پر بیان کا سلسلہ ہوا، 20 نومبر کو میرواہ اور ڈگری میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوا اور مٹھی میں ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی شرکت ہوئی، 21 نومبر کو کوٹ غلام محمد اور کھپرو میں بیانات ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس تین دن کے دورے میں تقریباً پونے دو سو عاشقانِ رسول نے ایک ماہ کے لئے 5 دسمبر کو حیدرآباد اسٹیشن سے مدنی قافلے میں سفر کی نیتیں بھی کیں جبکہ دورانِ سفر آپ نے 11 دلہوں کے نکاح بھی پڑھائے، اس دورے میں ہزاروں عاشقانِ رسول نے آپ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطاری کا دورۂ پنجاب

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے ماہِ نومبر 2021ء میں پنجاب کا دورہ کیا جہاں 4 مدنی مراکز میں ہونے والے عظیمُ الشّان قافلہ اجتماعات میں بیانات فرمائے، ذمہ داران کے مدنی مشوروں میں شرکت اور مختلف شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ تفصیلات کے مطابق نگرانِ شوریٰ نے 18 نومبر کو ملتان میں ذمہ دار اسلامی بھائیوں کا مدنی مشورہ فرمایا، 19 نومبر کو ملتان میں بہاءُ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے مین آڈیٹوریم میں ہونے والے عظیمُ الشّان سیمینار میں، پولیس لائن ملتان میں منعقدہ تقریب میں، فیضانِ مدینہ ملتان میں ڈاکٹرز، پروفیسرز اور [illegible] کے درمیان اور فیضانِ مدینہ ملتان میں ہونے والے مدنی قافلہ اجتماع میں ہزاروں عاشقانِ رسول کے درمیان بیانات فرمائے۔ 20 نومبر کو فیصل آباد میں تاجران کے اجتماع میں بیان فرمایا اور فیصل آباد ہی میں MPA جاوید اختر کے گھر مدنی حلقے میں شرکت کی۔ 21 نومبر کو فیضانِ مدینہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں قافلہ اجتماع میں اور فیصل آباد ہی میں ڈاکٹرز اور پروفیسرز کے اجتماع میں بیانات کئے جبکہ مرزا محمد علی بیگ (SSP Patrolling Faisalabad) کے گھر بیوروکریسی کے درمیان مدنی حلقے میں شرکت فرمائی۔ 22 نومبر کو فیصل آباد میں سیاسی شخصیت طلال چودھری کے گھر پر مدنی حلقے میں شرکت کی، جی سی یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ کے حلقے میں مدنی پھول دیئے، بزنس کمیونٹی کے اجتماع میں بیان فرمایا اور جڑانوالہ کے اجتماع میں بھی بیان فرمایا۔ 23 نومبر کو فیضانِ مدینہ کاہنہ نو لاہور میں قافلہ اجتماع میں بیان فرمایا، [illegible] اور سابق اسپیکر قومی اسمبلی ایاز صادق سے ان کی رہائش گاہوں پر ملاقات کی۔ 24 نومبر کو گلگت بلتستان اور خیبر پختون خواہ کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے صحافیوں سے لاہور میں ملاقات فرمائی اور راجہ محمد بشارت (Law & Parliamentary Affairs) کے گھر پر مدنی حلقے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

میں شرکت فرمائی۔ 25 نومبر کو لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد افضل اور وفاقی وزیر اسد عمر سے اسلام آباد میں ملاقات کی۔ 26 نومبر کو وزیرِ خارجہ شاہ محمود قریشی سے اسلام آباد میں ملاقات کی اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ G-11 اسلام آباد میں منعقد ہونے والے قافلہ اجتماع میں سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ نے لاہور میں استاذُ العلماء حضرت علامہ مولانا گل احمد عتیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

شعبہ ڈونیشن سیل کے پاکستان بھر کے ذمہ داران کا اجتماع

دعوتِ اسلامی کے شعبہ ڈونیشن سیل کے زیرِ اہتمام 16 نومبر 2021ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان بھر سے تشریف لائے ہوئے متعلقہ شعبے کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی مولانا محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے سنتوں بھرا بیان کیا اور عطیات جمع کرتے وقت شرعی احتیاطوں کو ملحوظ رکھنے سمیت دیگر امور پر تربیت فرمائی۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری بھی موجود تھے۔

کھاریاں میں جامعۃ المدینہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا

دعوتِ اسلامی کے تحت کھاریاں (گجرات، پنجاب) میں جامعۃ المدینہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ جامعۃ المدینہ کا سنگِ بنیاد نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری نے رکھا اور عاشقانِ رسول کو اس کے تعمیراتی کاموں میں تعاون کرنے اور جلد از جلد جامعۃ المدینہ کا آغاز کرنے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری اور مقامی ذمہ داران بھی موجود تھے۔

کراچی میں شوبز کے افراد کے درمیان محفلِ نعت کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "رابطہ برائے شوبز" کے زیرِ اہتمام 11 نومبر 2021ء کو کراچی میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں ساحر لودھی اور عمر شریف کے بیٹے جواد عمر سمیت شوبز سے وابستہ کئی افراد نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی محمد اظہر عطاری نے محفل میں سنتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کی دلجوئی کی

دعوت دیتے ہوئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔

جامعہ ہجویریہ لاہور کے اساتذۂ کرام کی فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور تشریف آوری

جامعہ ہجویریہ داتا دربار کے اساتذۂ کرام شیخُ الحدیث و استاذُ العلماء مفتی صدیق ہزاروی صاحب، مولانا بدر زمان قادری صاحب (پرنسپل جامعہ ہجویریہ)، مولانا ہاشم قادری صاحب (سینیئر مدرس جامعہ ہجویریہ) اور مولانا ریاض چشتی صاحب (سینیئر مدرس جامعہ ہجویریہ) کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن میں قائم دارُالافتاء اہلِ سنت تشریف آوری ہوئی۔ استاذُ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی سمیت وہاں موجود اسلامی بھائیوں نے اُن کا استقبال کیا، مفتی صاحب نے علمائے کرام کو دارُالافتاء اہلِ سنت اور اس کے ذیلی شعبہ جات سمیت دارُالافتاء اہلِ سنت ویب سائٹ و ایپلی کیشن کا تعارف کروایا۔ علمائے کرام نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں قائم چند شعبہ جات کا وزٹ کرتے ہوئے اسپیشل پرسنز و چائلڈ ڈیپارٹمنٹ اور دورۃ الحدیث شریف کو دیکھ کر مسرت کا اظہار کیا۔

اٹلی کے شہر بلونیا میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 24 نومبر 2021ء بروز بدھ اٹلی کے شہر بلونیا میں سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں بلونیا کے مقامی اسلامی بھائیوں سمیت ذمہ داران دعوتِ اسلامی نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس سنتوں بھرے اجتماع میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور اسلامی بھائیوں کی تربیت و رہنمائی فرمائی۔ بعد ازاں رکنِ شوریٰ نے رقت انگیز دعا بھی کروائی۔

اپنے رب کو دیکھا

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رَاَیْتُ رَبِّیْ یعنی میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

(مسند احمد، 1/622، حدیث:2634)

اس پوری کائنات میں جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار صرف ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہی کیا، اور کسی نے نہ تو کیا ہے اور نہ ہی کر سکتا ہے، یہ آپ کا ایک عظیم معجزہ ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اللہ پاک نے آپ کو رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنّت اور دوزخ کو بھی دیکھا، اپنی جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار بھی کیا۔ اسی رات اللہ پاک نے مسلمانوں کے لئے 5 فرض نمازوں کا تحفہ بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمایا۔

یہ واقعہ رجبُ المرجب کے مہینے کی ستائیسویں رات کو پیش آیا۔

اسی لئے اس رات کو شبِ معراج (یعنی معراج کی رات) کہا جاتا ہے، 27 رجب کو مسلمان مسجدوں میں محفلیں و اجتماعات کرتے ہیں، جن میں علمائے کرام، امام صاحبان نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واقعۂ معراج، اس کی حکمتیں اور دیگر فضائل و کمالات بیان کرتے ہیں اور اس رات مساجد میں نوافل، تلاوتِ قرآن، ذکر و درود اور دیگر عبادات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

اچھے بچو! ہو سکے تو آپ بھی اس رات کے اہتمام کے لئے غسل کریں، صاف ستھرے کپڑے پہنیں، اپنے ابو یا کسی سرپرست کے ساتھ مسجد میں جائیں، جتنا ہو سکے نوافل، تلاوت اور دیگر ذکر و اذکار میں مصروف رہیں۔ بہت ساری نیکیاں ملیں گی اور اس مبارک رات کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ ان شآءَ اللہ

اللہ پاک ہم سب کو اس برکت والی رات میں خوب عبادت کرنے اور اپنے رب کو راضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

امی ابو کی خدمت کیجئے

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

[illegible]

پیارے بچو! ہمیں امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے امّی ابو کی بات مان کر ان کی خدمت کرنی چاہئے، امّی ابو کسی کام کا کہیں مثلاً دودھ، دہی، چینی، چاول وغیرہ لا دو یا دستر خوان لگا لو یا دستر خوان سے برتن اٹھا کر کچن میں رکھ دو تو ہمیں خوشی خوشی یہ سب کام کرنے چاہئیں تاکہ امّی ابو ہم سے خوش ہو کر ہمیں خوب دعائیں دیں۔ اللہ پاک ہمارے امّی ابو کو صحت و تندرستی بھری لمبی عمر عطا فرمائے، اٰمین۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی**

سوال: حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں کس نام سے پکارا جائے گا؟

جواب: ابو محمد کہہ کر۔ (تاریخ ابن عساکر، 7/389، تحت: 2019)

سوال: بیتُ المعمور (فرشتوں کے قبلہ) میں روزانہ کتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: 70 ہزار فرشتے۔ [illegible]

سوال: اللہ کریم نے فرشتوں کو کس دن پیدا فرمایا؟

جواب: بدھ کے دن۔

(تفسیر طبری، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 30، 1/232، رقم: 602)

سوال: مُطْعِمُ الطَّیر (یعنی پرندوں کو کھلانے والے) کس کو کہا جاتا تھا؟

جواب: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے دادا حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو، کیونکہ آپ اپنے دستر خوان سے پرندوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ (زرقانی علی المواہب، 1/135)

سوال: کون سے صحابی شکل و صورت میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہ تھے؟

جواب: حضرت سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

(مسلم، ص91، حدیث: 423)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی
** شعبہ بچوں کی دنیا [illegible] کراچی

پڑھنے کے صحیح اور غلط طریقے

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

دونوں بھائی لیٹے لیٹے کتاب پڑھ رہے تھے۔ کمرے میں صرف ایک چھوٹا سا بلب جل رہا تھا۔ دادا جان نے جب یہ دیکھا تو پہلے کمرے کی لائٹیں جلائیں پھر ان کے پاس جاکر بیٹھ گئے۔

شعیب نے کہا: دادا جان! آپ نے لائٹ کیوں جلائی؟ ہمیں کم لائٹ میں مزہ آرہا تھا۔ صہیب نے شعیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ہیں نا بھائی جان! جی دادا جان! صہیب ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اتنے میں ام حبیبہ بھی کمرے میں آگئی۔

ام حبیبہ نے کہا: تو کیا کم لائٹ میں پڑھنا غلط ہے؟ جی بیٹا! اس طرح پڑھنا غلط ہے۔ میں آپ لوگوں کو پڑھنے کے صحیح اور غلط طریقے بتاتا ہوں۔ صہیب نے کہا: ہاں دادا جان! یہ ٹھیک ہے۔ دادا جان نے پڑھنے کے غلط طریقے بتاتے ہوئے کہا:

❶ بہت زیادہ تیز یا کم لائٹ میں ❷ لیٹے لیٹے یا چلتے چلتے ❸ چلتی گاڑی میں ❹ کتاب پر جھک کر پڑھنا۔

پیارے بچو! اس طرح پڑھنے سے ہماری آنکھیں خراب ہوسکتی ہیں۔ اور جھک کر پڑھنا یا ہوم ورک کرنا تو اور بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس سے کمر درد اور پھیپھڑوں کی بیماری بھی ہوسکتی ہے۔

صہیب نے کہا: دادا جان! پھر ہم کس طرح پڑھیں؟ ام حبیبہ نے کہا: ایک تو صہیب کو ہر کام میں جلدی ہوتی ہے، صبر تو کرو، دادا جان وہ بھی بتادیں گے۔

دادا جان نے کہا: ایسی جگہ پر بیٹھو جہاں پر روشنی اوپر سے آئے یا پیچھے سے آئے، کتاب یا کاپی پر سایہ نہ پڑے۔ ایک بات یاد رکھو! ایسی جگہ پر بیٹھنا جہاں روشنی سامنے سے آئے یہ آنکھوں کے لئے خطرناک ہے۔ تینوں بچوں نے کہا: ٹھیک ہے دادا جان! آج سے ہم پڑھتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں گے۔

دادا جان نے کہا: میرے بچو! آنکھیں اللہ پاک کا بہت ہی پیارا اور خاص تحفہ ہیں ہمیں ان کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہئے۔

دادا جان خاموش ہوئے تو ام حبیبہ نے کہا: دادا جان! آج تو آپ نے ایسی باتیں بتائی ہیں جو ہمیں پہلے معلوم نہیں تھیں۔ دونوں بھائی بھی کہنے لگے: سچ میں دادا جان ہمیں بہت مزہ آیا! اب کل میں اپنے دوستوں کو ساری باتیں بتاؤں گا۔ صہیب اور ام حبیبہ نے بھی کہا: ہاں ہاں! ہم بھی بتائیں گے۔ دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: اچھا سنو! پھر اپنے دوستوں کو آنکھ والا معجزہ بھی سنا دینا۔ معجزے کا نام سنتے ہی تینوں بہت خوش ہوئے۔

دادا جان نے معجزہ سنانا شروع کیا۔۔۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانے میں کافر مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ ایک بار انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ اس حملے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک صحابی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر تیر لگ گیا، جس کی وجہ سے آنکھ جسم سے الگ ہوگئی اور نکل کر گال پر آگئی۔

یہ سن کر تینوں کو بہت دکھ ہوا۔ صہیب نے کہا: دادا جان! پھر تو وہ ایک آنکھ سے اندھے ہوگئے ہوں گے؟ دادا جان نے فوراً صہیب کو پیار سے سمجھایا: نہیں بیٹا! نیک لوگوں کو اس طرح نہیں کہتے، ان

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

کے لئے ایسے الفاظ بولنا یا لکھنا بری بات ہوتی ہے۔ یاد رکھو بچو! ہمیں نبی، صحابی اور نیک لوگوں کے لئے اچھے اور ادب والے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔

صہیب نے سوری کرتے ہوئے کہا: تو پھر میں انہیں کیا بولوں؟ دادا جان نے صہیب کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: اندھے کی جگہ ادب والا لفظ نابینا ہے۔

دادا جان نے کہا: لیکن ان کی تو دونوں آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں، خبیب اور ام حبیبہ فوراً بولے پر "پر" دادا جان! ابھی تو آپ نے کہا کہ ان کی آنکھ جسم سے الگ ہو گئی تھی، دادا جان نے کہا: ہاں! ہو گئی تھی، لیکن سن تو لو پھر آگے ہوا کیا!

دادا جان نے کہا: صحابی نے اپنی آنکھ ہاتھ میں رکھی اور سیدھے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس چلے گئے، خبیب نے کہا: کیوں؟ ہمارے پیارے نبی کے پاس کیوں گئے؟ انہیں تو کسی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے تھا!!!

دادا جان نے کہا: خبیب بیٹا! وہ صحابی تھے، انہیں پتا تھا کہ اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اتنی طاقت دی ہے کہ بڑی بڑی مشکل بھی سیکنڈ میں حل کر دیتے ہیں، اسی لئے تو وہ آپ کے پاس آئے تھے۔ اچھا پھر کیا ہوا دادا جان؟

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ آنکھ اپنے پیارے ہاتھ میں لی اور اسے آنکھ کی جگہ پر لگا دیا، اسی وقت ان کی آنکھ ٹھیک ہو گئی اور یہ آنکھ پہلے سے بہتر اور خوبصورت ہو گئی تھی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب،2/ 412)

ام حبیبہ نے حیرت سے کہا: دادا جان بغیر آپریشن کے آنکھ جڑ بھی گئی اور ٹھیک بھی ہو گئی یہ کیسے ہو؟ دادا جان نے کہا: بیٹا یہی تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ ہے، اور ہاں! آپریشن کرنے کی ضرورت ڈاکٹروں کو ہوتی ہے ہمارے پیارے نبی کو نہیں۔ دادا جان نے کہا: ہمارے پیارے نبی کے ایسے بہت سارے معجزے ہیں۔

اچھا! اب تم کتاب پڑھ لو، یہ کہتے ہوئے دادا جان کمرے سے باہر چلے گئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچو! اللہ پاک نے لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کے لئے اپنے نبیوں پر آسمانی کتابیں اتاریں۔ 4 آسمانی کتابیں بہت مشہور ہیں۔ (1) توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر اتاری گئی۔ (2) زبور حضرت داؤد علیہ السّلام کو دی گئی۔ (3) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دی گئی جبکہ (4) آخری کتاب قراٰن شریف اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل کی گئی۔ ان 4 کے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی آسمانی کتابیں دوسرے نبیوں کو دی گئیں، ان چھوٹی کتابوں کو صحیفے بھی کہتے ہیں۔

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 6 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "صحیفے" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے:

(1) توریت (2) زبور (3) انجیل (4) قراٰن (5) موسیٰ (6) داؤد۔

ا	ن	م	و	ت	ر	ز	ل	ی
پ	ۃ	ی	ق	ے	ت	ر	ح	و
ق	ت	ز	ب	و	ر	ۃ	ث	ز
م	و	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آ	ا
ن	ر	ق	و	م	ر	س	ی	س
ب	ی	ر	ا	ن	ث	ی	ل	ز
ط	ت	آ	ڈ	ق	و	ع	ر	ش
چ	س	ن	د	ل	ج	ذ	ڑ	ظ
خ	ز	ص	ڈ	ف	گ	غ	ھ	خ

مدرسۃ المدینہ سمندری (فیصل آباد، پنجاب پاکستان)

قرآنِ کریم وہ واحد کتاب ہے جس کے ہر بار پڑھنے میں قاری کو ایک نئی چاشنی نصیب ہوتی ہے، اس چاشنی کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے بہت سارے مدارس کا قیام کیا ہے انہی کی ایک کڑی مدرسۃ المدینہ سمندری بھی ہے جو کہ ضلع فیصل آباد کے نواحی شہر سمندری میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں واقع ہے۔

"مدرسۃ المدینہ سمندری" کی تعمیر کا آغاز 2007 میں جبکہ تعلیم و تعلم (پڑھائی) کا سلسلہ 2009 میں ہوا، اس مدرسے کا سنگِ بنیاد نگرانِ کابینہ حاجی خالد عطاری نے رکھا۔ اس مدرسۃ المدینہ میں حفظ و ناظرہ کی 6 کلاسز ہیں جن میں زیرِ تعلیم طلبہ کی تعداد 145 ہے۔ سال 2020ء تک اس مدرسۃ المدینہ سے کم و بیش 165 طلبہ قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 480 بچے ناظرہ قرآنِ کریم سے فیضیاب ہوئے۔ اس مدرسۃ المدینہ سے فراغت پانے والے تقریباً 105 طلبہ نے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) میں داخلہ لیا اور 15 طلبہ نے کورس مکمل کرکے علمِ دین کا خزانہ اپنے سینے میں بسایا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃ المدینہ (سمندری)" کو ترقی و عروج عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچو! [illegible] مضامین [illegible] میں تلاش کیجئے اور [illegible] مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھیے۔

① نبی، صحابی اور نیک لوگوں کے لئے اچھے اور ادب والے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں ② [illegible] جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا ③ بچوں کو والدین کی خدمت کرنا چاہئے ④ ہم ہمیشہ آپ کی گلی کو دور سے دیکھتے تھے ⑤ [illegible] چوزوں کی [illegible] پر بیٹھا تھا۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر [illegible] یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات ملنے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری رسالے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے

سوال 01: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تدفین کہاں ہوئی؟

سوال 02: جنگِ یرموک کس مہینے اور کس سال میں ہوئی؟

◆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھیے ◆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◆ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے ◆ جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا رسالے حاصل کرسکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے بچیاں اخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (سندری)" میں بھی کئی ہونہار مدنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے محمد عامر عطاری بن اللہ رکھا کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 1 سال میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی، فرض نمازیں، تہجد اور اشراق چاشت کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کی خاطر 56 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ 3 سال سے مدنی مذاکرہ سننے اور گھر میں درس دینے کا معمول بھی ہے۔ مستقبل میں درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے بعد تدریس کرنے کا ذہن بھی رکھتے ہیں۔

ان کے استاذ محترم ان کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: مَا شَآءَ اللہ یہ بچّہ بہت قابل، فرمانبردار اور نمازوں کا پابند ہے۔ اللہ پاک باعمل عالمِ دین، مخلص مبلغ بنائے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ 10 فروری 2022ء)

نام مع ولدیت .... عمر ...... مکمل پتا ....

موبائل / واٹس ایپ نمبر .... (1) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ......

(2) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ...... (3) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ......

(4) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ...... (5) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ......

[illegible]

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ 10 فروری 2022ء)

جواب 1: .... جواب 2: ....

نام .... ولدیت .... موبائل / واٹس ایپ نمبر ....

مکمل پتا ....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

[illegible]

دُنبے نے ہار نہیں مانی

مولانا شاہ زیب عطاری مدنی*

ہرن بھیا! ہم راستہ بھول گئے ہیں اور غلطی سے اس کھلے میدان میں آنکلے ہیں، یہاں سے نکلنے میں کیا آپ ہماری مدد کرسکتے ہیں؟ بڑے دُنبے نے ملاقات کے بعد ہرن سے کہا۔

آج صبح تین دنبے اپنے دوستوں سے جدا ہوگئے تھے، اور چلتے چلتے ایسے میدان میں آپہنچے تھے جہاں کچھ بھی نہیں تھا، سایہ نہ گھاس اور نہ ہی پانی، بس چاروں طرف خالی زمین تھی۔ دوپہر سے شام ہوگئی تھی لیکن انہیں نکلنے کا کوئی راستہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اچانک انہیں ایک ہرن مل گیا۔

ہاں! اس طرف سے ایک راستہ ہے، جس کی مدد سے آپ یہاں سے باہر نکل سکتے ہیں؛ ہرن نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

بہت شکریہ آپ کا، ہم ہمیشہ آپ کی نیکی کو یاد رکھیں گے، یہ کہتے ہوئے تینوں دُنبوں نے بتائے ہوئے راستے کی طرف چلنا شروع کردیا۔

ہرن بھاگ کر ان کے سامنے آیا اور کہنے لگا: رکو تو سہی! ایک خطرے کی بات ہے جسے وہاں جانے سے پہلے جاننا ضروری ہے، وہ یہ کہ اس راستے سے ایک علاقہ آتا ہے جہاں خطرناک کتے رہتے ہیں اور وہاں سے گزرنے والوں کو کھا جاتے ہیں۔ میں جب کبھی وہاں سے گزرتا ہوں تو اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے نکل جاتا ہوں اور ان سے بچ جاتا ہوں۔

پھر ہم کیسے نکلیں گے؟ تینوں دُنبوں نے مل کر کہا، آپ کے مقابلے میں ہماری اسپیڈ تو نہ ہونے کے برابر ہے۔

کچھ دیر سوچ و بچار کے بعد بڑے دنبے نے کہا کہ میں تو یہاں سے نہیں جاؤں گا، بھوکا پیاسا مر جاؤں گا لیکن کتوں کی خوراک نہیں بنوں گا۔

چھوٹے دنبے نے کہا کہ میں ان کتوں کے پاس جاؤں گا اور ان سے اجازت لے کر بغیر تکلیف کے وہاں سے نکل جاؤں گا۔

تیسرے دنبے نے سوچا کہ جب یہاں ٹھہرنا اور جانا دونوں ہی برابر ہیں، جائیں گے تو کتوں کے شکار، رکیں گے تو بھوک کے وار، پھر بہتر ہے کہ جا کر کوشش کی جائے اگر بچ گئے تو کامیاب ورنہ جو نصیب۔ پھر یہ دنبہ ہرن کو کہنے لگا: ہرن بھیا! خطرے والے راستے سے میں جاؤں گا، آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے؟ ہرن: کیوں نہیں! آپ آج رات یہیں گزاریں، کل صبح ہم نکل جائیں گے۔

دوسرے دن کا سورج ابھی نکلا نہیں تھا لیکن ہلکی ہلکی روشنی ہوگئی تھی جس کے سہارے ہرن اور دنبہ اپنا راستہ طے کر رہے تھے جب وہ کتوں کے علاقے کے قریب ہونے لگے تو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

ہرن نے دنبے سے کہا:

بھئی! یہاں سے میں آہستہ نہیں چل سکتا، اب مجھے اسپیڈ سے جانا ہوگا، اور ہاں! تم بھی جتنا تیز بھاگ سکتے ہو بھاگنا۔ زندگی رہی تو آگے ہم ملیں گے، یہ کہنے کے بعد ہرن نے اسپیڈ لگائی اور ہوا کی طرح وہاں سے غائب ہوگیا۔

کسی کے قدموں کی آواز سنائی دے رہی ہے، لگتا ہے آج جلد ہی شکار مل جائے گا، چلو! پکڑ آتے ہیں، چوکیدار کتا اپنے ساتھی سے کہتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔ رہنے دو! یہ وہی ہرن ہوگا، اس کو پکڑ تو سکتے نہیں پھر بلاوجہ خود کو تھکائیں کیوں، دوسرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہرن کی وجہ سے اس دنبے کا فائدہ ہوگیا اور وہ آرام سے وہاں سے نکل گیا اور کچھ دیر بعد جاکر ہرن سے ملا، پھر دونوں نے خوشی خوشی آگے کا سفر شروع کردیا۔

دوپہر کے قریب چھوٹا دنبہ بڑی امید سے کتوں کے علاقے میں پہنچا لیکن وہ بھلا کب اس پر رحم کھاتے اور اس کی بات مانتے، یوں اس کا قصہ تمام ہوگیا۔

ایک ہفتے بعد جب ہرن واپس آیا تو وہاں اس نے بڑے دنبے کی لاش دیکھی جو بھوک اور پیاس کی وجہ سے مرچکا تھا۔

پیارے بچو! کسی بھی کام سے مشکلات اور خطرات کے خوف سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے، بلکہ ہمت کرکے قدم بڑھائیں اور اس کام کے ممکنہ طریقے استعمال کریں پھر نتیجہ اللہ پاک پر چھوڑ دیں، ان شآءَ اللہ! وہ ضرور اس کام کو پورا فرمائے گا۔

چھوٹے ماموں جان کے گھر کی پچھلی طرف زمین پر دونوں ماموؤں نے مشترکہ باغ بنایا ہوا تھا، ننھے میاں باغ پہنچے تو مالی بابا گلابوں کی کیاری میں گوڈی کر رہے تھے، بچوں کو آتا دیکھ کر وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ماموں جان نے مالی بابا کو سلام کیا اور کہنے لگے: بابا جی! ہمارے بھانجے ننھے میاں سے ملئے، یہ کراچی سے آئے ہیں۔ مالی بابا سے ملوانے کے بعد اب باغ کی سیر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

شروع ہوئی، آم، آڑو، جامن، کھجور کے درخت قطاروں میں لگے ہوئے تھے اور پھلوں سے بھرے ہوئے تھے، باغ کے کنارے کنارے کیلوں کے درخت لگے ہوئے تھے جن سے باغ کے ارد گرد باڑ سی بن گئی تھی۔ ایک طرف پھولوں کی کیاریاں تھیں جن میں کلیوں، گیندے کے پھول کے علاوہ سرخ، سفید، پیلے اور جامنی رنگ کے گلاب بھی کھلے ہوئے تھے، سارے باغ میں پرندے ایک درخت سے دوسرے درخت پر آتے جاتے چہچہارہے تھے، پھولوں پر تتلیاں بھی ایک پھول سے دوسرے پر آجارہی تھیں جیسے ان کے ساتھ کھیل رہی ہوں، ایک کزن تتلی پکڑنے لگا تو ننھے میاں جلدی سے بولے: بھائی ایسا مت کرو، یہ بہت نازک ہوتی ہیں ہمارے پکڑنے سے ان کے پَر ٹوٹ سکتے ہیں۔ ماموں جان اس بات پر مسکرانے لگے اور بولے: ننھے میاں ٹھیک کہہ رہے ہیں، انہیں پھولوں سے کھیلنے دو۔

سارا باغ گھومنے کے بعد ماموں جان بچوں کو باغ کی آخری طرف لے آئے جہاں بڑے اور گھنے سایہ دار درختوں کے نیچے ٹیوب ویل چل رہا تھا وہیں پاس ہی مالی بابا کا کمرہ تھا جس کے باہر بڑی سی چارپائی پڑی ہوئی تھی، ماموں جان بولے: سارے بچے ہاتھ منہ دھو کر ادھر چارپائی پر بیٹھ جاؤ، ابھی مالی بابا آپ کی مہمان نوازی کریں گے۔

کچھ دیر میں مالی بابا درخت سے اترے تازہ جامن اور آڑو لے آئے، ٹیوب ویل سے نکلتے ٹھنڈے ٹھار پانی سے دھو کر بچوں کو دیتے ہوئے کہا: یہ لو بچو تازہ تازہ جامن کھاؤ، آڑو کھاؤ۔ پھر ہنستے ہوئے بولے: لیکن کپڑے بچا کر ورنہ کپڑوں کے ساتھ ساتھ امی تمہاری بھی دھلائی کردیں گی۔

باغ کی سیر کرتے کرتے دوپہر ہو چکی تھی، ماموں جان نے بچوں کو گھر چھوڑا تو دوپہر کا کھانا تیار ہو چکا تھا، برآمدے میں کولر کے سامنے دری بچھا کر سارے بچوں کو وہیں بٹھا دیا گیا اور گرم دیسی گھی میں ملی ہوئی شکر اور اچار کے ساتھ تندوری روٹی دی گئی، ننھے میاں کے لئے تو یہ اپنی زندگی کا سب سے انوکھا تجربہ تھا لیکن مزے دار بھی بہت تھا تبھی کھانا کھاتے ہوئے بولے: امی جان ہم نانی اماں سے شکر لیتے جائیں گے وہاں بھی آپ مجھے ایسی ہی بنا کر دینا۔

امی جان مسکرانے لگی اور نانی اماں بولیں: ہاں ہاں بھئی میرے نواسے کے لئے شکر اور دیسی گھی ابھی سے باندھ کر رکھ دو۔

ظہر کی نماز کے بعد سب بچوں کو حکم تھا کہ کوئی دھوپ میں نہ گھومے پھرے، سب اندر کمروں میں سوئے رہیں، نانی جان باقاعدہ خود رکھوالی کرتی تھیں مجال ہے کوئی شرارتی سے شرارتی بچہ بھی ان کی نظر سے بچ کر باہر بھاگ سکے پھر نانی ماں سے زیادہ ان کے ہاتھ میں پکڑی لاٹھی کا ڈر ہوتا تھا اگرچہ آج تک کسی کو نانی اماں کے ہاتھوں وہ لاٹھی کھاتے دیکھا نہیں گیا تھا لیکن ڈر تو ڈر ہوتا ہے نا!

اگلے روز ننھے میاں کو جانوروں کا باڑہ دکھایا گیا جہاں گائے بھینسیں دو قطاروں میں بندھی چارہ کھا رہی تھیں، ایک طرف کمرے میں بکریاں کھلی پھر رہی تھیں جبکہ مرغیاں پورے باڑے میں ہی آزاد گھوم رہی تھیں کبھی کسی بھینس کے اوپر چڑھ کر بیٹھ جاتیں تو کبھی بکریوں کے کمرے میں دانہ چگنے لگ جاتیں، پھر ماموں جان نے ننھے میاں سے آنکھیں بند کرنے اور دونوں ہاتھ کھولنے کا کہا: اپنے ہاتھ پر نرم نرم سی چیز محسوس کرتے ہی ننھے میاں نے آنکھیں کھولیں تو ننھا منا سا پیارا چوزہ ان کی ہتھیلی پر بیٹھا ہوا تھا جو فوراً چھلانگ لگا کر بھاگ گیا۔ دھوپ تیز ہونے سے پہلے ہی ماموں جان ملازم کو گائے بھینسیں چھاؤں میں باندھنے کا بولتے ہوئے بچوں کے ساتھ گھر آگئے۔

کھیتوں کی سیر، باغوں سے پھل کھاتے اور نانی جان ماموؤں سے پیار سمیٹتے ہوئے کب ایک مہینہ گزر گیا پتا ہی نہیں چلا، ایک دن امی جان نے بتایا کہ کل آپ کے ابو جان ہمیں لینے آرہے ہیں، یہ سن کر ننھے میاں نے ابھی سے سب کی طرف سے ملے ہوئے تحفے سنبھالنا شروع کردیے۔ اگلے روز شام میں ابو جان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہ گاؤں کی حسین یادوں کو دل میں بسائے ہوئے اپنے کزنز سے اگلے سال پھر آنے کا وعدہ کرتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ کاش ان کا گھر بھی یہیں ہوتا تو سب کزنز مل جل کر رہتے اور خوب مزے کرتے لیکن بچو آپ کو پتا ہونا چاہئے دلوں میں پیار محبت باقی رہے تو زمینی فاصلے کچھ نہیں ہوتے۔

اسلام اور عورت

اُمِّ میلاد عطاریہ*

آزاد خیالی اور مسلمان عورت

یقیناً دینِ اسلام ایک پیارا، سچا اور ستھرا مذہب ہے اور قیامت تک آنے والے تمام رنگ و نسل کے مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ نیز دینِ اسلام کی تعلیمات اس قدر واضح، اکمل اور معقول ہیں کہ ان میں مزید کسی قسم کی کمی اور زیادتی کی حاجت نہیں۔ ہمیں اس بات کو ہمیشہ کے لئے ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہی ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نقصان ہے اور اللہ کے چاہے بغیر نہ کوئی ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے نہ ہی فائدہ۔

یہ دینِ اسلام ہی کا حسن ہے کہ جس طرح اسلام نے مردوں کے حقوق پر روشنی ڈالی اسی طرح خواتین کے حقوق کو بھی وضاحت سے بیان کیا، لیکن افسوس اس کے باوجود اسلام کے دشمنوں نے حقیقت سے منہ موڑ کر لوگوں کو بالخصوص خواتین کو معاذ اللہ اس دین سے دور کرنے اور اس کی نفرت ان کے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کی نیز آزاد خیالی کے بظاہر پرکشش نام سے دھوکا دینے میں بھی آگے آگے رہے۔

آزاد خیالی سے مراد یہ ہے کہ دین کی باتوں کو ظلم یا بوجھ سمجھنا اور یہ نظریہ اپنانا کہ انسان اپنے کاموں میں آزاد ہونا چاہئے جس کا جو جی چاہے کرے، کوئی بھی مذہب یا ریاست اس کو کسی قسم کا پابند کرنے کا مجاز نہ ہو۔ یاد رکھئے! یہ سوچ انسان کو تباہی و بربادی کی طرف ہی لے کر جاتی ہے۔

مسلم معاشروں میں مرد باہر نکل کر کماتے، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا کرتے اور ان کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں جبکہ عورت گھر پر رہتی ہے اور گھر کے معاملات کو بخوبی چلاتی ہے، یعنی عورت کو سخت محنت و مشقت والے کاموں سے دور رکھا گیا ہے اور آسانیاں فراہم کی گئی ہیں لیکن افسوس بعض بد نصیب لوگ عورتوں کی اس راحت کو ان سے چھین کر انہیں بھی باہر کی مشقتوں میں جھونکنا چاہتے ہیں، کیا عورتوں کو بے پردہ کرانا، ان کو لوگوں کی گندی نظروں کا نشانہ بنانا ہی آزاد خیالی ہے؟

یاد رکھیں! آزاد خیالی کا مسلمان عورت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ آزاد خیالی عورت کے لئے بہتر نہیں بلکہ بدتر اور سخت نقصان دہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جو عورتیں آزاد خیالی کے جھانسے میں آگئیں، ان کی دنیا بھی تباہ ہوئی اور آخرت بھی خطرے میں پڑ گئی۔ اسلام نے عورت کو جتنی عزت و اہمیت دی اور کسی مذہب نے نہیں دی، اسے اپنے والدین، خاوند اور اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا۔ اس کو ملکیت کے حقوق تفویض کئے گئے۔ مرد کو بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا۔ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا۔ ماں کے روپ میں قدموں تلے جنت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ غرض معاشرے میں اسے وہ عزت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ تھا۔ مسلمان خواتین کو چاہئے کہ ایسے سب وسائل جو اسلام کے خلاف زہر اگلتے ہیں مثلاً فلمیں، ڈرامے، اسلام دشمن مفکرین، کتابیں وغیرہ ان سب چیزوں سے دور رہیں۔

اللہ پاک ہمیں اسلام سے سچی محبت عطا فرمائے اور اسلام کے دشمنوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* نگران عالمی مجلسِ مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت خَولہ بنتِ ثَعلبہ رضی اللہ عنہا

مولانا عمران اختر عطاری مدنی*

حضرت خَولہ بنتِ ثعلبہ رضی اللہ عنہا جن کا نام تصغیر کے ساتھ خُوَیلہ بھی ذکر کیا گیا ہے، آپ کا تعلق انصار کے قبیلۂ خزرج سے تھا، لہٰذا آپ کو انصاریہ صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا نسب اگرچہ بنتِ مالک بن ثعلبہ بن اَصرم بیان کیا گیا ہے[1] مگر دادا کی طرف نسبت کی وجہ سے آپ کو بنتِ ثعلبہ کہا جاتا ہے۔[2] آپ رضی اللہ عنہا مشہور صحابیِ رسول حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اَوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔[3] آپ کی امتیازی شان یہ ہے کہ آپ کی ازدواجی زندگی (Married Life) میں پیش آنے والی ایک مشکل کا حل اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں بیان فرمایا جیسا کہ خود فرماتی ہیں کہ بخدا سورۂ مجادلہ کی ابتدائی آیات میرے اور میرے شوہر اَوس ہی کے بارے میں اللہ پاک نے نازل فرمائی ہیں۔[4] اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ غصہ کی حالت میں ان کے شوہر اَوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے انہیں کہہ دیا کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے۔[5] یاد رہے کہ بیوی سے اس طرح کے کلمات کہنا ظِہار کرنا کہلاتا ہے۔[6] یہ کلمات حضرت خَولہ کے شوہر نے اگرچہ زمانۂ اسلام میں کہے تھے مگر زمانۂ جاہلیت میں طلاق شمار کیے جاتے تھے جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ظہار سے عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی تھی اور اسلام میں سب سے پہلے ظہار کرنے والے اوس ہی تھے۔[7]

جب حضرت اَوس رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے تو حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا اور حکمِ قراٰنی اترنے تک وہیں رُکی رہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر (وحی والی) مخصوص کیفیت طاری ہوئی اور اس حالت کے ختم ہونے پر فرمایا: اللہ پاک نے تیرے اور تیرے شوہر کے بارے میں حکم نازل فرما دیا پھر آپ نے سورۃُ المجادلہ کے آغاز "قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ" سے "عَذَابٌ اَلِیْمٌ" تک آیات تلاوت فرمائیں (جن میں ظہار کے احکام بیان ہوئے ہیں)۔[8]

بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی اسی شان کی بنا پر قدردان لوگ آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے جیسا کہ ایک مرتبہ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے روک لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے قریب ہوئے، سر جھکایا اور ان کی بات پوری ہونے تک کھڑے رہے، انہوں نے سخت انداز میں (نصیحت والی) باتیں کیں، ان کے جانے کے بعد ایک شخص نے عرض کی: امیرُ المؤمنین! آپ نے اس بڑھیا کے لئے جوانانِ قریش کو یہاں کھڑا رکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا جانتے نہیں یہ کون تھیں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا یہ خولہ بنتِ ثعلبہ تھیں جن کی فریاد اللہ پاک نے سُنی، بخدا اگر یہ رات تک بھی نہ جاتیں تو میں بھی ان کی بات پوری ہونے تک یہاں سے نہ جاتا۔[9]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو[10] اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اسد الغابہ، 7 / 102، رقم: 6879 (2) فتح الباری، 14 / 319، تحت الحدیث: 7389 (3) الاستیعاب، 4 / 390، رقم: 3334 (4) اسد الغابہ، 7 / 102، رقم: 6879 (5) در منثور، 8 / 70، 71 (6) ظہار کے تفصیلی مسائل جاننے کیلئے بہار شریعت، حصہ 8 کا مطالعہ کیجئے (7) معجم کبیر، 11 / 211 (8) در منثور، 8 / 70، 71 ملخصاً (9) در منثور، 8 / 70 ماخوذاً (10) ہمیں آپ کی تاریخِ وصال اور مدفن شریف کے بارے میں نہیں مل سکا۔

* شعبہ فیضان صحابیات و صالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

جہیز اور وراثت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ والد کی وفات کے بعد بہنوں کی شادی کرتے ہیں۔ شادی اور جہیز کے مصارف مشترکہ متروکہ مال سے کرتے ہیں۔ جب وراثت تقسیم کرنے کی بات ہوتی ہے تو بہنوں کو یہ کہہ کر حصہ نہیں دیتے کہ "ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنادیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا۔" حالانکہ شادی و جہیز کے اخراجات کرتے وقت کوئی ایسی بات نہیں کی جاتی کہ یہ مصارف دلہن کے وراثتی حصہ کے عوض ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ① کیا ان کی یہ بات شرعی طور پر درست ہے؟ ② اگر اس صورت میں بہنوں کو حصہ دینا ضروری ہے تو جو زبردستی کسی عورت کے حصے کی وراثتی جائیداد اسے نہ دے تو اس کی کیا سزا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَہَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

① ان لوگوں کی یہ بات کہ "ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنادیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا" شرعاً ہرگز درست نہیں، بلکہ مُورِث (یعنی جس کی وراثت تقسیم ہو رہی ہو، اس) کے انتقال کے بعد اگر اس کی بیٹیاں ہوں تو انہیں وراثت سے حصہ لازمی ملے گا۔ ان کی شادی کے مصارف اور جہیز پر ان کے بھائیوں نے جو رقم صرف کی وہ ان کے حصے سے منہا نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس کے سبب ان کا حصہ کم یا بالکل ختم ہوگا کیونکہ جہیز یا کسی دوسری صورت میں بلامعاہدہ جو کچھ بھائی اخراجات کرتے ہیں وہ ان کی طرف سے احسان اور ہبہ (گفٹ) ہوتا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ بھائی اخراجات اگرچہ مال مشترکہ متروکہ سے کرتے ہیں مگر شادی اور جہیز کے اخراجات کرتے وقت نہ اس قسم کی گفتگو ہوتی ہے کہ یہ جہیز تمہارے فلاں حصے کے عوض دیتے ہیں اور اس کے بعد سارے ترکے میں یا ترکے کی فلاں قسم میں تمہارا حصہ نہیں ہوگا، نہ ہی یوں ہوتا ہے کہ تمام قسم کے متروکہ مال سے بہن کا حصہ نکال کر وہی اس کے جہیز اور شادی کے مصارف میں خرچ کیا گیا ہو۔ اسی طرح یہ صورت صلح و تخارج بھی نہیں ہے۔ کیونکہ کل ترکہ یا اس کی کسی قسم سے بہن کا حصہ ساقط نہیں کیا جاتا اور نہ بہن کے خیال میں ہوتا ہے کہ اب فلاں قسم کے ترکے میں میرا کوئی دعویٰ نہیں رہا۔ لہٰذا یہ اخراجات بہنوں کے حصوں سے منہا نہیں کیے جائیں گے۔ یہ اخراجات بھائیوں کی طرف سے تبرع و احسان ہوں گے۔

② یہ بات اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں تھی کہ عورتوں کو وراثت سے حصہ نہ دیتے تھے مگر اسلام نے عورت کی تکریم فرمائی اور مردوں کی طرح اسے بھی حسبِ حیثیت وراثت میں حقدار قرار دیا۔ اب اگر کوئی حیلے بہانے سے کسی عورت کو اس کے حصہ وراثت سے روکتا ہے تو وہ سخت ظالم و غاصب ہے۔

اگر کوئی کسی وارث بننے والی عورت کو زبردستی اس کے حق سے محروم کرکے اس کے حصے کی وراثتی جائیداد دبالے گا تو اسے یہ سخت عذاب دیا جائے گا کہ قیامت کے دن وہ زمین ساتوں تہوں تک طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالی جائے گی، اور وہ ساتوں تہوں تک دھنسا دیا جائے گا، اسے اتنی زمین ساتوں تہوں تک کھودنے اور محشر تک ڈھونے کی تکلیف دی جائے گی اور اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دارالافتاء اہل سنت، لاہور

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے چند اہم واقعات

پہلی رَجَبُ المرجب 1388ھ یومِ وِصال
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا عبدُالحکیم خان شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438ھ پڑھئے۔

6 رَجَبُ المرجب 633ھ یومِ عرس
سلطان الہند، خواجہ غریب نواز، حضرت حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438 تا 1441ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "خوفناک جادوگر" پڑھئے۔

10 رَجَبُ المرجب 33 یا 36ھ یومِ وصال
صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438ھ پڑھئے۔

13 رَجَبُ المرجب یومِ ولادت
مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1442ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے۔

14 رَجَبُ المرجب 32ھ یومِ وصال
عمِّ رسول، حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

15 رَجَبُ المرجب 148ھ یومِ وصال
تابعی بزرگ، حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438ھ پڑھئے۔

22 رَجَبُ المرجب 60ھ یومِ وصال
صحابیِ رسول، کاتبِ وحی، حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438، 1440ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ امیر معاویہ" پڑھئے۔

25 رَجَبُ المرجب 101ھ یومِ وصال
تابعی بزرگ، عمر ثانی، حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات" پڑھئے۔

25 رَجَبُ المرجب 183ھ یومِ شہادت
آلِ رسول، حضرت سیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438ھ پڑھئے۔

27 رَجَبُ المرجب سن 12 نبوی شبِ معراج
اللہ پاک نے نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو معراج کا معجزہ عطا فرمایا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَجَبُ المرجب 1438 تا 1442ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ معراج" پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

بڑے بول مت بولئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے عبدالملک کو نصیحت بھرا ایک خط روانہ فرمایا جس میں ایک نصیحت یہ بھی تھی: اپنی گفتگو کے ذریعے فخر کرنے یعنی بڑے بول بولنے اور خود پسندی سے بچتے رہو۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/310) اے عاشقانِ رسول! ہم سے جو بھی اچھا کام ہوتا ہے وہ صرف اللہ پاک کی رحمت اور اس کے فضل ہی سے ہوتا ہے، اس میں ہمارا اپنا کوئی کمال نہیں ہوتا، مگر بعض لوگ مختلف مواقع پر فخریہ باتیں کرتے اور اپنے بارے میں بڑے بول بولتے نہیں تھکتے۔ مثلاً "ہم نے جو دین کا کام کیا ہے ایسا کبھی کسی نے نہیں کیا، میں نے جو کتاب لکھی ہے ایسی کتاب کبھی کسی نے نہیں لکھی یا ایسی کتاب کوئی لکھ کر تو دکھائے، میرے بیان کے دوران تو ایک آدمی بھی اٹھ کر نہیں جاتا، اس کے کام کی ہمارے کام کے آگے کوئی حیثیت ہی نہیں! میرے علم کے آگے فلاں کے علم کی حیثیت ہی کیا ہے؟ وہ تو ابھی بچہ ہے، ہم تو اس میدان کے پرانے کھلاڑی ہیں وغیرہ۔" اس طرح کے کئی بڑے بول ہمارے ہاں عام طور پر لوگ بول دیتے ہیں جو کہ انہیں نہیں بولنے چاہئیں، یاد رہے کہ تکبّر کے مختلف اسباب اور انداز وغیرہ حُجّۃُ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں بیان فرمائے ہیں، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زبان کے ذریعے تکبّر کے تحت لکھتے ہیں: "مثلاً ایک عبادت گزار فخر کے طور پر اور دیگر عبادت گزار لوگوں کے بارے میں زبان درازی کرتے اور ان کی عیب جوئی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فلاں عبادت گزار ہے کون؟ اس کا عمل کیا ہے؟ اسے بزرگی کہاں سے ملی؟ میں نے اتنے عرصے سے نفل روزہ نہیں چھوڑا، نہ عبادت کے سبب راتوں کو سویا، روزانہ ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کرتا ہوں جبکہ فلاں شخص سحری تک سویا رہتا ہے اور تلاوتِ قرآن بھی زیادہ نہیں کرتا۔ فلاں آدمی نے مجھے تکلیف دینا چاہی تو اس کا بیٹا مر گیا یا مال لُٹ گیا یا وہ بیمار ہو گیا وغیرہ، اس طرح دبے لفظوں میں اپنی کرامت کا بھی دعویٰ کر رہا ہوتا ہے، یوں ہی ایک عالم فخر کرتے ہوئے کہتا ہے: میں مختلف فُنون کا جامع ہوں، حقائق سے آگاہ ہوں، میں نے مشائخِ کرام میں سے فلاں فلاں کو دیکھا ہے، لہٰذا تُو کون ہے؟ تیری فضیلت اور تیری اوقات ہی کیا ہے؟ تُو نے کس سے ملاقات کی ہے اور کس سے حدیث کی سماعت کی ہے؟ یہ تمام باتیں وہ اس لئے کرتا ہے کہ سامنے والے کو حقیر اور خود کو عظیم قرار دے۔" (احیاء العلوم، 3/430 ملخصاً) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ "وہ اس طرح کہتے ہیں کہ اپنا مرید ہے، میرا شاگرد ہے۔" مجھے (یعنی سگِ مدینہ کو) یہ بھی اچھا نہیں لگتا ہاں ضرورتاً بولنا الگ بات ہے یا پھر اگر کوئی بہت ہی پہنچی ہوئی ہستی ہو جیسا کہ میرے مرشدِ کریم غوثِ پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ انہوں نے فرمایا: "مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ یعنی میرے مرید مت خوف کر، اللہ پاک میرا رب ہے۔" (مدنی پنج سورہ، قصیدہ غوثیہ، ص284) تو یہ ان کو جچتا ہے، ان کا اس طرح کی بات کرنا کوئی معیوب نہیں ہے۔ بعض لوگ کسی کو دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "جا بچّہ! جا بیٹا! جا بھائی! میری دعا تیرے ساتھ ہے،" مجھے تو یہ جملے بولنا بھی کچھ مناسب نہیں لگتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس طرح بولنے کی میری عادت نہیں ہے۔ اگر کسی کو دعا دینی بھی ہے تو یوں کہنا چاہئے کہ اللہ کریم آسانی کرے، اللہ خیر کرے، اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا۔ البتہ یہ کہنا کہ "میری ماں کی دعا میرے ساتھ ہے" یہ الگ چیز ہے، اس میں حرج نہیں۔ اللہ کریم ہمیں دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ زبان کی آفتوں سے بھی محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

نوٹ: یہ مضمون 4 رجب المرجب 1441ھ مطابق 28 فروری 2020ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764